کوا کی کہانی

باوادیال



باوادیال

عمل اور عملیات کرنے والے کیلئے

کواتنتر



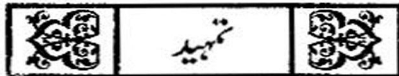
مصنف ☆ باوادیال

مترجم ☆ رام چند

کواتنتر کے خفیہ راز اور ان رازوں سے جادو کیسے کرتے ہیں
100 سال تک زندہ رہنے والے اس پرندہ کی خفیہ کہانی اور
راز طلسم اور ان کی باتیں آپ خود پڑھے

پروپرائیٹر: نفیس گل بک سنٹر روڑی بازار حصدار

فہرست



تمہید

کوا ایک سیاہ رنگ کا پرندہ ہے جو عموماً ساری دنیا میں اور خصوصاً ایشیائی ممالک میں عام طور پر پایا جاتا ہے۔ اس کی دو قسمیں ہوتی ہیں۔ ایک بڑا جسے کوا کلاں اور دوسرا چھوٹا جسے صرف کوا ہی کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ کلاں کو بعض علاقوں میں ڈوڈر کوا بھی پکارتے ہیں۔ اس کی دو ٹانگیں اور چار حصوں میں بٹے ہوئے پاؤں ہوتے ہیں اس کی دو انچ کی چونچ خوب سیاہ ہوتی ہے۔ اس کی لمبائی قریباً پندرہ انچ اور قد قریباً چھ انچ ہوتا ہے اس کے قریب قریب نو انچ کی لمبائی کے پر جو ایک دوسرے پر پرت در پرت قرینہ سے عام پرندوں کی طرح تہہ در تہہ بچھے ہوتے ہیں۔ خوب چمکیلے سیاہ ہوتے ہیں۔ گول سر، درمیانہ گردن اور اس کے ساتھ کا تھوڑا سا حصہ سیاہ مائل سفید گردن کے نیچے کا حصہ اور پیٹ بھی خفیف سیاہی مائل سفید ہوتا ہے۔ ظاہراً دیکھنے میں تو اس کی دو آنکھیں ہوتی ہیں مگر دراصل اس کی آنکھ کا ایک ہی ڈھیلا ہوتا ہے جسے یہ ہر دو جانب اس پھرتی سے پھیر لیتا ہے کہ اس بات کی پہچان کچھ مشکل سی ہو جاتی ہے کہ اس کا ایک ڈھیلا ہے یا دو۔ اس کی آواز بھدی سی ہوتی ہے۔ جسے یہ کائیں کائیں سے عموماً تلفظ کرتا ہے۔ اور بعض اوقات ترنگ میں آ کر ترنم سے ایک لمبی ٹون میں بھی کائیں کرتا ہے۔ غرضیکہ ہندوستان کا ہر شخص اس پرندہ سے خوب پوری طرح واقف ہے اور ایشیائی ممالک اور یورپ کے عوام بھی اسے اچھی طرح جانتے ہیں۔ البتہ برفانی علاقوں میں یہ قدرے کم پایا جاتا ہے اور زیادہ تر بڑی قسم کا ہوتا ہے۔ بحر منجمد شمالی میں تو یہ شاید ہی ملتا ہے۔ پرانے زمانے کے لوگ اس کے رنگ کی نسبت اکثر کہا کرتے تھے کہ دراصل اس کا رنگ ست یگ میں سفید ہوا کرتا تھا اور اکثر رشیوں منیوں اور مہاتماؤں کے اردگرد گھوم کر آپ کی نظرِ عنایت کا طالب رہا کرتا تھا۔

ایک دفعہ اُسے ایک بزرگ رشی نے کہا کہ جاؤ دنیا بھر تلاش کرو امرت یعنی آبِ حیات کا چشمہ کہاں ہے اور ساتھ ہی تاکید ہدایت کی کہ بھولے سے بھی صرف امرت یعنی آبِ حیات کے چشمہ کا پتہ لگا کر واپس آنا اُسے استعمال میں نہ لانا۔

یہ تلاش میں نکلا اور پورے ایک برس کی اڑان پرتکان کے بعد اُس نے چشمہ آب

حیات کے رنگ ۔ چمک ۔ شفافیت میں بھی ایک خاص کشش تھی ۔ اس سے نہ رہا گیا ۔ اس نے فوراً ہی بے بس ہو کر آبِ حیات کے چند گھونٹ پی لیے ۔ اور اب بزرگ رشی کی طرف واپس لوٹا ۔

• جب اس مہمان تپسوی کے پاس پہنچا اور انہیں بتایا کہ میں چشمہ آبِ حیات کا پتہ لگا آیا ہوں اور وہ فلاں فلاں جگہ واقع ہے تو رشی بڑے خوش ہوئے کہ اُسے بر دینے والے ہی تھے کہ یہ بول اٹھا کہ سوامی جی آبِ حیات کا رنگ بہت ہی دلفریب ہے اسے دیکھتے ہی ایک طرح کی پینے کے لئے کشش ہوتی ہے ۔ میں نے بھی اس کشش کے زیرِ ہو کہ اس کے دو چار گھونٹ پیئے ۔ وہ بہت ہی شیریں اور خوش ذائقہ ہے ۔

مہرشی کا چہرہ غصہ سے لال ہو گیا اور انہوں نے فرمایا کہ نمرود تجھے خاص ہدایات دی گئی تھی کہ اُسے اپنی چونچ سے ناپاک نہ کرنا تو نے ہماری ہدایت پر عمل نہیں کیا ۔ تو بہت ہی گندہ نکلا ۔ جا تو گندہ ہی رہے گا اور لوگ تجھ پر کبھی اعتبار نہ کریں گے ۔ اور نہ ہی تم سے محبت کریں گے اس وقت ان کے پاس ایک سیاہ رنگ کا پانی کا لوٹا کسی دوسرے مقصد سے پڑا تھا انھوں نے اُسے جو گردن سے پکڑا تو اوندھے طور اُسے اُس لوٹے میں ڈبو کر چھوڑ دیا اس وجہ سے گردن کی پکڑ والی جگہ رنگ میں اور ڈولی اور پیٹ کا حصہ بھی رنگ سے خالی رہ گیا ۔ یہی وجہ ہے کہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ اس نے امرت پانی پیا ہوا ہے اس لیے یہ پرندہ اپنی موت تو نہیں مرتا ۔ البتہ کسی حادثے میں ہلاک ہو جائے اور عام طور پر ہم یہی دیکھتے ہیں کہ اس کی موت حادثات سے لاحق ہوتی ہے ۔ ورنہ بیمار یا بوڑھا ہو کر اس کی موت واقع نہیں ہوتی ۔ اسی شراپ کی وجہ ہے کہ اس سے نہ کوئی پرندہ چرندہ اور نہ کوئی جانور اور نہ ہی بنی نوع انسان جو پرندوں کی دلدادہ ہے اسے پیار کرتا ہے ۔ بلکہ اُسے انسان تو کچھ نفرت کی نگاہ سے ہی دیکھتا ہے اور یہ گندہ ہے اس لیے اسے ناپاک سمجھا تا ہے ۔

صوبہ سندھ اور پنجاب کے خانہ بدوش درویش لوگ اسے جالی کے ذریعہ پھانس کر شہروں میں گھوم کر آواز لگاتے ہیں کہ کالا پکڑا گیا اسے چھڑا کر ثواب لو ۔ ہمدرد لوگ اسے دو چار پیسے دے کر چھڑا دیتے ہیں ۔ اور یہ کائیں کائیں کرتا ہوا اُڑا جاتا ہے ۔ یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ اُس تپسوی کے شراپ کا اتنا اثر ہے کہ لوگ صرف اُسے نفرت کی نگاہ ہی سے نہیں دیکھتے بلکہ کوئی جانور اس کا شکار نہیں کرتا ۔ اور نہ ہی مر جانے کے بعد اس کا گوشت کوئی پرند چرند یا جانور کھاتا ہے ۔

غرضیکہ صرف بنی نوع انسان ہی اس نفرت کا اظہار نہیں کرتے بلکہ پرندے اور جانور

تک بھی کرتے ہیں۔ اگر کسی گھر کی دیوار پر بھی یہ آ کر بولنا شروع کر دے تو عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ آج کوئی خرچ بڑھنے والا ہے اور کوئی مہمان آنے والا ہے۔ اسے ہندوستان کے لوگ خالص الو کی طرح منحوس تو نہیں سمجھتے۔ البتہ کوئی اچھا پیارا قابل پیار پرندہ بھی خیال نہیں سمجھتے۔ البتہ اس پر رحم ضرور کرتے ہیں چونکہ اس کے تصور میں یہ جاگزیں ہے کہ یہ بوجہ بد دعا مظلوم ہے۔ یہ سب سے بڑھ کر اس جاندار میں یہ خصلت بہت عجیب ہے کہ اس قوم میں ...... بہت ہی سخت اتفاق پایا جاتا ہے۔ اکثر دیکھا گیا ہے کہ جب بھی کسی ایک کوے پر کوئی مصیبت آ جائے یا کسی حادثہ کا شکار ہو کر اس کی موت واقع ہو جائے تو ہزار ہا کوے جائے حادثہ پر کائیں کائیں کرتے اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور اچھی خاصی دیر تک اپنی نوع کے اوپر از راہ ہمدردی کائیں کائیں سے گریہ وزاری کرتے رہیں گے اُن کا یہ ہنگامہ اکثر لوگوں کی توجہ اپنی طرف کھینچ لیتا ہے۔



تنتر ودیا

زمانہ جدید میں وگیان کو سائنس کے نام سے پکارا جاتا ہے۔ یہ انگریزی کا لفظ ہے۔ چونکہ ہندوستان میں مغربیت جذب ہو چکی ہے۔ اس لیے جسے ہندی الفاظ میں وگیان کہا جائے سائنس کے کرشمات سے آج کون واقف نہیں۔ ریل۔ انجن۔ بجلی۔ بھاپ۔ گراموفون۔ ریڈیو۔ ہوائی جہاز وغیرہ وغیرہ سب اسی کے مرہون منت ہیں۔ یہ سب کس کی بدولت ہے ایک ودیا جسے سائنس کہا جاتا ہے۔ اس سائنس کی پھر تین اقسام ہیں۔ ایک میڈیکل سائنس یعنی علم طب۔ دوسری انجینئرنگ سائنس یعنی علم ایجادات مصنوعات تیسری علم برق یعنی الیکٹریکل سائنس۔ پھر یہ ہر ایک آگے چل کر اور طرح سے تقسیم ہوتے ہیں۔ ان کا ہر شعبہ وہ وہ معجزات پیدا کرتا ہے کہ انسان انگشت بدنداں ہو کر رہ جاتا ہے۔

ٹھیک اسی طرح ہزار ہا سال پہلے اس وگیان یعنی سائنس کو تین حصوں میں مقسوم کیا گیا تھا۔ جس کو اس وقت منتر، تنتر اور جنتر کے نام سے پکارا جاتا تھا۔ اور اب بھی انہی ناموں سے پکارا جاتا ہے علم سیارگان سے کون ہندوستانی ناواقف ہے کہ ہر کس بخوبی جانتا ہے کہ سیارگان کا انسان اور دیگر دنیاوی موجودات پر اثر پڑتا ہے اور جیوتشی لوگ اسی ودیا کے انور سار پیش گوئیاں کرتے

ہیں۔ اور ہزار ہا قسم کی تکالیف کا منتر۔ جنتر اور تنتر دوا رہ نوا رن کرتے ہیں۔ اسی طرح ایک شے کا دوسری پر اثر ہونا لازمی ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک آگ کے انگارے کے سامنے اگر کوئی چیز رکھ دی جائے تو اُسے چیز کا جلد یا بدیر گرم ہونا لازمی ہو جاتا ہے یا برف کے ڈھیلا کے سامنے اگر کوئی شئے رکھ دی جائے تو اس کا سرد یا نمناک ہو جانا ضروری ہے۔ بس ثابت ہوا کہ مادی چیزیں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

علم طلب میں بیان کیا گیا ہے کہ اگر سنگ یشب کو دل کے نزدیک لٹکا دیا جائے تو خفقان دل کے لئے مفید ہے۔ لہٰذا عورتیں اسی غرض سے اکثر سونا یا چاندی میں سنگ یشب کو مڑھا کر سینے پر لٹکائے رکھتی ہیں۔ بعض لوگ سور کے دانت کو سونا چاندی یا دیگر دھاتوں میں مڑھا کر اپنے زیب تن کر لیتے ہیں۔ ان کا مقصد مختلف تکالیف سے چھٹکارا پانا ہوتا ہے۔

ان مثالوں سے میں نے آپ پر واضح کیا کہ پرانے زمانے کی یہ چیزیں اور تنتر بے سود و فضولیات نہیں بلکہ ان کو آج کل بھی برتا جاتا ہے۔ اور بہت اقسام کی تکالیف سے بریت حاصل کی جاتی ہے ایسے عملیات کو زمانہ قدیم میں تنتر و دیا کہا جاتا تھا۔ اور اب بھی اسی نام سے موسوم ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ بعض چیزیں اثر ڈالنے میں بہت تیز ہوتی ہیں۔ اور بعض کچھ ہلکی بعض زود اثر اور بعض دیر میں اثر کرتی ہیں۔

یہ درست ہے کہ ایک چیز کا دوسری پر ضرور اثر پڑتا ہے بہت سے جانور اور اکثر پرند ایسے ہیں جن کے جسم جن کا سایہ جن کا گوشت پوست اور استخوان یعنی ہڈیاں جسم انسان پر یا دیگر موجودات پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

اسی طرح کوا بھی ایک پرندہ ہے جس کا اثر جسم انسان اور دیگر اعضاء اور ضروریات انسانی پر ہوتا ہے۔

خلیج فارس و عرب اور وسط ایشیا کے بہت سے ممالک کے لوگ کوا تنتر کی ودیا میں کافی مہارت رکھتے تھے اور اس سے انہوں نے بڑے بڑے فائدے اٹھائے ہیں اور اب تک اٹھاتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کا اعتقاد ہے پرندوں میں کوا جسم انسان اور انسانی ضروریات و تکالیف میں سب پرندوں سے فاضل اور زود اثر ہے۔ سینکڑوں سالوں سے اہل ہندوستان اہل عرب سے اس کے متعلق معلومات حاصل کرتے چلے آئے ہیں۔ اور اپنے تجربات سے انہیں یقین ہو گیا ہے کہ یہ

پرندہ انسانی ضروریات میں بقول اہل عرب و خلیج فارس واقعی افضل اور نہایت کارآمد چیز ہے۔

دیکھا گیا ہے کہ اب روز بروز اس پر لوگوں کا اعتقاد بڑھتا چلا جا رہا ہے اس لئے بہت محنت و کاوش کے بعد بہت کچھ حاصل کر کے سپرد قلم کیا جاتا ہے۔ تاکہ لوگ اس سے مستفید ہو کر دعا گو ہوں۔

کوّا کا اپنی خوبیاں اپنے منہ سے بیان کرنا

آپ میں بہت سے لوگ نے اگر خود نہیں دیکھا مگر سُنا ضرور ہو گا کہ ایسے انسان بھی دنیا میں موجود ہیں جو درختوں و پودوں اور جانوروں کی زبان کو بخوبی سمجھ لیتے ہیں اور ان میں بعض اُن کی زبان کو بخوبی بول بھی لیتے ہیں۔

بنگال کے مسٹر بوس سے بہت لوگ آشنا ہیں۔ جو بہت سے درختوں کی زبان سے بخوبی واقف تھے۔ بلکہ بہت دفعہ انہوں نے درختوں کی زبان بولنے اور سمجھنے کا مظاہرہ بھی عوام میں کیا ہے۔

ایک بار وہ اچھے خاصے مجمع کو ساتھ لے گئے اور ایک جنگل میں ایک پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے۔ تھوڑی دیر بعد انہوں نے لوگوں سے کہا کہ یہ درخت مذکور اپنے جنس کے دوسرے درخت سے اپنے پتوں کی جنبش کی شکایت کر رہا ہے کہ مجھے تکلیف تھی اس لئے میں نے کل رات اپنی ہوائی غذا جذب نہیں کی۔ اور خیال تھا کہ صبح کچھ سورج کی دھوپ اور کرنوں سے اپنی غذا حاصل کر لوں گا کہ افسوس کہ اس وقت تک بوجہ مطلع صاف نہ ہونے کے سورج نہیں نکلا اور دھوپ نمودار نہیں ہوئی۔ لہٰذا میں بوجہ غذائیت نہ ہونے کے کمزوری محسوس کر رہا ہوں۔ جو لمحہ بہ لمحہ مجھے ناقابل برداشت ہوتی چلی جا رہی ہے۔

لوگوں نے اس کا ثبوت مانگا جوابًا مسٹر بوس نے فرمایا کہ ہاں گو کہ وہ درخت اسے تسلی دے رہا ہے مگر میں ابھی اس کی زبان میں اسے کہوں گا کہ آج دھوپ نہیں نکل سکتی چونکہ تھوڑی دور بارش ہو گئی ہے اور وہ بارش بڑھتی ہوئی بادلوں کے ساتھ اوپر آ رہی ہے۔ اس طرح تمہیں دو تین دن سورج کی شعاعوں سے غذا نہ مل سکے گی البتہ رات کو تم کاربن کی قسم کی غذا ضرور لے سکو گے۔

جونہی یہ درخت اپنی زبان میں میرے کلام کو سنے گا اُسے یقین ہو جائے گا کہ دوسری طرف سے کوئی میری جنس کا درخت مجھے مطلع کر رہا ہے اس سے اس کی حالت میں عجیب سا خوف طاری ہوگا۔ اور اس کے سکون میں غالباً بہت سخت تغیر آئے گا۔ اور یہ سب یہ خوفزدہ ہو کر کرے گا۔

تھوڑی دیر مسٹر بوس خاموش رہے اور ہمیں بھی خاموش رہنے کی ہدایت کی۔ اس کے بعد مسٹر بوس نے کچھ میٹھی میٹھی اور ہلکی ہلکی سُر میں اپنے ہونٹوں سے سیٹیاں بجائیں وہ سیٹیاں اس قسم کی تھیں جیسے کہ اعتدال میں ہوا کے چلنے کے وقت درختوں کے پتوں سے نکلا کرتی ہیں اور وہ تالیاں اس قسم کی صدا دے رہی تھیں جیسا کہ پیپل کے پتوں کے ایک دوسرے کے ٹکرانے سے پیدا ہو رہی ہوں۔ قریباً دو تین منٹ تک مسٹر بوس ایسے کرتے رہے ان کے اپنے فعل کو ختم کرنے کے کوئی نصف منٹ بعد درخت مذکور کے پتوں اور ٹہنیوں میں وہ جنبش ہوئی جیسا کہ طوفانی ہوا کے چلنے کے وقت ہوا کرتی ہے۔ ٹہنیاں بہت ہی شدومد سے جھوم رہی تھیں اور پتے ٹہنیوں سے ٹوٹ کر زمین پر گر رہے تھے۔ باقی سب درخت سکون میں تھے کیونکہ حقیقتاً وہاں کوئی زوردار ہوا یا آندھی نہ چل رہی تھی۔ مگر پیپل مذکور پر طوفان کی سی حالت طاری تھی۔ کوئی دس منٹ تک یہ سلسلہ جاری رہا پھر مسٹر بوس نے عوام کو فرمایا لو اب میں اس درخت کو اس کی زبان میں آگاہ کرتا ہوں کہ بادلوں کا رخ بدل گیا ہے۔ اب بارش یہاں نہیں ہو سکتی۔ تھوڑی دیر میں مطلع صاف ہو جائے گا۔ اور سورج نکل آئے گا۔ دھوپ نمودار ہوگی۔ فکر نہ کرو تم سب ہی تھوڑے وقفہ بعد سورج کی کرنوں سے غذا حاصل کر سکو گے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

مسٹر بوس نے پھر اپنے ہونٹوں سے ایک خاص قسم کی سیٹیوں کی سی آواز نکالی۔ اور اپنی ہتھیلیوں پر انگلیوں سے آواز پیدا کی۔ جونہی ایسا ہوا آہستہ آہستہ کوئی پانچ منٹ میں درخت مذکور کی جوشیلی روانی اور بے تحاشگی میں کمی ہوتی چلی گئی اور پیپل مذکور باقی درختوں کی طرح سکون میں آتے ہوئے معمول پر آ گیا۔

لوگ مسٹر بوس کی اس عملیت پر سخت متحیر ہو گئے اور اُن کے علم کی داد دیتے رہے۔

اسی طرح پنجاب کے ایک مولوی صاحب کو میں نے خود دیکھا کہ وہ کتے کی طرح بھونک کر کتوں سے اس طرح باتیں کرتے تھے جیسا کہ وہ اُن کے ہم جنس ہوں اور جیسا کہ وہ ہمیں پہلے بتا دیتے تھے۔ کتے اُن کی بھونک پر ویسا ہی عمل کرتے تھے ایکبار انہوں نے تماشبینوں کو بتایا

کہ میں اس کتے کو اس کی زبان میں کہوں گا کہ فلاں جھاڑی کے پیچھے ایک خرگوش بالکل بے خبر بیٹھا ہے اسے پکڑ کر شکار کرنا چاہیے۔ جونہی میں یہ کہوں گا تم دیکھو گے کہ یہ فوراً اس جھاڑی کی طرف بھاگتا ہوا جائے گا۔ مگر چونکہ یہ جھوٹ ہے وہاں کوئی خرگوش موجود نہیں اس لئے یہ خالی واپس آئے گا۔ اور اپنی زبان میں جھوٹ کی مجھ سے شکایت کرے گا مگر جب میں اس کی زبان میں بھونک کر اسے کہوں گا کہ میں جھوٹا نہیں تھا۔ میں نے خود اسے بیٹھا دیکھا ہے۔ شاید تمہارے جانے تک وہ کسی بل میں گھس گیا ہے۔ تو وہ خاموش ہو جائے گا۔ سو ایسا ہی ہوا۔

مولوی صاحب نے جھٹ کتے کی طرف مختلف آوازوں میں بھونکنا شروع کیا۔ مذکور بلاشبہ ایک جھاڑی کی طرف دوڑا جو قریب ایک فرلانگ کے فاصلہ پر تھی مگر بہت جلد خالی واپس آیا اور واپسی پر وہ بہت غصہ سے بھونک رہا تھا جونہی مولوی صاحب اس کے نزدیک کے پہنچے مولوی صاحب بھی بھونکنے لگے۔ تو کتے کا غصہ ٹھنڈا ہونے لگا۔ اور مولوی صاحب سے کچھ دور بیٹھ گیا۔ مولوی صاحب تھوڑی تھوڑی دیر بعد کچھ نہ کچھ بھونک پڑتے جس سے وہ کتا فوراً ہی کبھی مولوی صاحب کو بھونکتا اور کبھی اُن سے کھیلنے لگ جاتا۔

اس تمام کاروائی کو دیکھ کر تمام تماش بین محو حیرت ہوئی اور مولوی صاحب کی سعی اور علم کی داد دیتے اپنے اپنے گھروں کو چل پڑتے۔

اِن دو مثالوں کے بعد بیان کرنے سے میرا مطلب تھا کہ آپ کو بتاؤں کہ دنیا میں ایسے لوگ بھی موجود ہیں جو چرند اور درختوں پودوں اور جانوروں کی زبانوں کو سمجھ سکتے ہیں اور ان پر انہیں پورا عبور حاصل ہے۔

اسی طرح خلیج فارس اور اس کے پڑوس کے علاقوں میں بھی کہیں کہیں ایسے لوگ رہتے ملتے تھے اور اب بھی ہیں جو کوا کی زبان کو بخوبی سمجھ لیتے تھے اور اب بھی سمجھتے ہیں۔ اُن کا کہنا ہے کہ کوا کے تمام خواص کو انھوں نے کوا سے اس کی اپنی زبان میں ہی سنا ہے جو طوعاً و کرہاً بالکل درست ثابت ہوئے ہیں اور انہوں نے اسے آزمایا ہے اور مدت مدید اور عرصہ بعید سے آزماتے چلے جا رہے ہیں۔ اور اسی عقیدہ پر وہاں کے لوگ اس کے عملیات پر برابر عمل کر کے فیضیاب ہو رہے ہیں۔ اور دوسروں کو بھی اس سے پورا پورا فائدہ پہنچا رہے ہیں۔



کوّا کیونکر بولتا ہے؟



اسلامی ممالک کے عقیدتمندوں کا کہنا ہے کہ اگر ایک کوّا کو پکڑ کر تین دن اور رات کو ایک پنجرے میں بند رکھا جائے اور اُسے اُن تین دن تک اُبلے ہوئے چاول اور اُبلے ہوئے گیہوں اور پانی پر رکھا جائے۔ پھر چوتھے دن چھ ماشہ آب پیاز چار رتی زعفران کاشمیری ایک رتی کستوری خالص چھ ماشہ شہد اور ایک تولہ خالص پانی کا مرکب پلا دیا جائے تو قریباً ایک گھنٹہ کے اندر کوّا اپنے پنجرے میں اس طرح نظر آئے گا جس طرح کہ وہ کوئی نشیلی چیز کھا کر اپنے حال سے بے خود ہشاش بشاش سا بیٹھا ہے۔ اس حالت میں وہ اپنی زبان سے طرح طرح کی بولیاں ایک خاص سُر سے ترنم کے ساتھ بولتا چلا جائے گا اور تھوڑی دیر بعد ذرا خاموش ہو کر ایک قسم کی آواز نکالے گا جیسا کہ وہ سامعین سے پوچھ رہا ہے کہ کیا آپ میری بات کو سمجھے؟

ایسی حالت میں اور اس وقت اگر کوئی ایسے صاحب موجود ہوں جو اس کے زبان کو بخوبی سمجھ سکیں تو وہ فوراً آپ کو بتا دینگے کہ یہ نوع قدرت اپنے ہر اعضاء پر دبال و استخواں کی خوبیاں نہایت ہی واضح طور پر بیان کر رہا ہے۔ جیسے عرب والوں کا عقیدہ ہے کہ زمانہ سلف کے ماہروں نے خود سنا اور اپنی عقیدت مند کو بتایا۔ اُن پر عمل کیا اور وہ تجربہ کی کسوٹی پر پورے اُترے جس کی بنا پر آج تک وہ لوگ اُن پر عمل کرتے ہیں۔ خود بھی فائدہ اٹھاتے ہیں اور دوسروں کو بھی مستفید کرتے ہوئے ثواب دارین حاصل کرتے ہیں۔ اس کی دیکھا دیکھی اور قدیم ایام کے عرب سے آئے ہوئے پرانے لوگوں کی تقلید میں اہل ہندوستان نے بھی اُن پر عمل کرنا رائج کیا جسے اہل پنجاب اور اہل بلوچستان اکثر عمل میں لاتے ہیں۔ اور اس کی تاثیر کے پوری طرح سے قائل ہیں جن کی تعداد اور روز افزوں اضافہ ہے۔ لہٰذا میں اگلے اوراق میں آپ کے سامنے اس کے کلی طور پر وہ عملیات جن کو کہ میں پا سکا ہوں آپ کے تجربے کے لئے جدول ہذا میں سپردِ قلم کرتا ہوں تا کہ وہ عملیات آپ کے مشاہدہ میں آ کر آپ کے لئے ایک درس بنیں اور زمانہ سلف کے عاملوں کے سربستہ راز آپ پر عیاں ہوں اور آپ کی سعی کاوش اور عمل سے عوام جہاں حظ اُٹھائیں وہاں بہت سی مشکلات سے چھٹکارہ حاصل کریں جس سے کہ آپ کا اسم گرامی ہندوستانی عوام میں عیاں ہو کر دیر تک آپ کے لئے باعث شہرت ہو۔ آمین۔



کوا کی عجیب وغریب بولیاں



کوا اگرچہ عام طور پر کائیں کائیں ہی کیا کرتا ہے مگر بعض اوقات علیحدگی میں بیٹھا ہوا کوا ایک خاص ترنم کے ساتھ لمبی تون یعنی تان سے بھی بولتا ہے۔ اس کے علاوہ بعض خاص ادویات کھلانے سے یا غذاؤں کے دینے سے یہ اپنی اصلی آواز یعنی بولی کو چھوڑ کر دوسرے پرندوں اور جانداروں کی طرح بھی آواز نکال کر بولنا شروع کر دیتا ہے جن میں سے چند ایک آوازوں اور بولیوں کی تمثیلوں کو آپ کی واقفیت کے لیے یہاں درج کی جاتی ہیں۔

اگر کوا کو آٹے کی روٹی میں گائے کا خالص گھی اور قدرے بورا کھانڈ علیحدہ کر کے کھلا دیجائے تو اس کے کھانے کے ایک گھنٹہ بعد یہ اڑ کر خوب سیر ہو کر شہر سے باہر آبادی سے کچھ دور چلا جائے گا۔ اور سایہ دار درختوں پر جا بیٹھے گا۔ کچھ دیر سکون لے کر پھر یہ اس طرح بول رہا ہوگا کہ سننے والے نے اگر اُسے دیکھ نہ لیا ہو تو اُسے شبہ ہوگا کہ یہاں کوئی طوطا بول رہا ہے قریب نصف گھنٹہ تک اس کی یہ حالت رہے گی۔ اس کے بعد اس پر غنودگی سی چھا جائے گی اور یہ اور یہ ایک گھنٹہ تک خاموشی سے بحالت نیند ہوگا۔ جونہی اس کی آنکھ کھلے گی یہ پھر ٹائیں ٹائیں کرتا اڑ جائے گا اسی طرح اگر کسی کوا کو نقوع جانفل پلا دیا جائے تو اس کے پندرہ بیس منٹ کے بعد یہ دوسرے کوؤں سے بالکل ہی مرغ کے مشابہ کرنا شروع کر دے گا۔ اور ہر حملہ کے وقت زور سے مرغ کی طرح چلائے گا۔ دوسرے کوے اس سے اس قدر خائف ہو جائیں گے کہ وہ اس سے کوسوں دور بھاگیں گے یہ میلوں تک اُن کا پیچھا کرتا چلا جائے گا اور بالآخر یہ تھک کر چور ہو جائے گا اور کسی سایہ دار جگہ بیٹھ کر دم بخود ہو جائے گا اور گھنٹوں اس میں اڑنے کی سکت نہ رہے گی۔ اگر ایک کوا کو ایک باز کے پتہ کا پانی نکال کر پلا دیا جائے تو اس کے پیتے کے تین گھنٹہ بعد وہ باز کی طرح بہت تیزی سے اڑان کرتا جائے گا اور راستہ میں جو بھی چھوٹا موٹا چرند پرندا سے ملے گا اسے وہ باز کی طرح کرخت آواز میں بول کر پکڑ لے گا۔ یعنی شکار کرے گا۔ مگر شکار کو فوراً پہلی گرفت کے بعد چھوڑ دے گا۔ اور خود اُسی تیزی سے برابر اڑتا چلا جائے گا۔ اور برابر اس وقت تک اڑتا چلا جائے گا جب تک کہ یہ تھک کر چور نہ ہو جائے اور پھر بے خود ہو کر گر جائے گا۔ اور جب تک کہ یہ قریب گھنٹہ

ستانے لے چلنے یا اڑنے کا نام نہ لے گا۔ حملہ کرتے وقت جو سخت آواز وہ نکالے گا وہ بالکل ہی باز کی آواز کے ساتھ مشابہ ہوگی اگر ایک کوا کو بھیڑ کا خون خشک کیا ہوا پیس کر آٹا میں ملا کر اس کی روٹی بان کر کھلا دی جائے تو اس کے کھانے کے نصف گھنٹہ بعد یہ جب بھی بولے گا تو اس کی آواز کوا کی سی ہر گز نہ ہوگی بلکہ اس کی آواز بالکل بھیڑ کی طرح آئے گی جیسے کہ کوئی بھیڑ باں باں کر رہی ہو۔ جو بھی اُسے ایسی آواز کرتا دیکھ لے گا وہ بالکل حیران رہ جائے گا۔

اگر مکئی کے دانوں کو تھوہر کے دودھ میں ایک دن بھگو کر رکھیں اور پھر سایہ میں خشک کر کے اس کو کوا کو کھلائی جائے تو وہ کوا پاگلوں کی طرح کبھی ادھر اور کبھی اُدھر بے تحاشہ اڑے گا اور قریباً دو سو گز کے فاصلہ میں ہی چکر کاٹتا رہے گا اور بہت تیزی سے اس طرح بولتا رہے گا جیسا کہ کوئی مینڈک ٹرا رہا ہو۔

گوند کیکر ایک ماشہ کافور نصف ماشہ۔ بورا کھانڈ چھ ماشہ پانی ایک تولہ میں ہر ایک چیز کو یک جان کرنے کے بعد شربت سا بنا لیا جائے اور اس میں خمیری روٹی کے ٹکڑے بھگو دیے جائیں۔ اور انہیں بغیر خشک کیے شربت مذکور میں تر کر کے ایک کوا کو کھلا دیے جائیں۔ اور کوا مذکور بہت ہی ترنم کے ساتھ بالکل ہی بلبل کے مشابہ گھنٹوں تک بولتا اور گاتا رہے گا۔

چھیا کو بھینس کے دودھ میں بطور کھیر پکا کر برفی کے سے ٹکڑے کاٹ لئے جائیں اور اُن ٹکڑوں کو پسی ہوئی ہلدی سے رنگ لیا جائے اور وہ اگر کسی کوا کو کھلا دیے جائیں تو کوا دس منٹ کے بعد ہی چڑا کی طرح پھدک پھدک کر اڑنا شروع کر دے گا۔ اور وہ ایک گھنٹہ تک چڑیا کی طرح چوں چوں اور چر چر کر کے بولے گا۔ یاد رہے کہ چھیا کا مغز نکال کر چھلکا اچھی طرح سے اتار کر کھیر پکائی جائے اور کھیر اتنی گاڑھی ہو کہ اُسے جب کسی برتن میں الٹا جائے تو وہ ٹھنڈی ہو کر جم جائے اور اس کے برفی کے سے ٹکڑے کاٹے جا سکیں اور جب اُسے ہلدی سے رنگا جائے تو وہ ہر طرف سے خوب رنگ جائے اس شے کے کسی حصہ میں سفیدی بالکل ہی نظر نہ آئے۔ بہتر یہ ہوگا کہ جب کھیر کسی برتن میں اوندھی جائے تو اُسی وقت ہی ہلدی پسی ہوئی اس میں ملا دیں۔

بھنگ کو پانی سے گھوٹ کر اس کا شیرہ نکال کر اگر چنے کے آٹے کو اس سے گوندھ لیا جائے اور تل کے تیل سے اس کی روٹیاں پکائی جائیں یا تل کے تیل میں اس کے گلگلے بنا لئے جائیں اور اُسے کوئی کوا کھائے تو آپ دیکھیں گے کہ اُن کے کھانے کے بعد کوا بیس پچیس منٹ

تک جھوم جھوم کر اُڑتا ہوا کسی درخت پر جا بیٹھے گا۔ اور وہاں بڑے ہی ترنم سے ایک عجب سُر سے کوئل کے مشابہ بولنا اور گانا شروع کر دے گا۔

شیشم کے پتوں کے ایک تولہ شیر یعنی رس میں دو ماشہ بھیم سینی کافور اور چھ ماشہ لیموں کا رس ملا کر یک جان کر کے دہی میں ملا دی جائے اور وہ دہی کوا کو کھلا دی جائے تو دوسرے دن کو بالکل ہی انسان کے مشابہ سارا دن چھینکتا رہے گا اور اس کے منہ سے رال بھی بہے گی۔ ساتھ ہی وہ اونہہ کی آواز نکالے گا جو اس طرح ہو گی جیسے کہ کوئی انسان کا شیر خوار بچہ کراہ رہا ہو۔

اگر بھیٹر کی جڑ کو شیر برگد میں گھس کر مٹی سے بنالی جائے اور اس میں چیل کے گوشت کے قیمہ کو تر کر لیا جائے اور اس قیمہ کو کسی کوے کو کھلا دیا جائے تو کوا اندکو تین چار گھنٹے میں چیلوں کے گھونسلوں میں گھسنا شروع کر دے گا۔ اور چیل کی طرح بولنا شروع کر دے گا۔ یہ حالت اس کی قریباً دو تین گھنٹہ تک رہی گی۔

کالے سانپ کا گوشت کچا ہی اگر ناریل کے تیل میں تر کر کے کسی کوا کو کھانے کے لئے ڈال دیا جائے تو اس کے کھانے سے کوا کی آنکھیں بالکل بند ہو جائیں گی وہ بالکل ہی نہ دیکھ سکے گا۔ اِدھر اُدھر بھٹکے گا اور ٹھوکریں کھا کر ایسے بولے گا کوئی چھپکلی بول رہی ہو۔ اور اگر اُسے اس حالت میں لہسن کا پانی پلایا جائے تو دس منٹ میں اس کی بینائی واپس آجائے گی۔ اور وہ سب کچھ دیکھ سکے گا۔ اور کائیں کائیں کرتا ہوا فوراً وہ اڑ جائے گا اور نظروں سے غائب ہو جائے گا۔

اسپغول کے چھلکے کی بھیڑ کی دودھ میں کھیر پکائی جائے اور اس میں بجائے کھانڈ کے شہد ملا کر تھوڑا سا عرق گلاب ملا کر سنگھاڑے کے آٹے کی روٹی بنا کر چھوٹے چھوٹے اسی روٹی کے ریزے اس کھیر میں آلودہ کر کر کوا کو کھلا دیئے جائیں تو کوا کبوتر کی سی چال چلنے گا۔ اور جس وقت بھی بولے گا اس کی آواز اور بولی بالکل ہی کبوتر کی سی ہو گی۔ اور اس کی یہ حالت برابر ایک دن تک قائم رہے گی اور وہ رات کو سونے کے بعد کبوتروں کے گھونسلوں کی طرف اپنا رخ کرے گا۔ مگر جب وہاں کسی کبوتر کو دیکھے تا گا تو اس سے لڑتا جھگڑتا اور اس کی زبان بولتا ہوا وہاں سے اڑ جائے گا۔ اور پھر دوسرے گھونسلے کی تلاش میں نکلے گا مگر یہ کسی جگہ جم نہ سکے گا آخر کار جب اس کا اثر کافور ہو گا اور یہ اڑ جائے گا۔



پیشینگوئیاں کرنے والا پرندہ



روپ بسنت کا قصہ آپ نے سنا ہوگا اکثر اس کے ڈرامے اور سینما میں کھیل بھی دیکھے ہوں گے۔ اس قصہ میں آپ نے سنا ہوگا کہ سب سے بڑا پارٹ ایک پرندے یعنی طوطے نے ادا کیا ہے کہ کسی طرح ایک بے حال اور بے وطن لڑکے نے رات کو اپنے بھائی کا پہرہ دیتے ہوئے ایک طوطے سے سنا کہ یہ ہوگا اور آخر وہ لڑکا راجہ بنا۔ مجھے روپ بسنت کا قصہ بیان نہیں کرنا تھا۔ میں نے صرف بطور ایک پرندہ حقیقی پیشین گوئی کے اس کا حوالہ دیا۔

اسی طرح آپ نے دیو اور پریوں کے قصے بھی سنے ہوں گے کہ کس طرح فلاں شخص ایک پری کے ہاں پہنچ گیا اور پری نے اُسے تلقین کی کہ یہاں سے چلا جائے ورنہ دیو اُسے کھا جائے گا وہ نہ مانا اور دیو آ گیا۔ پری نے اس شخص کو چھپا لیا اور دیو کہتا رہا کہ آدم بو۔ آدم بو مگر پری نے اپنے حیلہ سے اُسے باز رکھا کہ یہاں کوئی آدمی نہیں۔ آخر دیو مان گیا اور پری وقت فرصت دیو کی غیر موجودگی میں اس انسان کو نکال لیتی باتیں ہوتیں پریم بڑھتا گیا۔ آخر پری نے دیو سے پوچھا کہ آپ کی موت کس طرح ہوگی جس پر دیو نے بتایا کہ میری موت آسانی سے ہو ہی نہیں سکتی۔ چونکہ فلاں سمندر کی تہہ پر ایک طوطا ایک پنجرے میں بند ہے۔ جب اسے پکڑ کر کوئی مار نہ دے تب تک میری موت نہیں ہو سکتی۔ چونکہ میری موت اس طوطے سے وابستہ ہے نہ کوئی سمندر کے نیچے پہنچ سکتا ہے نہ طوطا قابو میں آ سکتا ہے۔ نہ میری موت ہو سکتی ہے۔ تیسرا فلاں شخص کے سر پر ہما کا سایہ پڑا اور وہ شہنشاہ ہو گیا۔ ان باتوں کے حوالہ جات سے میرا مطلب یہ تھا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ پرندوں کا پیشینگوئیاں کرنا۔ پرندوں کا زندگی سے وابستہ ہونا۔ پرندوں کے اثر سے انسانی بخت کا متعلق ہونا یہ آج کی باتیں نہیں بلکہ زمانہ سلف کی چلی آتی ہیں اور آج تک مذکور ہیں اور لوگ ان پر خوب اعتقاد و یقین رکھتے ہیں۔ کوا بھی اسی طرح ایک اس قسم کا پرندہ ہے جس کا تعلق دنیاوی چیزوں سے خوب ہے اس میں پیشینگوئیاں کرنے کی قوت ہے۔

عرب والوں کا اعتقاد ہے کہ فرعون کا لشکر جب دریائے نیل میں غرق ہوا تھا تو اس کی پیشینگوئی کوا نے ہی ایک ماہ پہلے کر دی تھی۔ ایک عامل نے کوے کو وجد میں لا کر کوے سے کچھ

دریافت کر رہا تھا کہ کوا نے بنا پوچھے یونہی باتوں باتوں میں بتا دیا کہ فلاں دن فرعون کا لشکر دریائے نیل میں غرق ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ ٹھیک دن اور ٹھیک وقت پر جیسا کہ اس پرندے نے پیشینگوئی کی تھی فرعون کا لشکر دریائے نیل میں غرق ہو گیا۔

کوے کو اگر وجد میں لایا جائے اور اُسے ایسی غذا کھلائی جائیں کہ جس سے وہ کچھ عام فہم زبان میں بولنے لگ جائے بعض اوقات کوا وہ پیشینگوئیاں کرتا ہے جس کو سُن کر انسان دنگ رہ جاتا ہے۔

خاندان غلامان کا سب سے پہلا بادشاہ کہتے ہیں کہ اسی کی پیشینگوئی سے ہی بادشاہ بنا اور اس نے ہندوستان میں سلطنت کی اور اس کے بعد کچھ عرصہ تک ہندوستان میں خاندان غلامان کا راج رہا۔ یہ غلام بے حال صحرا نوردی کر رہا تھا کہ ایک کوا اتفاقاً وجد میں بیٹھا عام فہم زبان میں پکار پکار کر کہہ رہا تھا کہ تو ایک دن بادشاہ ہوگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

عراق کے لوگ تو اسے کوئی پیشینگوئی حاصل کرنے کے لئے.......... پکڑ کر ایک تانبہ کے تاروالے پنجرے میں بند کر دیتے اور اُسے اکثر دانہ دنکا بھی ڈالتے ہیں اور ہر رات دودھ میں گھی ڈال کر ایک مرغن سی غذا کھلاتے رہتے ہیں۔ روزانہ ایک دو دفعہ اُسے پنجرہ سے نکال کر اس کے جسم پر ہاتھ بھی پھیرتے ہیں اور اُسے سوکھے انگور کے دانے بھی مسل مسل کر کھلاتے رہتے ہیں دو تین ماہ بعد جب وہ ان سے ہل جاتا ہے تو ایک رات اُسے انگوری شراب پلاتے ہیں جس سے وہ قدرے بے ہوش ہو کر عجب طرح کا ناچ کرتا ہے اور انواع واقسام کی بولیاں بھی بولتا ہے۔ اور آخر نشہ میں مست ہو کر ایک جگہ بیٹھ جاتا ہے اور جو خفیہ راز اس کے دل و دماغ میں پوشیدہ ہوتے ہیں انہیں بیان کرنا شروع کرتا ہے مگر پتہ نہیں ہوتا کہ وہ کس طرح ان کی زبان میں اُن سربستہ رازوں کو بیان کرے اس لئے یہ لوگ اکثر اپنے پاس ایسے موقع پر ایسے اشخاص کو موجود رکھتے ہیں جو کہ اُن کی اور دوسرے پرندوں کی زبان سے آشنا ہوتے ہیں۔ جب یہ کسی پیشینگوئی کو سمجھ لیتے ہیں تو اس لکھ کر رکھ لیتے ہیں۔ اور وقت مقررہ پر اُن کی آزمائش ہوتی ہے۔ ان لوگوں میں مشہور ہے کہ اس پرندہ کی پیشینگوئیاں قریب قریب بالکل درست ثابت ہوتی ہیں اور اس کی بنا پر عرب والوں نے اکثر خزینے حاصل کئے ہیں۔

اور اسی طرح دوسری آزمائشوں پر بھی یہ [illegible] رہا ہے۔



کوّا کا وجد میں لانا



جائفل تین ماشہ حلیت دو رتی' مشک چار رتی کو عرق بید مشک خالص میں پیس کر مالیدہ کریں اور اس میں ایک چھٹانک دوغ شیریں ملائیں۔ آرد گندم کی روٹیاں پکا کر اور ریزہ ریزہ کر کے اس دوغ میں ملا کر مسل دیں کہ جو آٹا سا ہو جائے۔ اس چورہ کو بوقت شام کوّا کو کھلا دیں۔ اور پھر پنجرہ میں بند کر دیں۔ دو گھنٹہ بعد اسے پنجرہ سے نکال کر ایک بند کمرہ میں چھوڑ دیں جس میں مدھم سی روشنی ہو۔ آپ خاموش ایک چارپائی پر لیٹ جائیں اور قدرت کا تماشہ دیکھیں۔ کچھ دیر تک تو کوّا خوف زدہ سا رہے گا۔ اور آہستہ آہستہ تھوڑا وقت گذر جانے پر کھلتا جاتا ہے اور اس میں چنچلتا آتی جائے گی اور پھر کمرہ میں بڑی اشیاء میں سے کسی اونچی چیز پر اڑ کر بیٹھ جائے گا اور وجد میں آ کر کچھ گنگناتا بھی رہے گا۔ اور ایک عجیب سا ناچ بھی ناچتا رہے گا۔ اور پھر ایک جگہ ہو کر طرح طرح کی آوازوں میں کچھ کرختگی سے اور بعض اوقات ترنم کے ساتھ عجیب وغریب قسم کی بولیاں بولے گا جسے آپ سن کر حیران رہ جائیں گے۔ اور اگر سنجیدگی سے اُسے آپ سمجھنے کی کوشش کریں گے تو آپ پر بہت سے اسرار کھلیں گے۔ اور نہایت ہی سربستہ راز کے آپ کو دنیاوی حالات معلوم ہوں گے جن سے آپ کے بہت سے عقدے حل ہو سکتے ہیں۔



مختلف کوّوں کے بعض بعض راز



جس طرح کہ واحد شخص دنیا کے ہر راز سے آشنا نہیں ہوتا ہر انسان مختلف اقسام کے علوم وفنون سے واقف ہے اور ہر فرد علیحدہ تجربات سے معمور ہے اور ہر کس اپنی اپنی سلیم طبع کا حامی ہے اسی طرح سے دیگر جانداروں کی بھی ایک جیسی عادات خیالات اور خصوصیات نہیں ہوتیں یقین ہے یہی حالت پرندوں چرندوں۔ درندوں میں بھی پائی جاتی ہیں۔ اسی طرح ہر ایک کوّا بھی مختلف خصوصیات عادات ومعلومات کا حامل ہے۔

پہاڑی کوے چونکہ اکثر پہاڑوں پر ہی بسر اوقات کرتے ہیں۔ اس لئے وہ ترائی کی زبانیں اور باتیں کم بیان کرتے ہیں اُن کی آواز کچھ بدی سی ہوتی ہے۔ بدنی طور پر وہ بہت چست ہوتے ہیں۔ جسامت کے بڑے ہونے کے باوجود بھی وہ بہت اونچی اڑان کرتے ہیں۔

کوا کے ماہرین سمادی رازوں اور پہاڑوں کیمیاؤں کے راز جاننے کے لئے اکثر پہاڑی کوؤں کو بھی کام میں لاتے ہیں اور ترائی کوؤں کو اکثر ترائی کی باتیں اور دریائی راز معلوم کرنے کے لئے کام میں لایا جاتا ہے یہ بھی یاد رہے کہ ہر ملک کا کوا بیشتر اپنے علاقے اور ملک کے حالات پر قادر ہوتا ہے دوسرے ملک جس پر اس نے کبھی اڑان نہ کی ہو کی باتیں کم بیان کرتا ہے مگر سمادی باتوں پر صرف پہاڑی کوے ہی قادر نہیں ہوتے بلکہ ہر قسم کے کوے تھوڑا بہت سمادی باتوں کا ضرور ادراک رکھتے ہیں۔

جنگلی کوے کو اکثر زمانہ سلف کے دفینوں کو خوب بیان کرتے ہیں اور شہری و دیہاتی کوے چوری کے راز بتانے کے اندر خوب ماہر ہوتے ہیں۔ مگر واضح رہے کہ اُن کے جسم کے اعضاء استخواں دست و پا پر و بال کی خصوصیت چاہے کسی قسم کا کوا کیوں نہ ہو یکساں ہی ہوتی ہیں اگر کوئی سنجیدہ آدمی تھوڑی سی عقل سے بھی کام لے کر تھوڑے سے عرصہ کے لئے محنت کرکے اور اسے سمجھنے کی کوشش کرے تو وہ اس کی زبان و اسراروں کو بخوبی سمجھنے لگ جاتا ہے۔ اور یہ پرندہ ہر امر پر نادانستہ طور پر اپنے عامل کو قابل بنانے کا خود ہی وسیلہ بن جاتا ہے البتہ ایک شخص کو اس کے سمجھنے کے لئے طریقہ کو جان لینا ضروری ہے۔

ہر ملک کے کوا کی آواز بھی مختلف ہوتی ہے۔ ٹون تو ایک ہی ہوتی ہے۔ مگر اس کے وزن میں کچھ گرانی اور ہلکا پن فرق ڈال دیتا ہے۔ لہٰذا اگر آپ کچھ مستقل مزاجی سے کام لے کر اس پر عبور حاصل کرنے کی کوشش کریں تو آپ اس سے بہت سے باتیں حاصل کر سکتے ہیں اور دنیا کے بہت سے کام بخوبی سرانجام پا سکتے ہیں۔

کوّا سے راز و نیاز کی گفتگو

پچھلے اوراق میں آپ کو بتایا جا چکا ہے کہ کوّا کس طرح اور کن ادویات کے زیر اثر ہو کر باتیں کرتا ہے یا کن ادویات اور عمل کے زیر اثر ہو کر باتیں کرتا ہے اور وجد کرتا ہے۔

آپ متذکرہ بالا عملیات پر عمل کر کے کوّا کو قابل گفتگو بنا دیں یا جب وہ وجد میں آ کر خود گفتار میں ہو تو اس سے وہ جس زبان و جس لحجہ میں بول رہا ہو اس لحجہ میں اس سے گفتگو کریں تو آپ جو بھی سوال اس پر کریں گے وہ آپ کو بخوبی جواب دے گا۔ اور جس جس راز سے واقفیت ہوگی وہ آپ پر بلا کم و کاست کھول دے گا۔ ہاں جو چیز یا جس سوال کے جواب سے وہ آشنا نہیں تو وہ آپ کو نہایت ہی بے باکی سے معذوری ظاہر کر دے گا۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ آپ کوا سے مجھنے کے لئے اپنی پریکٹیس بڑھا دیں۔ اور اس کے لہجہ میں بولنے کی مشق میں کامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہ اس طرح ہوتا ہے جس طرح طوطا سے بات چیت کرنے والے آپ نے اکثر دیکھا ہوگا اس سے بولتے ہیں اور اس کی باتوں کو سمجھتے ہیں بلکہ اس سے انسانی بولیاں بلواتے ہیں اور خوب گھل مل کر باتیں کرتے ہیں اور پھر طوطا اس کی غیر حاضری میں بھی انسانی زبان میں خود بخود خوش الحانی کرتا ہے اور ہر گذرنے والے پر آواز کستا ہے۔ اور لوگوں کو حیرت کرتا رہتا ہے اسی طرح کوا پر بھی مشق کی ضرورت ہوتی ہے۔ جو شخص ایسی مشق کر لیتا ہے وہ کوا کو بھی اپنی زبان پر قادر کر دیتا ہے۔ اور اس کی زبان کو بھی خود سمجھنے کے قابل ہو جاتا ہے جب ایسا ہو جاتا ہے تو کوے کے زیر اثر حالات کے رز و نیاز بخوبی سمجھ آ جاتے ہیں اور ان سے فائدہ اٹھایا جا سکتا ہے۔

آندھی آنا

جب کبھی آپ دیکھیں کہ کوے کثیر تعداد میں اڑتے ہوئے جنگل کی طرف درختوں کو کائیں کائیں کا شور کرتے ہوئے اڑتے چلے جاتے ہیں اور آسمانی خلاء میں ان کی عجیب حالت ہے اور اپنی اس اڑان میں کوا شور مچاتے ہوئے اپنی دھن میں اڑتا جا رہا ہے اور اس کی اڑان اس کے گھونسلے پر جا کر ختم ہوتی ہے تو آپ یقین کر لیں کہ ایک آدھ گھنٹہ میں بزور شور سے آندھی یا کوئی طوفان آنے والا ہے۔

بارش کی آمد کا پہلے پتا ہونا

اگر کسی وقت کوے بلا آواز نکالے خاموشی سے جھنڈ کے جھنڈ بنا کر غولوں کے غول ہر سمت سے نیچی اڑان کرتے ہوئے اپنے گھونسلوں کی جانب اڑان کرتے چلے جارہے ہوں اور گھونسلوں پر پہنچ کر فوراً ان میں گھس جائیں تو سمجھ لو کہ گھنٹہ آدھ گھنٹہ میں موسلا دھار بارش ہونے والی ہے۔

فصلوں کا بچاؤ

آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کسان اپنے کھیت میں بیج بکھیر دیتا ہے تو پرند اُن کھیتوں سے بیج کے بغرض اپنی غذا کے آکر چن کر کھا جاتے ہیں جس سے کہ بیج میں ناس ہو جانے کے کارن کھیت میں بہت کم پیداوار ہوتی ہے۔

جب کھیتوں میں پودوں کی نرم نرم کونپلیں نکل آتی ہیں تو پرند اُن کونپلوں کو آکر کاٹ دیتے ہیں جس سے ہونہار پودے بالکل نشوونما نہیں پاتے اور سوکھ جاتے ہیں جس سے کہ وہ فصل بالکل تباہ ہو جاتی ہے اور کسان بیچارہ بالکل تباہ ہو جاتا ہے اور اس کی محنت رائیگاں ہو جاتی ہے۔ اس تباہی سے بچنے کے لیے آپ جس کھیت کو بچانا چاہتے ہیں اس کھیت میں ایک چھوٹی سی لکڑی ایک دو جگہ گاڑ دیں اور اس لکڑی کے ساتھ کوا کے دو چار پر باندھ دیں تو کوئی پرند اُس کھیت کو تباہ نہ کر سکے گا بلکہ اس کھیت سے کھیت کو ناس کرنے والے پرندے بہت دور رہیں گے اور فصل بچ جائے گی۔ اور خوب پھلے پھولے گا۔



بواسیر خونی کا علاج شافی



مقعد کے اندر اور باہر مسے ہو جاتے ہیں جس سے اکثر بوقت اجابت خون بہنے لگ جاتا ہے۔ اور مریض کو درد بھی ہوتا ہے اور روز بروز کے جریان خون سے مریض لاغر ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس کے لئے جائفل ۳ ماشہ مازو ۳ ماشہ کوا کی بیٹھ ۳ ماشہ لے کر روغن کنجد میں کھرل کریں۔ روغن کا وزن حسب ضرورت ہو۔ جب بالکل یکجان ہو کر لئی سی بن جائے تو ہر شب بوقت سونے کے سیون پر لیپ کریں اور اگر مسے اندرونی ہوں تو ایک روئی کے چار پھاہے کو اس میں تر کر کے مقعد کے اندر دے دیں۔ نیز مغز نبولی نیم ۳ ماشہ رس ۶ ماشہ پھٹکری ۱ ماشہ کو آب ترینتی مولی کے ساتھ کھرل میں یکجان کر کے چنا کے برابر گولیاں بنا دیں اور روزانہ دو گولی ایک صبح و ایک شام دہی کی لسی سے پی جائیں۔ پرماتما کے فضل سے آرام آنا شروع ہو گا۔ اور اگر ایک ماہ لگاتار یہی عمل مستقل مزاجی سے کریں تو یہ بیماری جڑ سے کٹ جائے گی اور پھر کبھی بھی ان کی تکلیف نہ ہو گی۔ مسے خشک ہو کر بالکل گر جائیں گے۔ نہ ہی مسے ہوں گے۔ اور نہ جریان خون رہے گا۔



ہچکی کا بند کرنا

آپ میں سے ہر ایک کو کبھی کبھار ہچکی ضرور آئی ہو گی جو پانچ دس منٹ رہ کر خود بخود بند ہو جایا کرتی ہے۔ مگر بعض اوقات ادھیڑ عمر یا بڑھاپے میں یہ اس طرح ہو جاتی ہے کہ کسی قسم کا علاج بھی اس میں کارگر نہیں ہوتا۔ چار پانچ دن مسلسل اس کا دورہ چلتا رہتا ہے اور مریض کی طاقت کے مطابق چار پانچ دن یا ہفتہ بھر میں مریض اس میں اس قدر لاحق ہو جاتا ہے کہ سوائے اسے راہی ملک عدم کے کوئی چارہ نہیں رہتا۔ میں نے خود اس بیماری سے بیسیوں ادھیڑ عمر اور بوڑھے مریضوں کو انتقال کرتے دیکھا ہے۔ اہل یونان نے کوا کے معدہ کی جھلی کو اس کے لئے اکسیر اعظم بتایا ہے۔ ایک کوا کو پکڑ کر حلال کریں اور اس کے معدہ کو نکال کر دانہ تنکا سے صاف کریں۔ اُسے دو ٹکڑوں میں کاٹ دیں اس معدہ کی اندرونی طرف استر کی طرح ایک ہلکے سفید رنگ کی جھلی آپ کو نظر آئے گی جو خوب پیوستہ ہوتی ہے۔ گرم پانی میں تھوڑا سا نمک پانی میں ڈال کر ہلا لیں تو اس

جھلی میں پیوستگی ڈھیلی پڑ جائے گی۔ آرام سے اس جھلی کو معدہ سے علیحدہ کر لیں اور صاف کر کے سایے میں خشک کرنے کے لئے رکھ چھوڑیں۔

جب خشک ہو جائے تو اسے سفوف بنا کر کسی شیشی میں ڈاٹ لگا کر بند کر کے رکھ چھوڑیں۔ وقت ضرورت سفوف طباشیر کبودی دو رتی۔ سفوف الائچی خورد دو رتی۔ سفوف سوڈا اغذائی ۵ رتی کو ملا کر اس میں ایک تنکا بھر جو قریباً نصف رتی کے برابر ہو سفوف مذکورہ جھلی معدہ ملا لیں اور ہمراہ شربت چٹا دیں یا صرف آب شیریں سے پھانک لیں۔ آپ دیکھ کر ششدر رہ جائیں گے کہ منٹوں میں ہچکی بند ہو جائے گی اور پھر اس قسم کی مہلک ہچکی کبھی نہ ہوگی۔ احتیاطاً دوائی مذکور تین دن کھا لینی چاہیے۔

دردِ شقیقہ کا واحد علاج!

دردِ شقیقہ سر کے نصف حصہ کے درد کو کہتے ہیں۔ یہ درد طولانی جس میں سر کے نصف حصے میں ہوتا ہے اور انسان کو نہایت ہی بے چین کرتا ہے۔ یہ درد جب کسی مریض کو شروع ہو جائے تو یہ کئی کئی دن تک نہایت ہی پریشان کرتا رہتا ہے اور کچھ سوجھائی نہیں دیتا۔ ڈاکٹر لوگ گو کہ اس کا علاج کرتے ہیں مگر وہ کچھ عارضی سا ہی ثابت ہوتا ہے۔

فنفاسین۔ اسپرین۔ کیفین۔ کونین وغیرہ سب اس کے وقتی علاج ہیں تو ان کے استعمال کرنے سے بوقت علاج گرانی سر موجود رہتی ہے۔ گو کہ درد تھوڑے وقفہ کے لئے دب جاتا ہے۔

کوا کے پر کی راکھ اس کا واحد علاج ہے جو بے حد مفید ثابت ہوا ہے کوا کا ایک ایسا پر لیں جو شروع سے لے کر آخر یعنی ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک بالکل سیاہ ہی سیاہ ہو اس کے بال تراش لیں۔ ایک مٹی کی پختہ کوری پیالی میں ان کے تین ماشہ پر ڈال کر اوپر سے ایک ویسی ہی پیالی سے ڈھانپ لیں۔ اس پیالی کے ارد گرد لکڑی کے کوئلے کی آنچ دیں جس سے کہ اوپر اور نیچے والی دونوں پیالیاں اس قدر گرم ہو جائیں کہ بیچ میں رکھے ہوئے پر کے بال جل کر راکھ ہو جائیں اس راکھ میں سے بوقت ضرورت ایک رتی راکھ لیں اور اس میں پانچ رتی نوشادر قلمی کا سفوف ملا دیں اور اُسے نیم گرم پانی سے شقیقہ کے مریض کو دن میں تین بار دیں۔ بھگوان کی کرپا سے نصف گھنٹے کے اندر درد بالکل رفع ہو جائے گا۔ اور سر اس طرح ہلکا معلوم ہوگا کہ کبھی بھی ایسی راحت نہ ہوئی ہو۔ اور ایسی گہری نیند ہوگی کہ شاید باید۔



کوا کے ذریعہ مرض ہسٹریا یعنی باؤ گولہ کا علاج



مرض ہسٹریا یعنی باؤ گولہ جسے طب میں اختناق الرحم کہ جاتا ہے اب کثرت سے پھیل گیا ہے یہ مرض عموماً عورتوں کو ہی ہوتا ہے اور اب تو ثابت ہوا ہے کہ بعض مرد بھی مبتلا یہ مرض ہوجاتے ہیں اس مرض میں انسان اچانک ہی بے ہوش ہو جاتا ہے اور اُسے اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا۔ حواس قائم نہیں رہتے بعض مریض اس بے ہوشی میں رہتے ہیں بعض چیخیں مارتے ہیں۔ اور بعض کے اعضاء میں تشنج شروع ہوجاتا ہے۔ گردن اکڑ جاتی ہے۔ مٹھیاں بند ہو جاتی ہیں۔ بازو کھنچ جاتے ہیں۔ غرضیکہ ہر مریض میں ایک قسم کی یا علیحدہ علیحدہ قسم کی علامات پیدا ہوتی رہتی ہیں اس طرح مریض کو دورہ سا پڑا رہتا ہے۔ کچھ دیر کے بعد جب مریض کو ہوش آتا ہے تو اُسے اپنے حرکات کا جو اس نے دورہ میں کی یقینی کچھ علم نہیں ہوتا۔ البتہ وہ صرف اتنا بیان کرتا ہے کہ دورے سے پہلے مجھے کوئی دھواں سا سر کی طرف اور گردن کی طرف چڑھتا ہوا معلوم دیا تھا۔ اس کے بعد آنکھوں کے آگے اندھیرا سا آتا بیان کرتے ہیں اس سے زائد انہیں کچھ معلوم نہیں ہوتا بعض مریضوں کو دن میں کئی کئی بار ایسے دورے ہوجاتے ہیں۔ بعض کو دو چار دن کے بعد دورہ ہوجاتا ہے اور بعض کبھی کبھی مہینہ دو مہینہ میں ایک بار اس میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اور ایسے دورے سالوں تک جاری رہتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اس میں برومائیڈز بھی دیتے ہیں۔ جو اس کا شافی علاج نہیں ہے۔

ایک بڑے کوا کو جو کہ پہاڑی نسل سے ہوتا ہے کہ سر کے مغز کو لیں اس میں ایک تولہ کوا کا سرخ خون ملا دیں دو گھنٹہ تک ایک صاف کھرل میں دونوں کو کھرل کرتے رہیں جب دونوں بالکل یک جان ہوجائیں تو اس ملیدہ کو ایک ڈبیہ میں محفوظ رکھ چھوڑیں۔ نیز دوسرے ایک کوا کے چاہے کسی نسل سے ہو ناخن تراش لیں۔ ان ناخنوں کو کسی ایک بے دھواں نکلتے ہوئے کوئلے پر رکھ کر آگ لگائیں اور اس کی راکھ بنائیں وقت ضرورت جب کہ مریض کو دورہ نہ ہو رہا ہو تین دن تک اس کی ناف کے ارد گرد دو انچ قطر کی گولائی کے گھیرے میں مالیدہ

مذکور جسے ڈبیہ میں محفوظ رکھا گیا تھا لیپ کریں۔ اور ناخن کی راکھ میں سے ایک تنکا نکال کر مکھن میں مخفی کر کے مریض کو کھلا دیں لیپ تو صرف تین دن تک ہی کریں۔ اور سفوف ہذا ایک ہفتہ تک برابر کھلاتے رہیں۔ اس ایک ہفتہ کے علاج کے بعد آپ مریض ہذا کو کبھی بھی اس مرض میں ہرگز ہی مبتلا نہ پائیں گے وہ عمر بھر کے لئے اس مرض سے چھٹکارا حاصل کرلے گا۔ نہایت ہی مجرب ہے۔



کوّا کے ذریعہ وجع مفاصل کا تیر بہدف علاج

وجع مفاصل جسے عام فہم زبان میں گٹھیا اور انگریزی میں ردمائزم کہا جاتا ہے ایک اعصابی مرض ہے جو اکثر ہر عمر میں ہوسکتا ہے مگر عام طور پر تو چالیس سے جب حضرت انسان بڑھنے لگتا ہے۔ اور اس کے اعصاب کمزور ہوجاتے ہیں یہ مرض آگھیرتا ہے اس سے (نیچ اور اوپر کے چاروں) بازوؤں اور ہاتھ کی انگلیوں کے جوڑ کلائی وغیرہ درد میں مبتلا ہوجاتے ہیں۔ اور بعض اوقات ان میں ورم بھی ہوجاتا ہے۔ انسان چلنے پھرنے سے معذور ہوجاتا ہے۔ اگر اوپر کے بازوؤں کے جوڑوں میں مرض ہوجائے تو انسان ہاتھوں سے کوئی کام نہیں کرسکتا۔ بعض اوقات تو اس قدر شدت کا درد اور ورم ہوجاتا ہے کہ مریض بستر سے بھی نہیں اٹھ سکتا۔ اور بستر پر پڑا ہوا ہی چیختا اور چلاتا رہتا ہے۔ ایسی شدت میں بخار بھی ہوجاتا ہے۔ اور اگر کوئی کامل طبیب مل جائے تو جس کے علاج سے آرام ہوجاتا ہے ورنہ آدمی بستر پر گھل گھل کر راہی ملک عدم ہوجاتا ہے۔

ایک کوّا کو پکڑیں اُسے ہلاک کریں اس کی دونوں ٹانگیں معہ اوپر اور نیچے کے حصہ ومعہ پنجہ کے کاٹ لیں ان ٹانگوں اور پنجہ کی اوپر کی کھال گوشت و پوست تراش ڈالیں اور اگر کچھ حصہ رہ جائے تو اس گوشت کو آگ کے انگاروں پر جلا کر اڑا دیں۔ پھر ان کو تنکے کی طرح کی پنجہ اور بازوؤں کی ہڈیوں کو گرم پانی میں نمک ڈال کر صاف کرلیں اور ایک دن کے لئے کسی سایہ دار جگہ میں رہنے دیں جب وہ خشک ہوجائے تو اُسے ببول کے کوئلہ کی بے دھواں آگ پر جلنے کے لئے رکھ دیں وہ برابر دو تین گھنٹہ تک جلتے رہیں۔ حتےٰ کہ کوئلہ بھی جل کر بالکل راکھ ہوجائیں آپ اُن

استخوان سوختہ کو آہستہ آہستہ اٹھالیں یہ بالکل خستہ ہو رہی ہوں گی ان کو ایک صاف شفاف نہ گھسنے والی کھرل میں ڈال کر بہتر (۷۲) گھنٹہ تک برابر کھرل کریں اور اُسے ایک صاف شیشی میں محفوظ کریں۔ بوقت ضرورت اس سفوف میں سے ایک رتی سفوف نکال کر علی الصبح مریض کو ایک تولہ شہد خالص میں ڈال کر چٹائیں خدا کے حکم سے پہلے ہی روز اسے آرام ہونا شروع ہو جائے گا بخار میں کمی ہو جائے گی۔ دوسرے روز بخار بالکل غائب ہوگا۔ اور ورم کافی حد اُتر جائے گا۔ اور دردوں میں بہت حد تک افاقہ ہوگا۔ اور روز بروز مریض روبصحت ہو کر تازہ بتازہ ہو جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ مریض میں ایک ماہ تک متواتر سفوف مذکور ہر روز علی الصبح ہمراہ شہد خالص کھاتا چلا جائے۔

کوّا کے ذریعہ تریاق آتشک

آتشک جسے باد فرنگ اور انگریزی میں سفلس کہا جاتا ہے ایک نہایت ہی خطرناک مرض ہے اُسے نرو مادہ دو قسموں میں مقسوم کیا جاتا ہے۔ ایلو پیتھک والے بھی سے دو قسموں میں یعنی ہارڈ شنکر اور شافٹ شنکر کے نام سے پکارتے ہیں۔ یہ موذی مرض کسی زمانے میں یورپ سے ہندوستان میں آیا تھا۔ یہ خبیث بیماری حضرت انسان کو کہیں کا نہیں چھوڑتی۔ اکثر عاشق مزاج اور بدچلن لوگ ہی اس میں مبتلا ہوتے ہیں اور اسے بدچلن عورتوں سے مباشرت میں حاصل کرتے ہیں۔ یہ مرض مرد عورت دونوں کو ہو سکتا ہے۔ اس مرض کے شروع میں تو اعضاء تناسل پر زخم ہو جاتا ہے۔ اور اگر اس کا وقت علاج ہو جائے تو فبہا المراد۔ ورنہ یہ مرض سارے جسم پر پھوٹ پڑتا ہے۔ اس کے آگے تمام جوڑ اس میں متورم ہو کر انسان متورم ہو کر بستر پر دراز ہو جاتا ہے۔ اور اب بھی اس کا درست علاج نہ ہو تو مرض پیش قدمی کرتا ہوا مریض کے دانت گرا دیتا ہے۔ تالو میں سوراخ کر دیتا ہے۔ اور ناک کا گوشت گر جاتا ہے یعنی کہ ناک نہیں رہتی۔ اور انسان کی شکل ڈراؤنی ہو جاتی ہے۔ اس سے پہلے کہ آپ میں سے کوئی اس کے علاج کی طرف رجوع کروں۔ میں معالجین کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ پرہیز گاری کی زندگی بسر کریں۔ اور ہرگز ہرگز کبھی دوسروں کی طرف نگاہ بد سے نہ دیکھیں۔ اور خاص طور زنان بازاری کے نزدیک بھی نہ پھٹکیں۔ جس طرح کے ایک شاعر نے کہا ہے۔

یہ بازاری پری پیکر ہیں بس آفت کے پرکالے
بہت سوزاک والے ہیں بہت ہیں آتشک والے
ذرا بھی عقل والے ہو نہ ہونا ان پہ متوالے
پری پیکر نہیں گویا کہ ہیں یہ سانپ پھن والے

یہ مرض سوائے آتش خوردہ کے مباشرت کرنے یا اُن سے چھوچھات کرنے اور اس کے مستعملہ پارچات و برتنوں کے استعمال کے نہیں ہوتی۔ لہٰذا جو بھی اس میں مبتلا ہوں وہ اپنے مستعملہ پارچات و بستر و برتن کسی کی بھی استعمال کرنے کی اجازت نہ دے ورنہ دوسرے شخص کو اس کا شکار بنا کر گناہ کا مرتکب ہوگا اور اُس کو بھی ایک عذاب کی آگ میں دھکیل دے گا۔ لازم ہے کہ جو بھی بدقسمت اس میں مبتلا ہو جائے۔ اس کا تن من سے مستقل مزاج ہو کر علاج کرے۔ تاکہ اس بیماری کی پوری طرح بیخ کنی ہو جائے۔ ورنہ یاد رکھیں کہ یہ بیماری صرف مریض کو ہی تباہ نہیں کرتی بلکہ یہ ایک پشتینی یعنی وراثتی مرض ہے۔ مریض کی اولاد بھی تین پشت تک مبتلا مرض ہو جانے کے لئے مخدوش رہتی ہے۔ پرانے زمانے کے طبیب لوگ تو اس کا علاج رسکپور۔ درا چکنا مرکبات سیماب اور سم الفار کے مرکبات سے کرتے تھے۔ اور ایلوپیتھک میں بھی اس قسم کے مرکبات دیئے جاتے تھے۔ مگر اب دور جدید میں سم الفار یعنی سنکھیا۔ جسے انگریزی میں آرسنک کہا جاتا ہے کو اس کا علاج شافی بیان کیا گیا ہے اور آرسنک کے مختلف قسم کے مرکبات کے انجکشن نے جو کہ جلدی پچکاریوں سے وریدوں میں داخل کئے جاتے ہیں۔ علاج کیا جاتا ہے۔ اور اس میں شک بھی نہیں کہ سم الفار کے یہ مرکبات براہ راست وریدوں کے ذریعہ خون میں داخل کرنے سے مریض کو یقیناً آرام ہو جاتا ہے۔ مگر تاہم بھی یہ علاج بہت حد تک گراں اور خطرناک سا ہے۔ کئی مریض اس علاج کو بالکل برداشت نہیں کر سکتے اور بعض مریضوں میں تو سم الفار کی چھوٹی سے چھوٹی جز و بھی ناقابل برداشت ہوتی ہے۔ اس لئے میں ناظرین کے مطالعہ میں ایک ایسا سہل الحصول و مجرب تریاق پیش کرتا ہوں جو ہر مریض کے لئے واحد ہے اور کبھی خطا نہیں جاتا۔ بلکہ مرض کا اس طرح سے قلع قمع کرتا ہے کہ پھر اس کے کبھی بھی عود کر آنے کا خطرہ باقی نہیں رہتا۔

ایک جوان خوش رنگ تندرست چنچل کوا کا تولہ بھر خون لیں۔ اس میں تین ماشہ خون مریض آتشک کا ملا دیں جس مریض کو دوائیں بذا دینی ہے اسی مریض کو خون خاص طور پر مفید

ہوگا۔ بلکہ میرا ذاتی تجربہ تو یہ ہے کہ کسی دوسرے مریض کا خون ہرگز نہ لیں۔ کوا اور مریض کے خون کو مرکب کریں اور ایک اچھی صاف کھرل میں ڈال کر اس وقت تک برابر کھرل کرتے جائیں۔ حتیٰ کہ یہ اسی کھرل میں ہی مثل میدہ کے سفوف ہو جائے مریض کو اس سفوف میں سے ایک تنکہ بھر مکھن میں تخلی کر کے ہر صبح نہار منہ دیں اور زخموں پر بھی اسی سفوف کے نہایت ہی ہلکا سا چھڑک دیں آپ دیکھیں گے کہ جادو کی تاثیر کی طرح زخم مندمل ہو جائیں گے۔ اور مرض زیادہ سے زیادہ تین دن میں بالکل کافور ہو جائے گا۔ مگر یاد رہے کہ کھانے کے لئے سفوف مذکور متواتر ہر صبح ایک ہفتہ تک دیں اور پھر ایک ماہ کا وقفہ دے کر ایک ہفتہ کے لئے پھر سفوف مذکور استعمال کریں۔ اسی طرح پھر ایک ماہ کا وقفہ دے کر تیسری بار بھی استعمال کریں۔ ایشور کی کرپا سے یہ مرض پھر کبھی بھی عود نہ کرے گا۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کی بیخ کنی ہو جائے گی۔



کوا کے ذریعہ مرض سوزاک کا علاج



سوزاک جسے انگریزی میں گنوریا کہتے ہیں یہ بھی ایک خبیث مرض ہے۔ جو کہ اگر ترقی پذیر ہو جائے تو پشت ہا پشت تک جاری رہتا ہے۔ اس میں پیشاب کی نالی میں زخم ہوتا ہے۔ پیپ آنی شروع ہو جاتی ہے اور پیشاب کرنے میں سخت جلن ہوتی ہے اور پیشاب بار بار اور تھوڑی تھوڑی مقدار میں خارج ہوتا ہے اور مریض پیشاب کرتے ہوئے جلن میں اس قدر بیتاب ہو جاتا ہے کہ بعض اوقات چیخیں نکلتی ہیں اور اگر وقت پر مناسب علاج نہ کیا جائے تو یہ بھی وجع مفاصل میں شدید طور پر مبتلا کر دیتا ہے۔ بلکہ بعض مریضوں میں آنکھیں بھی اندھی ہو جاتی ہیں۔ اور مریض عمر بھر کے لئے نابینا ہو کر محتاج ہو جاتا ہے۔ اور اگر یہ مرض بہت پرانا ہو جاتا ہے تو مثانہ اور پیشاب کی نالی میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں جن سے پھر عمر بھر چھٹکارہ نہیں ملتا اور اکثر اوقات پیشاب بند ہو جاتا ہے۔ اور پھر جب تک کاتاطیر یعنی کیتھیٹر پیشاب کی نالی میں نہ گھسیڑے جائیں تب تک پیشاب نہیں ہوتا اور پھر ایسا کرنا بھی عارضی ہوتا ہے۔ اور سال میں ایک دو دفعہ یہ شکایت ہو ہی جاتی ہے۔ طبیب لوگ تو اس مرض کے لئے مدر بول ادویات پر ہی اکتفا کر کے سفوف بیروزہ یا روغن صندل و کشتہ سنگجرات سے ہی اس کا علاج کرتے ہیں۔ مگر اس دور جدید میں ڈاکٹر لوگ پنیسلین کے انجکشن

لگا کر اسے ہی ذریعہ علاج بنائے ہوئے ہیں مگر یہ درست ہے کہ پنسلین سے اس مرض کی جلن اور پیپ وقتی ہی بند ہو جاتی ہے۔ اور اگر مرض ابتدائی ہو تو بالکل درست ہو جاتا ہے مگر قرحہ یعنی پرانا سوزاک اور جس میں کہ پیشاب کی راہ میں گانٹھیں پڑ جاتی ہیں کہ شفا نہیں ہوتی۔

کوا کے انڈے کے چھلکے میں قدرت حقیقی نے کچھ ایسی قوت عطا کی ہے جو ہر قسم و ہر مدت کے سوزاک بالکل قلع قمع کر دیتی ہے اور اگر سوزاک کے لئے اسے شفا کامل کا نام دیا جائے تو بیجا نہ ہوگا۔

کوا کے چند انڈے لیں ان میں سے لعاب نکال کر اس کے چھلکے حاصل کریں اور اس کے چھلکوں کی اندر کی جھلی کو نمکین پانی سے صاف کر لیں۔ یاد رہے کہ سوائے نمکین پانی کے اندرونی جھلی ہرگز بھی صاف نہ ہوگی۔

جب یہ جھلی پوری طرح سے صاف ہو جائے تو ان چھلکوں کو سایے میں خشک کر لیں۔ ان میں ذرہ بھر بھی نمی نہ رہے پھر ان چھلکوں کو ریزہ ریزہ کر لیں اور ببول کے کوئلے جلا کر لال کریں۔ ایک جست کے برتن میں ان چھلکوں کو ڈال کر اس آگ پر رکھ لیں اور اتنا تاؤ دیں کہ یہ چھلکے بالکل لال ہو جائیں۔ اور پھر جب ٹھنڈے ہوں تو ہاتھ لگانے سے بالکل ختم ہو جائیں۔ اس قدر ان کو سوختہ کریں کہ ان میں بالکل ہی جان نہ رہے۔ اس سفوف کو پیس کر رکھ لیں اور جب بھی ضرورت ہو دو رتی سفوف ہذا صول کے ایک گھونٹ پانی میں مریض کو نگل جانے کو کہیں۔ تین دن تک روزانہ صبح کو دو رتی استعمال کریں۔ مرض کافور ہو جائے گا۔ اور پھر کبھی بھی اس کے درشن نہ ہوں گے۔

بھگندر کا بے نظیر علاج

بھگندر جسے اہل طب ناسور اور انگریزی میں فچولا کہا جاتا ہے ایک نہایت ہی دردانگیز پھوڑا ہوتا ہے جو مقعد کے اندر اور کنارے پر شروع ہو کر کچھ اس طرح اندر کی طرف بری طرح پھیل جاتا ہے کہ پناہ پھر یہ دن بدن ماہ بہ ماہ سال بہ سال روبہ ترقی ہوتا ہے۔ اور مقعد کے اندر چوہے کے غار کی طرح پھیلتا جاتا ہے۔ جب تک اس سے پیپ بہتی رہے تب تک تو درد میں کچھ

کی رہتی ہے اور جب اس سے ذرا بند ہو کر پیپ نکلنا بند ہو جائے یا معطل ہو جائے تو اس قدر درد ہوتا ہے انسان چلنے پھرنے اور بیٹھنے سے مجبور ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے مریض کے لئے حاجت کرنا تو وبال جان ہوتا ہے چونکہ اس کی ناسوروں اور غاروں میں کوئی دوائی نہیں پہنچ سکتی لہٰذا یہ بیرونی ادویات اور مقامی پلشوں سے تو درست ہو ہی نہیں سکتا۔ اور اندرونی طور پر ہر قسم کی ادویات اس پر تجربہ ہو چکی ہیں مگر کسی سے بھی اس کا اندمال نہیں ہو سکا۔ البتہ بعض ماہرین اس پر دست کاری یعنی آپریشن کرتے ہیں جس سے قریباً پچاس فیصدی مریض تندرست ہو جاتے ہیں۔ اور باقی کے پچاس فیصدی کسی خمدار ناسور یعنی غار کے رہ جانے کی وجہ سے مندمل نہیں ہو سکتے۔ اور تمام بیچارے بوڑھے مریضوں کا تو آپریشن بھی نہیں کیا جاتا۔ چونکہ اس کے ایسے لمبے اپریشن کی جو پیپ پھیلا ہوا ہو اُن ناتوانوں میں برداشت کی طاقت ہی نہیں ہوتی۔ اس لئے وہ اس کے درد سے سسک سسک کر آخر دم توڑ جاتے ہیں۔

کوے کی چونچ کی ہڈی میں خالق مطلق نے وہ تاثیر عطا کی ہے کہ اس سے اس کی بنیاد ہی اکھڑ جاتی ہے۔

کوا کی چونچ ایک نہ گھسنے والی پتھر کی صاف اینٹ پر صاف ستھرا کر کے آب حنا سرخ میں گھسی جائے۔ حتےٰ کہ وہ گھس گھس کر بالکل ختم ہو جائے۔ اس چونچ کی گھسی ہوئی لئی کو گھس گھس کر بالکل ختم کر دیا جائے۔ اور سایہ میں خشک کر لیا جائے۔ جب تک کہ وہ بالکل ہی ملائم سفوف نہ بن جائے۔ اس ملائم سفوف کو ایک سبز رنگ کی شیشی میں بند کر کے رکھ چھوڑیں۔ اور جب کبھی بھی اس قسم کا مریض دستیاب ہو تو اسے اس سفوف میں سے ایک رتی صبح و ایک رتی شام ہمراہ شہد چٹا دیں اور اسی سفوف کو مقامی طور پر انڈا مرغ کی سفیدی میں سفوف ایک اور سفیدی بیضہ مرغ چالیس کی نسبت سے ملا کر مقامی طور پر لیپ کرائیں۔ اور مقعد کے اندر بھی دے دیں بیرونی طور پر اس کا لیپ مقعد سے لے کر چوتڑوں کی اُس گولائی سے کیا جائے جہاں تک چوتڑوں کے دبانے سے ہلکا سا درد بھی محسوس ہو۔ ایسا لگاتار تین ماہ تک کرتے چلے جائیں۔ اور قدرت کا تماشا دیکھیں۔ یہ نسخہ مرض کو بیخ و بنیاد سے اکھاڑ پھینکے گا۔

عرق النسا کی بے مثال دوا

عرق النسا جسے عام فہم زبان میں لنگری کا درد کہتے ہیں اور ریگن باؤ بھی کہا جاتا ہے اور انگریزی میں شیاٹیکا کے نام سے مشہور ہے۔ ایک نہایت ہی موذی مرض ہے جس سے انسان بعض اوقات بالکل ہی چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہتا۔ اور زندگی ایک وبال اور ناکارہ ہو جاتی ہے۔ تھوڑے وقفہ کے لئے تو اس درد کو فرق لانے والے ادویات مثلاً اسپرین، ف نکسین وغیرہ ہے مگر اس کا اثر گھنٹہ دو گھنٹہ سے اوپر نہیں رہتا۔

سوڈا سیلی سلاس اور سورنجان بھی اس مرض میں استعمال کی جاتی ہیں۔ مگر کوئی خاص فائدہ نہیں دیتیں۔ مختلف قسم کی مالش کا نسخہ کو بھی اس پر آزمایا گیا۔ مگر کوئی کارگر نہیں ہوئی۔

زنانہ سلف کے لوگ کوا کے چھاتی کی پسلیوں یعنی چھاتی کے پنجرے کی ہڈیوں کو کوے کے ڈھانچہ سے نکال کر گوشت و پوست سے بالکل صاف کر کے انہیں سایہ میں خشک کر کے ببول کی آگ کے سرخ انگاروں پر خوب سوختہ کرتے تھے۔ حتیٰ کہ وہ سفید براق ہو کر مثل بجھے ہوئے چونے کے سوختہ ہو جاتے پھر انہیں کھرل کر لیتے تھے جب وہ مثل بالائی ملائم ہو کر سفوف بن جاتا تو اُسے محفوظ کر لیا جاتا تھا اور مریض عرق النسا کو برنج ملکہ گاؤ میں دو تنکہ یعنی نصف رتی کی مقدار میں دیتے۔ اور ٹانگ کی مالش کے لئے پاؤ بھر استخوان پھر مذکورہ کو پکوڑوں کی طرح تل کر سوختہ کر لیتے اور جب وہ خوب سوختہ ہو جائیں تو انہیں کھرل میں معہ تیل کے پیس لیتے۔ استخوان مذکورہ قریباً ایک تولہ درکار ہوتی تھیں۔ جب وہ تیل یکساں ہو جاتا تو اُسے ہر شب بوقت درازی بستر ٹانگ پر مالش کرتے بہت جلد مرض کا قلع قمع ہو جائے گا۔ اب بھی پرانے ٹوٹکہ بازوں اور سنیاسیوں نے سفوف مذکور اور روغن کو مرض مذکورہ پر دینا شروع کیا ہے جس کا نتیجہ بہت ہی مفید ثابت ہوا ہے بلکہ کسی سنیاسیوں کو تو کہتے سنا گیا ہے کہ نسخہ مذکور ہمہ صفت و موصوف ہے۔ بلکہ تریاق عرق النساء ہے۔



کنٹھ مالا کا مجرب علاج



کنٹھ مالا کا یعنی ہنجران جسے انگریزی میں سکروفولا کہتے ہیں ایک نہایت ہی خبیث مرض ہے یہ بھی ایک قسم کا تپ دق ہوتا ہے اس کے جراثیم بھی تپ دق کے جراثیم کی ہی قسم سے ہیں جن کا اثر گردن پر ہو تو وہ کنٹھ مالا نمودار کرتے ہیں اسی لئے اسے اگر وہ پھوٹ نہ پڑی ہو تو اسے ٹیوبرکل گلینڈز بھی کہتے ہیں۔ اور اگر یہی جراثیم اپنا اثر پھیپھڑوں پر چھوڑ دیں تو اسے پھیپھڑوں کا دق اور اگر ہڈیوں پر چھوڑ دیں تو ہڈیوں کا دق اور اگر آنتوں پر چھوڑ دیں تو آنتوں کا دق یعنی ٹیوبرکل آف دی انٹسٹائن یا آنتوں کی گٹھلیاں یا مجرین کہتے ہیں۔ اب معالجین پوری طرح سمجھ گئے ہوں گے کہ یہ مرض کس قدر خطرناک ہے۔ کیونکہ پرانے وقتوں میں معالجین کو اس کے علاج میں بہت وقت ہوئی تھی اور بہت کم مریض اس سے شفایاب ہوتے تھے بلکہ مریض طرح طرح کی مصائب میں مبتلا ہو کر روز بروز لاغر کمزور اور مدقوق ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتے تھے۔ مگر اب دور جدید کی سائینس نے اس کے علاج میں کچھ نمایاں ترقی کی ہے اور نسبتاً کچھ زیادہ تعداد میں مریض شفا پاتے ہیں مگر تاہم بھی دور جدید کا علاج کچھ اس قدر قیمتی ہے کہ بہت سے مریض اپنی استطاعت نہ ہونے کی وجہ سے اور کچھ ناسمجھی کے کارن علاج جدید سے محروم رہتے ہیں۔

قدرت نے بنی نوع انسان کے لئے طرح طرح کی نعمتیں دنیا میں پیدا کی ہیں۔ ویسے اس مرض کے مریضوں کے لئے پرندہ کوا بھی ایک نعمت غیر مترقبہ ہے۔ کوا کے خون اور سفید پروں میں اس مرض کے دفع کرنے اور اس کے جراثیم کو ہلاک کو ہلاک کرنے میں پوری قوت حاصل ہے ایک تندرست اور جوان کوا کا خون لے کر اس میں اگر کشتہ استخوان کوا اور سفید پروں کی راکھ شامل کر لی جائے تو اس مرض کے تریاق کا حکم رکھتا ہے۔ طریق عمل عمل ملاحظہ ہو۔

ایک تولہ خون کوا کا لیں اس میں کوا کی ہڈی کا باریک برادہ تین ماشہ ڈال دیں اور کیلا کے تنے کا ایک پاؤ پانی شامل کریں ہر شہ کو اس وقت تک کھرل کرتے چلے جائیں کہ تینوں یک جان ہو کر خشک ہو جائیں اس کے بعد بھی عمل کھرل جاری رکھیں۔ جب تک مذکورہ بالکل ملائم مثل میدہ اور گندم نہ ہو جائے اسے محفوظ کریں اور بوقت ضرورت کشتہ ابرک سفید نیم رتی و سفوف مذکورہ

نصف رتی ملا کر مریض خنازیر کو ہر صبح مسکہ مادہ گاؤ میں ملا کر کھلا دیں۔ نیز خون کوا تین تولہ میں خاکستر چوب انگور یعنی انگور کی بیل خشک بغیر پتوں کے کی راکھ ۹ ماشہ کو کھرل کر کے یکجان کریں اور اس میں نیم تولہ روغن زرد مادہ گاؤ ملا کر مرہم سی بنالیں اس مرہم کو روزانہ ایک بار صبح و ایک بار بوقت شب باسی مقامی طور پر لیپ کریں۔ خالق باری کی دیا سے مرض مذکورہ بالکل ہی نیست و نابود ہو جائے گا۔ اور مریض شفا کامل حاصل کرے گا۔ واضح رہے کہ سفوف مذکورۃ الصدر ایک دفعہ کا بنایا ہوا صرف ایک سال تک قابل استعمال رہتا ہے۔ بعد کو کہ اس میں قوت قدرے باقی رہتی ہے مگر زیادہ اثر نہیں رکھتا۔ اس لئے ایک سال سے پرانا سفوف استعمال نہ کریں اور لیپ مذکورہ بھی ہر بار تازہ بنائیں۔

کوا کے ذریعہ ہڈی کے پھوڑے کا تریاق

ہڈی کا پھوڑا جسے ٹھنڈا پھوڑا بھی کہتے ہیں اور انگریزی میں کولڈ ایبسس کہا جاتا ہے بھی ایک نہایت مہلک قسم کا پھوڑا ہوتا ہے چونکہ یہ تپ دق کے جراثیم کی ہی پیداوار ہے جب تک دق کے جراثیم اپنا اثر ہڈیوں پر چھوڑتے ہیں تو ہڈی متعفن ہو کر بوسیدہ ہونی شروع ہوتی ہے اور وہاں اجتماع خون ہو کر پھوڑا بننا شروع ہوتا ہے جسے اگر کھلے طور پر چیر دیا جائے تو اس کا مندمل ہونا نہایت ہی مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے گو کہ دور جدید کی سائنس اور اس کے علاج اس پر ہمہ تن قابو پانے کی کوشش میں ہیں اور کچھ حد تک اس میں کامیابی بھی حاصل کی ہے مگر اس پر پوری طرح قادر نہیں ہوئے جیسے کہ پچھلے صفحوں میں آپ کو بتایا گیا کہ ان جراثیم کا قلع قمع کرنے میں کوا کو پوری قوت حاصل ہے اسی طرح اس مہلک پھوڑے کے علاج میں چونکہ یہ ایسے جراثیم سے پیدا ہوتا ہے اس لئے پورا اترتا ہے۔

ایک تندرست کوا کو ہلاک کریں اور اس کی جلد کو مع اس کے پروں کے علیحدہ کریں مگر خیال رہے کہ جلد کو اتارنے کے لئے بموجب رواج پیٹ کی طرف سے چاک نہ کریں بلکہ پشت کی طرف سے چاک کریں جب جلد اتر جائے تو پیٹ کی جلد کا وہ حصہ جس کے بیرونی طرف سیاہی

مائل سفید پر ہوتے ہیں محفوظ کریں۔ اس پھوڑے پر اس پیٹ والے حصے کی جلد کو معہ سفید پروں کے جس قدر کہ پھوڑے کا گھیر ہو اسی پیائش کی جلد باندھیں مگر واضح رہے کہ پروں والی طرف پھوڑے کے اوپر کی طرف ہو اور جلد کے استر والی طرف باہر کی طرف اوپر صاف کپاس رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ یہ جلد پرانی نہ ہو بلکہ جس دن باندھنی ہو اسی دن حاصل کی گئی ہو۔ ورنہ اس کی تاثیر قدرے کم ہوگی۔ زیادہ سے زیادہ تین چار دن تک پھوڑے پر یہ جلد باندھنے سے یہ پھوڑا پھٹ جائے گا۔ اور پیپ خارج ہونے لگے تو روزانہ ایک بار اس پھوڑا کو گرم پانی سے صاف کر کے اسی طرح جلد مذکور معہ پروں کے باندھتے چلے جائیں۔ اور مریض کو کھانے کے لئے کشتہ استخوان کوا۔ وکشتہ ابرک سفید ایک ایک رتی مسکہ مادہ گاؤ کے ساتھ ایک بار صبح کھلا دیں۔ مریض کو سبز پھل مثل انگور، انار، سنگترہ، سیب و دیگر مقویات از قسم مکھن بالائی دودھ انڈہ اور گوشت کھانے کو دیں۔ قریباً ایک ماہ اسی طرح سے عمل کریں۔ بفضل خدا ایک ماہ کے اندر اندر پھوڑا مذکور بالکل صاف ہو کر مندمل ہو جائے گا۔ اور مقامی بوسیدہ ہڈی بھی بالکل صاف ہو جائے گی اور جلد بالکل صاف ہو کر باقی جلد کے مشابہ ہو جائے گی۔ اب کسی چیز کے باندھنے کی ضرورت نہیں مگر کھانے کی دوائی برابر متواتر بلا ناغہ تین ماہ تک دیتے چلے جائیں۔ اور مقویات از قسم پھل دودھ گوشت انڈا وغیرہ بھی استعمال کراتے رہیں۔ مریض کی کمزوری بالکل رفع ہو جائے گی اور اس سے جو ہلکا بخار مریض کو ہو جایا کرتا ہے وہ بھی دفع ہو جائے گا اور صحت اعتدال پر آ جائے گی۔ مریض توانا اور بالکل تندرست ہو کر دعا گو ہوگا۔



کوا کے ذریعہ آنتوں کی گلٹیوں کا اکسیر علاج

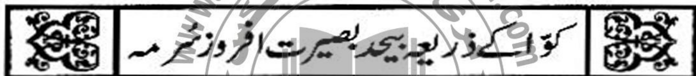


آنتوں کی گلٹیاں جسے پیٹ کی خنازیر یا انسٹائیکل گلینڈز یا ٹیوبرکل آف دی انٹسٹائن بھی کہتے ہیں آنتوں کا تپ دق ہے اس سے مریض کے پیٹ میں درد ہوتا ہے اور اکثر اسہال آتے رہتے ہیں۔ غذا ہضم محفوظ رہیں انہیں چاہئے کہ وہ دو تولہ بھنگرہ سیاہ دو تولہ آنولہ دو تولہ تر کوے کے سیاہ پر دو تولہ سرسوں لیں سب کو باریک کر کے کوٹیں یا پیسیں کہ اس قدر باریک

ہو جائے کہ ایک ململ کے کپڑے سے چھن جائے۔ ان تمام اشیاء کو کپڑے سے چھان کر انہیں روغن کنجد نیم سیر میں ملا دیں اور آگ پر رکھیں نرم نرم آنچ اس وقت تک دیتے رہیں کہ تمام اشیاء روغن میں جل کر بالکل سیاہ مثل کوئلہ کے ہو جائیں۔ پھر اس تیل کو اتار کر اس سیاہ ریت کو ایک ڈنڈا سے خوب پیسیں حتیٰ کہ یہ ریت اس میں خوب جذب ہو جائے۔ پھر اس تیل کو تین دن رکھ چھوڑیں اور پھر نتھار کر بوتل میں بھر لیں روزانہ بالوں پر ایک بار یہ تیل دو چار منٹ کے لئے ملیں آہستہ آہستہ بال سیاہ ہونے لگیں گے اور چار پانچ ماہ بعد جڑ سے سیاہ پیدا ہونے شروع ہوں گے اور پھر کبھی سفید نہ ہوں گے۔



روشن چراغ



کوا کے ذریعہ بیحد بصیرت افروز سرمہ

اندھیری جمعرات کی شب کو قریباً ۱۲ بجے ایک کوا کے گھونسلے پر پہنچیں اور کوا کو پکڑ کر گھر لائیں اُسے اندھیرے کمرے میں ایک پنجرے میں جو اس کے لئے پہلے ہی مخصوص کر رکھا ہو بند کر دیں صبح اٹھ کر رات کا اُبلا ہوا دودھ جو صبح ٹھنڈا ہو گا اس کوے کے آگے مٹی کے برتن میں پینے کے لئے رکھیں اور دن بھر اُسے دانہ دنکا ڈالتے رہیں۔ تین دن تک صبح دودھ جو حسب سابق رات کو اُبلا ہوا اور دن بھر دانا دنکا ڈالتے رہیں۔ چوتھی شب کے بارہ اور ایک بجے کے درمیان یعنی اتوار کی شب کو اس کے اوپر کے سیاہ پر نکال لیں اور کوا کو اسی وقت رات کو چھوڑ دیں مگر یاد رہے کہ اس اتوار کو پھر اندھیری کی شب جب ہو۔ صبح ان پروں کو اندھیرے کمرے میں ایک چینی کے برتن میں عرق گلاب ڈال کر بھگو کر رکھ دیں اور اوپر سے بھی چینی کے برتن سے ڈھانپ دیں۔ ایک ماہ یہ پر برابر عرق مذکور میں بھیگے پڑے رہنے دیں۔ واضح رہے کہ عرق گلاب اس قدر رہو کہ پر بالکل ہی ڈوبے رہیں اس کے بعد ان پروں کو نکال کر سایے میں خشک کر لیں جب وہ بالکل خشک ہو جائیں

تو ان دو پروں میں ایک ماشہ پھٹکری سفید و چھ ماشہ سرمہ سیاہ ڈال کر ان کو ایک پاؤ عرق برگ نیم کے ہمراہ پیسنا شروع کریں اور کئی دن تک خوب کھرل کریں۔ جب یہ بالکل پس کر ملائم ہو جائے تو اُسے کسی چوڑے منہ کی شیشی میں محفوظ کریں۔

ہر روز صبح و شام اس سرمہ کی دونوں آنکھوں میں ایک ایک سلائی لگائیں۔ بینائی بیحد بڑھ جائے گی اگر عینک لگانے کی عادت ہوگی تو بھی چھوٹ جائے گی بلکہ یہاں تک کہا گیا ہے کہ اگر چھ ماہ اسے متواتر آنکھ میں ہر صبح و رات کو سوتے وقت لگایا جائے تو دن کو تارے دکھائی دیں اگر اسے ایک ماہ متواتر آنکھ میں لگایا جائے تو تو ندھی یعنی رات کو نظر نہ آنے کے مرض سے چھٹکارا حاصل ہو کر رات کی نگاہ بحال ہو جاتی ہے اور پھر یہ مرض کبھی نہیں ہوتا۔



کوّا کے ذریعہ بانجھ عورت کو اولاد ہوتا



کسی ایسی مادہ کوّا کو تلاش کریں جو انڈے دے رہی ہو اس میں زیادہ جستجو کی ضرورت نہیں ہوتی جہاں کوؤں کے گھونسلے ہوں وہاں ان کی غیر موجودگی میں ان گھونسلوں کی اس طرح پر تلاشی لیں کہ ان کے تنکوں میں کوئی ہیر پھیر نہ ہو اور نہ ہی گھونسلے کی بناوٹ میں کوئی فرق آئے۔ ورنہ اگر کوّا کو شک ہوا کہ اس کے گھونسلے کو کسی نے چھیڑا ہے تو وہ اس گھونسلے کو فوراً چھوڑ دے گا۔ پانچ سات گھونسلوں کی تلاشی پر ضرور کوئی ایک ایسا گھونسلہ ملے گا۔ جس میں ایک دو انڈے موجود ہوں گے۔ ان انڈوں کو بھی نہ چھیڑیں غرضیکہ نہ تو گھونسلے کو اور نہ ہی اس کے اندر موجود اشیاء میں کوئی چیز چھیڑیں جو قابل شک ہو صرف ایسے گھونسلے میں دیکھ کر واپس چلے آئیں۔

پورنماشی کی رات کے دو بجے کے قریب اس گھونسلے میں نہایت آہستگی سے جائیں کہ کوّا کو بالکل کوئی بھی آہٹ نہ ہو وہ حسب معمول اپنے گھونسلہ میں آرام اور نیند میں

رہے۔ لیکن بیدار نہ ہو جائے اگر بیدار ہو گیا تو فوراً اُڑ جائے گا۔ آرام سے جا کر گرفت میں لے لیں اور اسے گھر میں آ کر بند کر چھوڑ دیں صبح اٹھ کر کوا مذکورہ کو روغن گاؤ مادہ میں گڑ کی شکر اور گندم کے نان کی شیریں چوری کھلائیں۔ جب وہ کھا چکے تو اس کے دو گھنٹے کے بعد کوا مذکور کی پانچ چھ بوند خون لیں اور اسے پانی کے ایک ٹب میں ڈال دیں اس پانی میں خون کوا کے علاوہ پانچ ماشہ قند سیاہ بھی ڈال دیں اس پانی کو لکڑی سے ہلا دیں تا کہ خون مذکور اور قند سیاہ پانی میں حل ہو جائیں اور نظر نہ آئیں اس پانی کو محفوظ رکھیں جب بانجھ کو ماہواری ایام ہوں یعنی حیض آ رہا ہو اس کے پانچویں دن کی صبح کو بانجھ اس پانی سے غسل لے اور اسی شب اپنے خاوند سے جفت ہو خداوند تعالیٰ کے فضل سے اسے حمل ٹھہرے گا اور وہ مدت حمل گذر جانے کے بعد ایک خوبصورت بچہ جنے گی جس کی عمر بھی کوا کی طرح دراز ہو گی اور وہ بچہ بلند بخت ہو گا۔

کوا کے ذریعہ شرطیہ لڑکا پیدا ہونا

ایک ایسی عورت جس سے ہمیشہ لڑکیاں پیدا ہوتی ہوں یا وہ جسے اسقاط حمل ہو جاتا ہو یا ایسی عورت جسے بچے پیدا تو ہوتے ہوں مگر زندہ نہ رہتے ہوں۔ چاہے کہ اُسے لڑکا پیدا ہو۔ اسقاط نہ ہو اور وہ لڑکا دراز عمر ہو تو وہ اکثر اپنی ناف پر کوا کے انڈا کی زردی کا لیپ کر کے اس کے تین گھنٹے بعد اپنے خاوند سے جفت ہو اگر ایسی حالت میں اُسے حمل ٹھہرے گا تو یقیناً اس کے لڑکا پیدا ہو گا۔ اس کا حمل یقیناً قائم رہے گا اُسے اسقاط حمل کا کوئی اندیشہ نہ رہے گا۔ لڑکا پیدا ہونے کے بعد دن سے اُسے چاہیے کہ روزانہ ہر صبح خود کھانا کھانے سے پہلے ایک چینی کے یا کانسی کے برتن میں دہی میں چینی ملا کر کوؤں کو کھلایا کرے اور اس کے بعد خود کھانا کھایا کرے لڑکا پیدا ہونے کے دن سے پورے ۱۶۶ دن تک ایسا عمل کرے تو اس کے بچے کی عمر دراز ہو گی اور وہ بہت کم بیمار ہو گا اور اس میں بے حد طاقت گویائی ہو گی۔



کوّا کے ذریعہ حیض کا باقاعدہ ہونا



آج کل اکثر عورتیں کمی حیض میں مبتلا ہیں یعنی کہ حیض کی مختلف تکالیف میں مبتلا رہتی ہیں جس عورت کو کمی حیض یا کثرت حیض یا بے قاعدگی حیض و درد کی تکالیف رہتی ہوں وہ متذکرہ بالا تکالیف کے لئے اماوس کی رات کو قریباً دس بجے شب کے درمیان کوا کے گھونسلا میں سے ایک کو پکڑ وائے۔ اسے ایام حیض کے وقت تک کسی پنجرہ میں اپنے پاس بند رکھے۔ اور روزانہ اُسے دانہ پانی بطور غذا دیتی رہے جب اس کا یوم حیض کا پہلا دن ہو تو اُس دن کی علی الصبح گرم دودھ مادہ گاؤ ایک پاؤ بھر میں کوا کے پاؤں بھگو کر نکال لے اور اسی دودھ کو گرم گرم پی جائے نیز اس کوا کے پروں میں سے ایک پر کھینچ کر نکال دے اور پھر اس کوا کو تین بار اپنی گردن کے گرد دائیں سے بائیں چکر دے کر پورب کی جانب چھوڑ کر اڑا دے۔ جب تیسرے دن پانچویں دن یا ساتویں دن فراغت حیض کا غسل لے جیسا کہ اس کی قوم میں مروج ہو تو بوقت غسل اپنے دائیں پاؤں کے نیچے اس پر کو اس وقت تک رکھے جب تک کہ وہ غسل سے فارغ ہو کر اپنے جسم کو صاف کر کے کپڑے نہ پہن لے پھر اسی وقت فوراً ہی کسی دریا یا ندی پر جا کر بہتے پانی میں آنکھیں بند کر کے اس پر کو ڈال دے اور جب آنکھیں کھولے تو اُس پر کی طرف نہ دیکھے اور الٹے پاؤں گھر واپس ہو آئے۔ اس دن کے بعد اُسے ہمیشہ ہی ایام ماہواری ٹھیک مقررہ وقت پر باقاعدگی کے ساتھ اعتدال میں ہو گی اور کسی قسم کی درد وغیرہ کی تکلیف ہرگز ہرگز نہ ہو گی اور اگر اس بے قاعدگی میں کوئی دیگر تکالیف ہیں تو وہ بھی رفع ہو کر صحت درست ہو جائے گی۔



در دِ زہ





یعنی بوقت وضع حمل بچہ کا مشکل سے پیدا ہونا



آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض اوقات وضع حمل بچہ باہر نہیں آتا اور حاملہ درد کے مارے بیقرار ہو کر تڑپ رہی ہوتی ہے دایہ سے کوئی چارہ نہیں ہوتا۔ ڈاکٹر لوگ آپریشن کرنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ بچہ پیٹ چاک کر کے باہر نکالا جاتا ہے حاملہ کی زندگی کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اور کبھی کبھی ایسی حالت میں حاملہ لقمہ اجل ہو جاتی ہے۔ ایسا وقت نہایت ہی نازک اور خطرناک ہوتا ہے۔ پناہ بخدا۔ جب اور جہاں کہیں بھی ایسا وقت اور خطرناک حالت درپیش ہو تو فوراً ہی تین چیزیں یعنی بیضہ کوا بیٹ کوا اور تازہ خون کوا مہیا کریں۔ بیضہ کوا کی زردی کو فوراً ناف اور پیروں پر شہد میں ملا کر لیپ کریں۔ شہد زردی بیضہ کے ہم وزن ہونی چاہیے اور خون کوا کی تین بوند جوشاندہ ہاؤبیر ۶ ماشہ گنری بوٹی ایک تولہ پودینہ خشک جنگلی ایک تولہ میں ملا کر پلا دیں۔ اور بیٹ کوا یعنی فضلہ کوا کو ایک مٹی کے برتن میں ایک تولہ بھر ڈال کر اس پر لال انگارے رکھ کر فرج حاملہ کو دھونی دیں۔ پندرہ بیس منٹ کے اندر بلا تکلیف وضع حمل ہو جائے گا اور بچہ پیدا ہوگا۔ حسب قاعدہ بچہ کو صاف کر کے محفوظ کریں اور زچہ کی تیمارداری کریں اگر خدانخواستہ بچہ مردہ پیدا ہو تو بچہ کو تجہیز و تکفین کے لئے لواحقین کے سپرد کریں۔ اور زچہ کو تین دن تک جوشاندہ مذکورۃ الصدر معہ تین دن بوند خون کوا دن میں تین بار پلاتے جائیں۔ جس سے عفونت رحم اور ہمہ قسم کی زہریں دور ہو جائیں گی۔ وضع حمل سے لے کر ایک ہفتہ تک مریضہ کو دودھ ہر گز نہ دیں اور اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو شوربا گوشت بکری دیں یا انگور تازہ کا رس یا انگور خشک کا جوشاندہ بطور غذا دیں۔



کوّا کے ذریعہ کالی کھانسی کا بےمثال علاج



کالی کھانسی جسے گُگر کھانسی بھی کہتے ہیں انگریزی میں اسے ہوپنگ کف کے نام سے پکارا جاتا ہے کہ نہایت ہی تکلیف دہ مرض ہوتی ہے مریض کھانستے کھانستے آپے سے باہر ہوجاتا ہے مُنہ سُرخ ہوجاتا ہے مگر اس کا دورہ ختم نہیں ہوتا۔ مریض کی کھانسی میں کتے کی ہوکی سی آواز آتی ہے اُلٹی آکر کھایا پیا نکل جاتا ہے بعض لوگ تو اُسے معیادی سمجھ کر کوئی علاج ہی نہیں کرتے اور بعض لوگ مہینوں علاج کرتے رہتے ہیں اور زرکثیر خرچ کر کے بہت ہی زیربار ہوجاتے ہیں بعض لوگ اس کے ٹوٹکے استعمال کرتے رہتے ہیں اور بعض جادوٹونے اور جنتر اور تعویذ سے کام لیتے رہتے ہیں بعض ستاروں سونا چاندی ٹھنڈا کرنے والے پانی پیتے رہتے ہیں۔

ڈاکٹر لوگ اس کے لئے بروما ئیڈز اور بیلاڈونا دیتے رہتے ہیں غرضیکہ مہینوں کے بعد اس مرض سے بیچارے مریض کو چھٹکارہ ہوتا ہے۔ اگر یہ مرض شیر خوار بچوں کو ہوجائے تو ان میں اکثر کی برداشت نہ کر کے تلف ہوجاتے ہیں۔ اور والدین کو داغ مفارقت دیتے ہیں۔

کوّا کے پنجے اس مرض کا بےمثال علاج ہیں جن سے یہ مرض پہلے روز سے ہی کم ہونا شروع ہوجاتا ہے اور ہفت عشرہ میں بالکل ہی رفع ہوکر مریض کو ہمیشہ کے لئے راحت ملتی ہے اور پھر عمر بھی یہ مرض نہیں ہوتا۔

کسی دریا یا ندی سے ایک برتن پانی کا بھرلیں۔ اور اسے ایک دن کے لئے بنا ہلائے سکون میں رکھیں تاکہ اس کی مٹی تہ نشین ہوجائے دوسرے دن اس پانی کو نتھار لیں اور پانچ دن تک اس پانی کو ایک مٹی کے مٹکا میں رکھیں۔ پانچویں دن ایک نرکوا پکڑ کر ایک برتن میں تھوڑا سا پانی لے کر اس کوا کے پنجوں کو نصف گھنٹے تک اس پانی میں بھگوئے رکھیں اور اس کی ٹانگوں کو ہلاتے رہیں۔ تاکہ پانی کے اندر اس کے پنجے ہلتے رہیں اور پانی بھی خوب ملط ہوتا رہے پھر اس کوا کو مریض کی گردن کے گرد تین چکر دے کر چھوڑ دیں اور اس پانی کو ایک چمچہ روزانہ علی الصبح مریض کو پلادیں۔ بےنظیر علاج ہے۔



کوّا کے ذریعہ برص کی معجز نما دوا



برص جسے پھلبھری بھی کہتے ہیں یہ مرض بھی اب عام ہوتا جاتا ہے اس سے جسم انسان کے منہ یا جسم کے کسی حصے پر سفید سفید داغ پڑ جاتے ہیں اور چہرہ یا دوسری جلد بہت ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ بعض لوگوں کا تو سارا چہرہ ہی سفید ہو جاتا ہے۔ اور بعض کے چہرے کی صورت اس قدر بگڑ جاتی ہے کہ دیکھنے والے اُسے بہت ہی نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتا ہے گو کہ اس کے لئے زمانہ جدید میں کچھ عجیب وغریب علاج تجویز ہوئے ہیں مگر سب بے سود پرانے وقتوں سے اس کا کچھ علاج داخلی وخارجی ہوتا چلا آتا ہے۔ البتہ اس سے کچھ ابتدائی حالات میں افاقہ ہو جاتا ہے مگر اگر مرض خفیف سا بھی بڑھ جائے تو اس سے بھی بالکل کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔

پہاڑی یا میدانی نر یا مادہ کسی بھی کوے کا پتہ لیں اُسے اُسی کوے کے خون میں اکیس دن تک کھرل میں چلاتے رہیں۔ وہ خشک ہو کر بالکل ہی سرخی مائل خاکستری رنگ کا نہایت ہی باریک ملائم سفوف بن جائے گا۔ اس کی ایک ایک رتی کی پڑیہ بنائیں برص کے مریض کو ہر شب سوتے وقت ایک پڑیہ آب چیتن ایک تولہ ہمراہ کھانے کو دیں۔ نیز کوا مذکورۃ الصدر کا جگر یعنی کلیجی سالم کی سالم نکال لیں اُسے روغن کنجد نیم سیر میں کھرل کریں۔ جب خوب کھرل ہو جائے تو اُسے آگ پر پکائیں۔ جب کلیجی جل کر نشین ہو جائے تیل کو آگ سے اتار لیں۔ ٹھنڈا ہو جانے پر تیل نتھار کر چھان لیں۔ اس تیل میں تین تولہ باوچی دو تولہ آنولہ خشک پیس کر ملا دیں اور اسے اُس وقت تک کھرل کرتے چلے جائیں کہ باوچی اور آنولہ اس میں مل کر یک جان ہو جائیں۔ مریض برص روزانہ ایک بار صبح وایک بار شب اس تیل کی برص کے داغوں پر دس پندرہ منٹ کے لئے مالش کرے یہ ہر دو مقامی واندرونی ادویات برابر تین ماہ تک استعمال کرتے چلے جائیں ہمیشہ کے لئے مرض رفع ہو جائے گا اور ادویات مذکورہ المدد تیسرے دن سے ہی معجزہ نما اثر دکھانا شروع کریں گی بعض مریضوں کے داغ تو ہفتہ بھر میں رفع ہو جاتے ہیں۔ مگر دوائی تین ماہ ضرور استعمال کریں۔



کوّا کے ذریعہ بوائی پھٹنا کا علاج



موسم سرما میں اکثر پاؤں پھٹ جاتے ہیں جسے عام زبان میں بوائی پھٹنا کہتے ہیں۔ اس مرض سے مریض کو بہت ہی سخت تکلیف ہوتی ہے اور بے چارہ مریض چلنے پھرنے سے سخت عاجز ہوتا ہے۔ بعض دفعہ تو یہ مرض اتنا بڑھ جاتا ہے کہ بستر پر پڑے ہوئے بھی مریض آہ وفغاں کیے بغیر نہیں رہتا اس لیے کسی شاعر نے بھی کہا ہے کہ جس کی ہیں پھٹی بوائی وہ کیا جانے پیر پرائی۔

اکثر تو عوام اس کو گرم پانی اور صابن سے دھو کر نرم کر لیتے ہیں اور اس پر موم یا ویزلین لگالیا کرتے ہیں مگر اس سے اس مرض کو کلی فائدہ نہیں ہوتا جب تک یہ دوائی لگی رہے قدرے افاقہ رہتا ہے مگر جونہی دوائی صاف ہو جاتی ہے مرض جوں کا توں تکلیف دینا شروع کر دیتا ہے۔

اگر شلغم کے پانی میں کوا کی بیٹ یعنی فضلہ ملا کر نہایت ہی باریک سی لئی بنالی جائے اور اُسے تین دن تک بوائی پر لیپ کیا جائے اور مریض تین دن بستر پر لیٹا یا بیٹھا رہے زمین پر پاؤں نہ رکھے تو تین دن میں ہی مرض بالکل مستقل طور پر رفع ہو جاتا ہے اور پھر اگلے سال نہیں ہوتا۔ مگر یہ لیپ ہر روز تازہ لگایا جائے۔ اگر موسم ایسا ہو کہ شلغم نہ مل سکے تو حنا سرخ میں کوا کی بیٹھ خوب پیس کر ملا لی جائے اور اس حنا کو رواجی طور پر تین گھنٹہ تک بھگو کر رکھ لیا جائے اور وہ حنا بوائی پر گہری سی لیپ کر دی جائے اور سارا دن وشب اسے خشک ہونے پر بھی نہ اتارا جائے دوسرے دن اسے خشک کر کے نیا لیپ کر دیا جائے اسی طرح تین دن کرنے سے بھی یہی اثر ہوگا۔ مرض تین دن میں ہی بالکل رفع ہو جائے گا۔ خشک جلد صاف ہو کر نئی جلد نکل آئے گی اور انشاء اللہ اس موسم میں نہ ہی دوسرے سال یہ مرض عود کر سکے گا۔ بلکہ ہمیشہ کے لئے ہی اس مرض سے خلاصی ملے گی۔ نہایت ہی مجرب علاج ہے۔



کوا کے ذریعہ کشتہ سیماب



مہوس لوگ کشتہ سیماب کے لئے دیوانے ہوتے ہیں کیونکہ ان کا عقیدہ ہے کہ اگر سیماب کشتہ ہو جائے تو اس کے کشتہ کو قلعی میں چرخ دے کر ڈال دیا جائے تو قلعی چاندی ہو جاتی ہے اسی دھن میں سیماب کو کشتہ بنانے کے لئے تجربات کرتے برسوں گذار دیتے ہیں اور ہزار ہا روپیہ و محنت برباد کر چکنے کے بعد بے ساختہ منہ سے کہہ اٹھتے ہیں۔

پارہ مارے نہ مرے گندھک تیل نہ دے

کتنے سادھو مر گئے تریں پا کے لگے

مگر کوا کے سر میں قدرت کاملہ نے پارہ کو کشتہ کرنے کی وہ قدرت کاملہ عطا کی ہے کہ انسان تجربہ کر کے جیسے نتیجہ دیکھتا ہے تو عش عش کر اٹھتا ہے۔

کچھ پارہ کسی ایلومونیم کے ایک کٹورہ یا کسی دوسرے قسم کے برتن میں ڈال دیں اس میں دو تین ماشہ پانی ملادیں اور کوے کے چار پر لے کر ان کا ایک پنکھا سا بنالیں اس المونیم کی کٹوری میں پارہ اور پانی کو ان پروں کے پنکھے سے پندرہ منٹ تک خوب ہلاتے جائیں جیسا کہ آپ اسے کھرل کر رہے ہیں یہ آہستہ آہستہ مٹیالے رنگ کا خاکستری ہو جائے گا۔ جب خاکستر ہو جائے تو اسے یعنی کٹورہ کو ایک صاف کپڑے کو باندھ کر ایک شب کے لئے رکھ چھوڑیں۔

دوسری صبح جب آپ اٹھ کر اس کپڑے کو کھول کر سیماب مذکورہ یا خاکستر سیماب کو ملاحظہ فرمائیں گے تو وہ سفید برف کی طرح چاندی جیسا قلم دار کشتہ ہوا ہوگا۔ انہیں مہوسوں کو دیں وہ بے حد خوش ہوں گے اور اس نسخہ کے جاننے کے سبب حد اصرار کریں گے بلکہ سینکڑوں روپیہ بھینٹ کرنے سے بھی دریغ نہ کریں گے۔ یہ وہ جانیں کہ اس سے قلعی چاندی بنے گی یا نہیں۔



کوّا کے ذریعہ آنکھ کا پھولا کاٹنے کیلئے بیش بہا تحفہ



آشوب چشم یعنی آنکھ دکھنا ایک عام بیماری ہے جس کے لئے شہری اور پڑھے لوگ تو آنکھ کو ایک نعمت اور ضروری اعضا سمجھ کر فوراً علاج کرتے ہیں جس سے انہیں جلد آرام نصیب ہوتا ہے مگر جاہل اور گنوار لوگ اُسے قدرت پر چھوڑ کر غافل اور بے پرواہ ہو جاتے ہیں اور کبھی کچھ معمولی سا علاج کر بھی دیتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ایک چوتھائی ایسے مریضوں کا آشوب چشم بگڑ کر رو ہے یعنی ککرے میں تبدیل ہو جاتے ہیں جس سے آنکھ کے ڈھیلوں پر مستقل سی خراش ہوتی رہتی ہے اور پانی بہتا رہتا ہے اس خراش کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ مریض آنکھ کو خراش رفع کرنے کے لئے ملتا رہتا ہے خراش اور رگڑ کے ماتحت ڈھیلے میں اور خاص طور پر کالے پردے یعنی قرنیہ جسے انگریزی میں کارنیہ کہتے ہیں زخم پڑ جاتا ہے۔ اور روز بروز وہ گھاؤ بڑھتا جاتا ہے تو نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ دباؤ پڑ کر آنکھ کی رطوبات ڈھیلہ سے خارج ہو جاتی ہیں۔ اور ڈھیلہ بیٹھ جاتا ہے اور بعض اوقات مریض زیادہ تکلیف میں علاج معالجہ کی طرف راغب ہوتا ہے تو جب اس کا گھاؤ مندمل ہوتا ہے تو اس کا سفید نشان مستقل طور پر پڑ جاتا ہے بعض اوقات تو وہ سفید نشان آنکھ کی بناوٹ کے ہموار ہوتا ہے اور بعض مریضوں میں بہت ابھرا ہوا ہوتا ہے جو آنکھ کو بہت ہی بدنما کر دیتا ہے اور اس میں بینائی بالکل نہیں رہتی ہے۔

بعض مریضوں میں مرض چیچک کے باعث بھی کوئی چیچک کا دانہ ڈھیلہ پر ہو جاتا ہے جب وہ دانہ پھٹ کر پیپ خارج کرتا ہے تو ایسی حالت میں بھی گھاؤ ہو کر آخر میں پھولا ہو جاتا ہے اس پھولا کو چیچک کا پھولا اور پہلے پھولا کو آشوب چشم یا رو ہوں یا دیگر زخموں کا پھولا کہتے ہیں۔

غرضیکہ دونوں میں اگر وہ پتلی کے سامنے ہوں بینائی جاتی رہتی ہے اور آنکھ بالکل ہی بدنما ہو جاتی ہے۔ کوّا کے ناخن چھ ماشہ نوشادر ۲ ماشہ لے کر دونوں کو الگ نہ گھسنے والی کھرل میں خوب پیس لیں۔ اور اس مرکب کو ایک مٹی کے صاف پیالہ میں ڈال کر پیالہ کو اس کے برابر کے ایک دوسرے مٹی کے پیالہ سے ڈھانپ دیں دونوں کے کناروں کو کپڑ اور ملتانی مٹی کے مرکب سے اس طرح لیپ کریں کہ دونوں پیالے ایک ہو جائیں اور ایک گول گیند کی مانند ہو جائیں۔

اب ان پیالوں کو ایک چولھے پر چڑھادیں اور نیچے ہلکی ہلکی آنچ کوئلوں کی دیں۔ جب پیالہ خوب گرم ہو جائے تو اندر کا مرکب گرم ہو کر پگھلے گا۔ اور آہستہ آہستہ جلنا شروع ہو گا۔ اس کا دھواں اوپر کے پیالے سے ٹکر کھائے گا۔ جب نیچے کا پیالہ کافی گرم ہو جائے تو اوپر کے پیالے پر ایک لٹھا چار تہہ کر کے پانی میں بھگو کر رکھیں اور جب وہ خشک ہونے لگے تو اُسے پھر بھگو کر اوپر رکھیں غرضیکہ اوپر کے لٹھا کو خشک نہ ہونے دیں یہ عمل برابر ایک گھنٹہ ہوتا رہے۔ نیچے والے پیالے سے ایک کا دھواں اوپر کے پیالے سے ٹکر کھا کر اوپر کے پیالے کے سرد ہونے کی وجہ سے جمتا جائے گا۔ اور جب آپ اس پیالہ کو اتار کر دونوں پیالوں کو علیحدہ کریں گے تو وہ سفید براق کی طرح بطور پھلا کے اس کی سطح سے لگا ہوا ہو گا جب پیالے ٹھنڈے ہو جائیں تو پیالوں کو نہایت آہستگی اور آرام سے علیحدہ کریں تا کہ کسی زوردار دھکے کے لگنے سے وہ مرکب کے دھواں کا پھلا نیچے کے پیالہ میں گر کر ضائع ہو جائے اس پھلا کو محفوظ کریں اور کھرل میں خوب پیس کر سرمہ بنالیں اس سرمہ کو پھولا کے مریض کے آنکھ میں روزانہ سلائی کے ذریعہ ایک بار لگادیں۔ بہت جلد تھوڑے عرصہ میں پھولا کٹ جائے گا۔ اور آنکھ مثل تندرست آنکھ ہو جائے گی۔ نہایت ہی مجرب ہے یاد رہے کہ چیچک کا پھولا اس سرمہ سے درست نہ ہو گا۔



جب انسان بوڑھا ہو جاتا ہے تو تمام اعضاء کمزور ہو کر ڈھیلے ہو کر معطل ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ غذا بمشکل ہضم ہوتی ہے۔ اس کا خون کم بنتا ہے۔ بدن ڈھیلا ہو جاتا ہے۔ بینائی کمزور ہو جاتی ہے گوشت و پوست میں جھریاں پڑ جاتی ہیں چلتے پھرتے پسینے کی سکت جاتی رہتی ہے کثرت خراج بلغم شروع ہو جاتا ہے۔ اور سمجھدار بوڑھا کہتا ہے کہ

گور میں لٹکائے بیٹھے پاؤں ہیں

بن میں اب جا کر بساتے گاؤں ہیں

سیماب ایک ایسی دھات ہے کہ اگر اسے جسم میں جذب کیا جا سکے تو انسانی کایا کلپ ہو جاتا ہے ایک تولہ عمدہ سیماب یعنی پارہ لیں دو تولہ گیہوں کے آٹا کی ایک روٹی پکا دیں گرم گرم روٹی میں دو تولہ بورا یعنی کھانڈ ملا کر سیماب مذکور بھی اس میں ڈال دیں اور ایک چینی کے برتن میں تینوں اشیاء کو ڈال کر ان تینوں کو آپس میں خوب ملنا اور مسلنا شروع کریں۔ روٹی ریزہ ریزہ ہو کر کھانڈ سے مل کر چوری سی بن جائے گی۔ اور پارہ سرمئی رنگ کا سفوف ہو کر اس چوری میں جذب ہوتا جائے گا اس وقت تک برابر ملتے اور مسلتے جائیں کہ تمام کا تمام پارہ خاکستر ہو کر اس میں بالکل جذب ہو جائے۔

اس روٹی، بورا اور سیماب کی مرکب چوری کو کسی ایک کوا کو کھلا دیں۔ اور اس کوا کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور روزانہ اس کی ضرورت کے مطابق دانہ دنکہ اور پانی وغیرہ دیتے رہیں۔ آپ کی تین اشیاء کی مذکورہ چوری جب اس کے معدہ میں پہنچ کر ہضم ہونا شروع ہو گی تو اس کے معدہ کا کیمیاوی فعل اس سیماب کو اس غذا سے علیحدہ کرے گا اور اس کے خاکستر کو پھر منجمد پارہ کی صورت میں تبدیل کر دے گا۔ پانچ چار دن میں معدہ کی رطوبت اور اس کی حرارت سے عمدہ پارہ سخت سے سخت ہو کر چاندی کی شکل میں منجمد ہو جائے گا۔ اور بالکل گول گولی کی شکل میں ہو جائے گا۔ مگر آپ ایک ہفتہ تک انتظار کریں اور ایک ہفتہ گذر جانے کے بعد کوا کے معدہ کو چاک کریں تو آپ کو اس کے معدے سے چمکدار سیماب کی گولی ملے گی اس گولی کو اپنے پاس محفوظ رکھیں اور ہر روز اسے صاف پانی سے دھو کر ایک سیر دودھ روزانہ گرم اس میں ڈال دیں دیا کریں اور اس دودھ کو دس منٹ تک خوب ہلائیں کہ گولی سالم دودھ میں چکر لگاتی رہے۔ دودھ کے ٹھنڈا ہو جانے پر گولی کو نکال لیں اور دودھ کو پی جائیں۔ جوں جوں آپ یہ دودھ پئیں گے توں توں دن بدن آپ کی بھوک بڑھتی جائے گی اور آپ ایک اچھے نوجوان کی سی غذا کھا کر ہضم کرنے لگ جائیں گے آپ کے چہرے کی رنگت سرخ ہوتی جائے گی۔ جسم کی جھریاں رفع ہونی شروع ہو جائیں گی۔ اعضاؤں میں طاقت بڑھ کر جوانی کی سی چستی آتی جائے گی قریباً ایک سال کے بعد آپ اپنا معلوم کریں گے کہ آپ ایک پچیس سالہ جوان ہیں۔ غرضیکہ جملہ قسم کے اعضاء ایک بار نئی زندگی پائیں گے اور پھر آشنا و نا آشنا آپ کو بڑھاپے سے جوان دیکھ کر ششدر و متحیر ہوگا۔ آپ کا یہ تغیر بقول کسی کے چلا ہوگا بلکہ یہ ایک حقیقی کایا کلپ ہوگی آپ ایک نئی شادی کرنے کے قابل ہوں گے اور حقیقی جوان ہوں گے۔ زمانہ سلف کے لوگ اس گٹکا کو حاصل کرنے کے لئے دور دراز کا سفر کر کے اس کی تلاش کرتے تھے اور اس وقت کے

راجہ مہاراجہ لوگ اس کے بتانے والوں کی تلاش کرا کر اسے خاص طور پر تیار کراتے تھے اور اس سے مستفید ہو کر محظوظ ہوتے تھے۔ اس گنکا کا راز جاننے والے اسے اپنے سینہ میں محفوظ کر لیتے تھے۔ اور کسی قیمت پر بھی اس کا راز کھولنے کو تیار نہ ہوتے تھے۔ ... نہیں اپنی جان پر ہی کھیلنا پڑے۔ ہاں البتہ ایسے شاگرد جوان کی ساری عمر خوب سیوا کرتے تھے اُن پر مرتے وقت ایسے قیمتی اسرار کھل جاتے تھے اسے ہناوہ اور پر لطف زندگی حاصل کریں۔



کوا کے ذریعہ پسندیدہ شادی کرنا



ہندوستانی رواج کے مطابق جو شادیاں ہوتی ہیں وہ اکثر والدین کی مرضی پر منحصر ہوتی ہے لڑکے یا لڑکی کا چناؤ ماں باپ ہی کرتے ہیں اور وہ آپس میں ایک دوسرے سے بات کر کے معاملہ طے کر لیتے ہیں اس میں زیادہ تر شادیاں بالکل ہی بے جوڑ ہوتی ہیں۔ لڑکا لمبا ہوتا ہے اور لڑکی پستہ قد لڑکا دراز قد تو لڑکی ٹھگنی لڑکا تعلیم یافتہ تو لڑکی ان پڑھ لڑکا گورا خوبصورت تو لڑکی سیاہ فام لڑکی حسین و جمیل لڑکا بھدا بھونڈا۔ لڑکا پچاس سالہ بوڑھا اور لڑکی ۱۴ سالہ جوان وغیرہ وغیرہ جس کا نتیجہ عام طور پر بہت ہی خراب ہوتا ہے۔ خاوند بیوی میں ان بن ہو کر روز کا فساد کھڑا ہو جاتا ہے جس سے عام طور پر برادری میں رسوائی اور بعض حالتوں میں مقدمہ بازی تک نوبت پہنچتی ہے۔ اور کبھی کبھی تو اقدام خودکشی اور قتل تک نوبت پہنچتی ہے اس تمام خرابی کا موجب صرف والدین کی ناشناسی اور نافہمی ہے۔ رواج کے مطابق اکثر اس کے شکار ہوتے رہتے ہیں۔ یورپین ممالک میں ایسی بے جوڑ شادیاں بہت کم ہوتی ہیں۔ والدین کو بیوی یا خاوند کے چناؤ میں کوئی دخل نہیں ہوتا۔ اور نہ ہی وہاں ہندوستان کی طرح ان بچوں کی شادیاں ہو جاتی ہیں جنہیں ابھی کپڑا پہننا یا روٹی کھانا بھی نہ آتا ہو وہاں نابالغ بچوں کی شادی قانونی منع ہے۔ اگرچہ ہندوستان میں بھی چند سالوں سے کمسنی کی شادی کو ممنوع قرار دیا گیا ہے اور شاردا ایکٹ نافذ کر کے اس خرابی کا تدارک کیا گیا ہے۔ مگر تاہم ابھی یہاں اس قانون پر سختی سے عمل نہیں ہو رہا۔ اور اگر کہا جائے کہ قانون تو ہے مگر عمل قطعی نہیں صرف قانون قانونی کتب تک ہی محدود ہے تو بیجا نہ ہوگا حقیقت یہ ہے کہ اگر خاوند اور بیوی سن بلوغت کو پہنچ کر پوری عقل و ادراک سے اپنا جیون ساتھی کا انتخاب کریں تو ایسی

شادی پائیدار۔ محبت سے لبریز جیون اور گرہست کو سورگ میں ڈھالنے والی درازی عمر کی حامی اور گرہست کا حقیقی اور سکھ مل ہو سکتا ہے۔ اب ہندوستان کے نوجوان اور صنف نازک دونوں اس خواہش کی طرف رجوع کرتے چلے جا رہے ہیں اور چاہتے ہیں کہ اُن کی شادی اُن کے پسندیدہ جوڑے سے ہو اور ان میں سے دونوں یا کوئی ایک اپنی پسند کا انتخاب کرتے ہیں۔ مگر جوڑے کے والدین میں سے کوئی اس میں امر مانع ہوتا ہے۔ اور بے چارہ جوڑا یا ان میں سے کوئی ایک اپنی زندگی سے نالاں عمر بھر آہ وفغاں میں رہتا ہے اور بعض حالتوں میں تو بے مراد ہو کر دم توڑ جاتا ہے۔ یا ایسے واقعات ہو جاتے ہیں جو آپ لوگوں سے چھپے نہیں ہیں وغیرہ وغیرہ۔ اگر کوئی یہ چاہتا ہے کہ اس کی شادی اس کی مرضی کے مطابق اس کے منتخب جوڑے سے ہو تو وہ سنیچر وار کی دوپہر بارہ بجے سے لے کر دو بجے تک ایک کوا پکڑے اور اُسے منگل وار تک ایک پنجرہ میں بند رکھے اور اُسے اس کی ضرورت کے مطابق دانہ دنکا ڈالنے میں یاد رکھیے کہ اُسے ایک مرتبہ روزانہ دودھ تھوڑا اور قدرے دہی کھلائے دونوں میں شہد یا چینی ملی ہو۔

منگلوار کی رات بارہ اور ایک بجے کے درمیان اُس کی چھاتی چاک کر کے اس کا دل نکال لے۔ اور قبرستان کو اس کو دفن کر دے جس کا رہگذر سے اپنا چہیتا محبوب اکثر گذرتا ہو اس راستہ کے درمیان میں اس کوے کے دل کو اس راہ کی مٹی میں قریب تین چار انچ گہرا دبا دے خود بھی اس راہ پر اکثر دو تین دفعہ روزانہ گذرا کرے اور جب کبھی وہ اپنے محبوب کے سامنے ہو تو اس سے اخلاق اور خلوص کے ساتھ اپنا رستہ پیدا کرے۔ جب کبھی پہلی دفعہ بھی منتخب کا دایاں پاؤں مدفون کوے کے دل پر پڑے گا تو اس کا دل پورے خلوص سے چاہنے والے کی طرف راغب ہوگا اور اس کی زبردست خواہش ہوگی کہ وہ اپنا دل و جان اس کے حوالے کرے چاہے اُسے اس کے لئے کیسی ہی قربانی کیوں نہ دینی پڑے جب وہ اپنا رابطہ و پریم بڑھا لے گا اور شادی کا خواہشمند ہوگا اس طرح ایک دوسرے سے خلوص بڑھنے اور بے حجابی اور بے تکلفی ہو جانے کے بعد اگر کوئی امر مانع نہ ہو تو وہ ایک دوسرے سے شادی کر سکتے ہیں اگر والدین یا برادری یا کوئی دیگر امر مانع نہ ہو تو وہ ایک دوسرے سے شادی کر سکتے ہیں اگر والدین یا برادری یا کوئی دیگر امر مانع ہو کر سد راہ ہو تو ان میں سے مذکر کو چاہئے کہ مثل سابق سنیچر کی رات کو ایک کوا حاصل کرے اور اسے منگل کی درمیانی شب

چاک کر کے اس کا دل نکال لے اسے صاف کر کے دھوپ میں بند رکھ کر خشک کرے و نیز اُسی کوے کی پیٹ کا ایک سیاہ پر بھی اتارے جمعہ یعنی شکروار کی دوپہر مانع ہستی کو ملنے کے لئے جائے اور اپنی دائیں جیب میں متذکرہ بالا کوا کا دل اور دستار میں متذکرہ پر کو باندھ لے ایسی حالت میں جب وہ سد راہ کو ملے گا اور اس سے اس موضوع پر کلام کرے گا تو اس کے کلام میں ایک خاص اثر شکتی پیدا ہو جائے گی اور اس چاہے کتنے سے کتنا پتھر دل ہی کیوں نہ ہو فوراً ایک ہی ملاقات میں اس کا دل موم کی طرح پگھل جائے گا۔ اور بجائے مخالفت کرنے کے امداد پر اتر آئے اور اس کی مدد کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کرے گا۔ بلکہ اگر اس کے راستہ میں اگر کوئی دوسری چھوٹی بڑی رکاوٹ ہوگی تو اُسے بھی وہ خود ہی ہٹانے کی کوشش کرے گا اور اس وقت تک دم نہ لے گا جب تک وہ اُسے پایہ تکمیل کو نہ پہنچا دے یعنی کو خود ہی مددومعاون ہو کر اس جوڑے کی شادی ہو جائے گی اور یہ جوڑا عمر بھر نہایت پریم سے اپنی عمر گذارے گا اور دونوں کا ایک دوسرے سے اتنا انس ہوگا کہ دونوں ظاہرا تو دو قالب ہوں گے مگر حقیقی طور پر ایک جان ہوں گے۔

کوا کے ذریعہ مقدمہ میں یقینی کامیابی

مقدمات کئی قسم کے ہوتے ہیں جنہیں اقساموں میں موسوم کیا جائے۔ (۱) دیوانی (۲) فوجداری (۳) مالی۔ دیوانی مقدمات میں روپیہ پیسہ کا لین دین اور جائیدادوں کے جھگڑے وراثت اور دوسرے قسم کے حقوق کی حفاظت ہوتی ہے۔ فوجداری مقدمات میں جرائم یعنی مارپیٹ۔ قتل و غارت۔ لوٹ مار۔ چوری چکاری۔ دھوکا دہی۔ رشوت خوری۔ مکروفریب۔ ریاکاری۔ حرص کاری، جوابازی، غبن، تحریر شکنی وغیرہ کا سدباب ہوتا ہے۔ مالی مقدمات اکثر زرعی جائیدادوں مالیہ فراہمی فصل وغیرہ سے متعلق و حق رسی سے متعلق ہوتے ہیں۔ ہندوستانی عدالتوں میں اکثر دادرسی ہو جایا کرتی ہے مگر بعض اوقات نادانستہ طور یا غلط فہمی کی وجہ سے حق تلفی بھی ہو جاتی ہے جس کے لئے عدالت عالیہ بھی موجود ہیں جہاں معاملہ صاف ہو کر انصاف ہو جاتا ہے مگر بعض اوقات بااثر اور سرمایہ دار لوگ اپنے اثر اور سرمایہ کی طاقت سے جھوٹ موٹ کی شہادتیں پیدا کر

کے درحقیقی شاہدوں کو ذرا دھمکا کر اور لالچ دے کر عدالتوں کو دھوکا دے کر اور جھوٹ کو سچ بنا کر عدالتوں سے نادانستہ طور پر حق تلفی اور بے انصافی کرا لیتے ہیں اور بہت دفعہ تو بہت سے سخت سے سخت مقدمات اختراع کر لیئے جاتے ہیں جن کا بالکل وجود ہی نہیں ہوتا۔ بلکہ وہ وقوعہ جس کا طوفان کھڑا کر لیا جاتا ہے کبھی وقوع پذیر ہوا ہی نہیں ہوتا۔ یہ سب کچھ ظالم لوگ صرف اپنے اقتدار سے کراتے ہیں جس کے سبب معصوم اور بے گناہ شخص یا تو سخت سے سخت سزا پا جاتے ہیں یا ان کی حق تلفی ہو جاتی ہے۔ ایسے مظلوم لوگ جب کبھی کسی کے ظلم کا شکار ہو کر اگر کسی مقدمہ میں پھنس جائیں تو اسے چاہیے کہ ہر منگلوار کے دن چار اور پانچ بجے شام کے درمیان خالص گھی چینی اور گندم کی روٹی کی چوری تیار کرے اور کوؤں کو خوب کھلائے اور جس دن اس کے مقدمہ کی تاریخ پیشی ہو تو کسی کوے کا لمبا پر جو اس کی پیٹھ سے لیا ہوا ہو اپنی دستار میں باندھ کر اپنے دائیں جیب میں ڈال کر روبرو عدالت میں پیش ہو جو کچھ بھی وہ مقدمہ کے متعلق عدالت کے روبرو بیان کرے گا عدالت پر اس کا بہت ہی اثر ہو گا اور یقیناً عدالت کو اس کے معاملہ میں پوری دلچسپی ہو گی اور اس سے مروت و انصاف کرنے میں توجہ دے گی۔ عدالت کے باہر بازار مکان یا کسی دوسری جگہ پر اگر کوا کا پر اپنی دستار میں باندھ کر یا اپنی دائیں جیب میں ڈال کر انہیں راہ راست پر لانے کی کوشش کرے گا تو یقیناً ان لوگوں پر بہت گہرا اثر ہو گا آپ کا دل نرم ہو گا اور ان کا ضمیر نیکی طرف رجوع کرے اور وہ اس کے برخلاف مقدمہ سے اجتناب کرے گا گواہان اس کے حق میں ہو جائیں گے مگر واضح رہے کہ جب تک مقدمہ کا فیصلہ نہ ہو جائے جیسے کہ اوپر ذکر کیا گیا ہے مرغن اور شیریں آرد گندم کی چوری کوؤں کو ضرور کھلائی جائے اور ہر کس و ناکس سے بزم اور الفت سے پیش آئے اپنی طبیعت کو بھی نیکی دوستی کی طرف راغب رہے۔ انتقام کا خیال ہرگز دل میں نہ لائے اور اگر ایک کوا کا دل دشمن کے رہگذر میں زمین میں دو چار انچ گہرا دبا دیا جائے تو دشمن جب کبھی بھی اس زمین پر دایاں قدم رکھے گا جس میں کہ دل مذکور دفن ہے تو فوراً خیال دشمنی سے باز آئے گا اور جہاں تک ہو سکے گا اگر کوئی معاملہ عدالت میں ہے تو حاضری عدالت سے اجتناب کرے گا۔



کوّا کے ذریعہ امتحان میں پاس ہونا



ہر انسان چاہتا ہے کہ وہ کسی بھی امتحان میں جس کو وہ دے رہا ہو کامیاب ہو۔ چونکہ اس امتحان کی تیاری میں ایک شخص نے سخت دماغی اور جسمانی محنت کی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ بعض امتحانات کی تیاری کے لئے تو زر کثیر بھی خرچ کرنا پڑتا ہے۔

امتحانوں کی تیاریاں اپنا شاندار مستقبل اور منبری بنانے کے لئے کی جاتی ہیں۔ اور اگر امتحان میں ناکامیابی نصیب ہو تو جہاں مالی نقصان ہوتا وہاں محنت بھی ضائع جاتی ہے۔ نیز مستقبل بھی تاریک ہو کر متعلقین اور احباب میں شرمندگی اور رسوائی ہوتی ہے۔ ان تمام نقصانات سے بچنے کے لئے جہاں یہ ضروری ہے کہ ایک شخص تیاری امتحان میں یقینی کامیابی حاصل کرنے کے لئے کوشش کا مفصلہ ذیل عمل بھی کام میں لائے۔

چودھویں کے چاند کی رات جب سورج غروب ہو رہا ہو یا نہ معلوم ہی روشنی ہو تو عین اسی وقت ایک کوّا کو پکڑے اس کے گلے میں سرخ رنگ کا ایک سوتی تاگا باندھیں جس کو مختلف مقامات پر سات گانٹھیں دی گئی ہوں۔ گانٹھیں نرم ہی دیں تاکہ بوقت ضرورت انہیں کھولا جا سکیں۔

اس کوّا کو ایک اچھے خاصے پنجرے میں بند رکھیں اور روزانہ اُسے دانہ دنکا ڈالیں اس کے پینے کے لئے اس کے پنجرہ میں جو پانی رکھیں اس میں تھوڑا سا شہد ملا ہونا چاہئے۔ تاکہ وہ پانی خفیف سا شیریں ہو جائے۔

اسی طرح جب تین دن اس پرندہ کو اس پنجرہ میں گذر جائیں تو تیسرے دن عین اسی وقت جس وقت کے اُسے پکڑا گیا تھا۔ اسی علاقہ میں چھوڑ دیں جہاں کہ اس کی رہائش تھی۔ اس تاگا کو محفوظ رکھیں جس دن کہ امتحان دینے کے لئے جانا ہو اس دن پاک وصاف ہو کر تخلیہ میں کامیابی امتحان کے لئے دعا بھی مانگتے جائیں اور تاگے کی گانٹھوں کو بھی ایک ایک کر کے کھولتے جائیں۔ جب تمام گانٹھیں کھل جائیں تو اس تاگا کو دائیں بازو پر باندھ لیں اور پھر جس وقت جی چاہے امتحان کو جائیں یقیناً اس دن کو امتحان میں کامیابی ہوگی اگر امتحان بہت دن سے زیادہ ہوتا ہے تو

اسی طرح پہلے ہی اتنے کوے پکڑ کر اتنے ہی گانٹھ دار تاگے مہیا کر کے محفوظ رکھیں اور ہر امتحان کے دن ایک تاگا اٹھا کر اس کی گانٹھیں حسب معمول کھول کر دائیں بازو پر باندھ کر بوقت امتحان جائیں۔ ہر روز نیا تاگہ گانٹھیں کھول کر باندھنا ہوگا۔ اور جب امتحان سے واپس ہوں تو بازو سے تاگا اتار کر کسی ندی یا کنواں میں پھینک دیں بلا خطا امتحان میں حسب منشاء کامیابی ہوگی۔



کوّا کے ذریعہ فوری طور پر ملازمت حاصل کرنا



آج کل پڑھے لکھے لوگ خصوصاً اور عوام عموماً بے روزگاری کا شکار ہو کر ملازمت کے لئے مارے مارے پھرتے ہیں اور ملازمت کا ملنا محال ہو رہا ہے۔ اور دوسری طرف اخراجات کی زیادتی اور گرانی نے لوگوں کا بھوم نکال رکھا ہے۔ ملازمت حاصل کرنے کے لئے لوگ طرح طرح کی سفارشیں کرواتے اور رشوتیں پیش کرتے رہتے ہیں نیز بعض لوگ تو اس کے لئے دور دراز کے سفر کے اخراجات میں بھی دب جاتے ہیں۔ غرض یہ کہ ہر طرح کی مصیبتیں اور خرچ برداشت کرنے کے باوجود بھی محروم ہو کر ہار جاتے ہیں اور تھک کر جی چھوڑ بیٹھتے ہیں ایسے مایوس لوگوں کو چاہئے کہ بروز جمعرات جب سورج درمیان میں ہو یعنی دوپہر کے وقت ایک کوا کو پکڑ کر گھر لا کر اسے ایک پنجرہ میں محفوظ رکھے اور اُسے غذا وغیرہ دیتا رہے۔ اتوار کی صبح اسے دہی میں چینی ملا کر کھلائے دوپہر کو اس کے پیالے میں ابلے ہوئے چاول جن میں قدرے دودھ اور چینی ملی ہو کھانے کے لئے ڈالے شام کو اس کے کھانے کو ناریل کی گری کے پانی میں تر کیا ہوا کچھ باجرہ اور جوار کا اناج اس کے برتن میں ڈالے دوسری صبح سورج نکلنے سے پہلے اُسے گیہوں کی میٹھی اور مرغن روٹی کھلائے اس کے بعد اس کے پوست میں سے ایک بوند خون لے کر کسی برتن میں محفوظ رکھ چھوڑے اور اس کی پیٹھ کا ایک سیاہ پر نکال کر محفوظ کرے۔ جب کبھی ملازمت کے لئے کوئی درخواست لکھنی ہو تو اُسے ٹائپ کرا کے یا دستی لکھ کر اپنے نام یا دستخط کرتے والی جگہ جس سیاہی سے اپنا نام لکھے اس سیاہی میں کوا کے پوست سے حاصل کیا ہوا خون متذکرہ بالا کی بوند جو پہلے ہی محفوظ ہے اس سیاہی میں ڈال کر ملا دے اور بطور قلم ایسی قلم کو استعمال کرے جو اس کوا کے پر سے تیار کی گئی ہو۔ جو پہلے سے متذکرہ بالا طور محفوظ کیا گیا تھا۔ اس طرح سے لکھی ہوئی ملازمت کی

درخواست کو سائل جہاں کبھی بھی ارسال کرے گا اُسے فوراً ہی وہاں سے بلاوا ملے گا۔ اور کہ جب بھو جب بلاوا آ جائے تو اُسے چاہیئے کہ پرندکور جس کی قلم بنائی گئی تھی کہ کچھ بال الگ کر اور روئی میں قدرے زعفران ملا کر پڑیہ بنالے اور اس پڑیہ کو اپنی دائیں جیب میں رکھ لے اور روانہ ہو۔ جب جائے مقررہ پہنچے تو چاہے کوئی دفتر ہو یا دوکان اس میں داخل ہوتے وقت خیال رکھے کہ اس کا دایاں پاؤں ہی پہلے اندر داخل ہو ایسے کرنے پر جو بھی سوال ہوگا اس کا جواب باثواب دیگا جسکا دوسرے پر بہت ہی اثر ہوگا اور اُسے حسب خواہش پہلی ملاقات میں ہی فوراً ملازمت مل جائے گی۔ اور اس طریقہ سے حاصل کی ہوئی ملازمت مستقل ہوگی۔ اور اُسے اس ملازمت میں وقتاً فوقتاً خوب ترقی ملتی رہے گی۔ افسران خوب خوش رہیں گے اور اس ملازمت میں وہ دن دوگنی رات چوگنی ترقی کرے گا۔ عوام اس کی اس ترقی اور حیرتناک کامیاب کو دیکھ کر تعجب کریں گے۔

کوّا کے ذریعہ ملازمت میں ترقی پانا

جب کبھی کوئی شخص کسی ملازمت میں ہو اور اُسے عرصہ سے ترقی نہ ملی ہو یا جب کبھی ترقی کا موقع آئے تو وہ محروم رہ جائے اور مایوس ہو تو اُسے چاہیئے کہ ہر صبح ایک ہفتہ تک علی الصبح شیریں چاول کوؤں کو ڈالے تو وہاں کھانے کے لئے کوؤں کے غول کے غول اکٹھے ہو جائیں گے۔ ہر بار مٹھی بھر کر چاول کی اس طرح ہوا میں اُڑا کر پھینکے کہ کوّے ہوا میں جھپٹ جھپٹ کر چاولوں کو پکڑنے کی کوشش کریں خوب ایک دوسرے سے ٹکرائیں اور چاولوں کو پکڑنے کے لئے خوب جدوجہد کریں۔ ایسے بار بار اڑنے اور خوب زور شور سے جدوجہد کرنے میں اس کے کچھ چھوٹے چھوٹے پر زمین پر گرتے رہیں گے جب کوّے چاول کھا چکنے کے بعد چلے جائیں تو زمین پر بکھرے ہوئے اس کے پروں کو چُن لے اور اُن میں سے سفید سفید پر جو کہ اکثر کوّا کے پیٹ والے حصہ کے ہوتے ہیں الگ علیحدہ کر کے محفوظ کر کے اس طرح ہر صبح ہفتہ بھر کرنے سے اس کے پاس کافی پر اکٹھے ہو جائیں گے۔ یہ پر نہایت ہی نرم ہوتے ہیں اُن پروں کو خالص شہد میں بھگو کر اور موم کو گرم کر کے پگھلا کر اور ان شہد آلود پروں کو اس موم کے ذریعہ ایک تاگا سا بنائیں اور اُسے خوب خشک کر لے جب کوئی ترقی کے لئے درخواست لکھنی ہو۔ یا کسی بااختیار شخص کی ملاقات پر

جاتا ہو تو بوقت تحریر اس تاگا کو دائیں کلائیں پر باندھ کر درخواست لکھیں یا بوقت ملاقات بھی اسی طرح یا تاگا دائیں کلائی پر بندھا ہونا چاہیے۔ جونہی درخواست شخص مجاز کے پاس پہنچے گی تو فی الفور منظور ہوگی۔ اور اگر ملاقات ہوگی تو بھی شخص مجاز اسے فوراً منتخب کر کے اور خوش ہو کر ترقی سے سرفراز کرے گا اور اس کی مراد بر لائے گا۔

کوّا کے ذریعہ حریف کو نیچا دکھانا

حریف یعنی مدمقابل کسی قسم کے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض تو جسمانی کام کے ہوتے ہیں۔ اور بعض دماغی اور زبان کی نوک گفتار سے تعلق رکھتے ہوتے ہیں۔

اگر کوئی شخص چاہے کہ میں اپنے مدمقابل کو چاہے وہ کسی قسم کا ہی کیوں نہ ہو پوری طرح سے شکست فاش دوں تو اسے چاہیے کہ اگر اس کا مقابلہ جسمانی مثلاً کشتی، دوڑ، وزن اٹھانا یا بعض کھیلوں کے مقابلہ وغیرہ کا ہوتا تو اپنے ہاتھ کی دونوں ہتھیلیوں اور پاؤں کے تلووں پر کوے کی چربی کا ہلکا سا لیپ کر کے مالش کر لے۔

اگر مقابلہ دماغی قسم کا ہو تو اپنے ماتھے یعنی پیشانی کے درمیان بطور تلک اپنے دائیں ہاتھ کے انگوٹھے سے بے معلوم سا تلک لگا دے اور اگر مقابلہ بول چال یا گفتار سے متعلق ہو جیسا کہ اکثر بحث مباحثہ میں ہوتا ہے تو ایک زندہ کوے کی چونچ کو پکڑ کر کسی پھل یعنی سیب، انگور، ناشپاتی، امرود وغیرہ میں زور سے تین بار دبا کر نکال لے یا کوئی ایسا پھل لے لے جسے کوا نے خود بخود درخت پر لگے یا کسی دکان یا ٹوکری میں پڑے ہوئے تین چونچ ضرور ماری ہو ایسے پھل کو کھا لینے کے ایک گھنٹہ بعد مقابلہ پر جائے۔ متذکرہ بالا عملیات کے پڑھنے سے چاہے کسی قسم کا مقابلہ دماغی، جسمانی کیوں نہ ہو اور مدمقابل کتنے سے کتنا سخت بہادر کیوں نہ ہو یقیناً فتح اور کامیابی ہوگی بلکہ مدمقابل مقابلہ پر آتے ہی زبان لکنت کھائے گی جسم سے لرزے گا اور دماغی طور پر اس کے دماغ کا توازن ہرگز قائم نہ رہے گا۔ خوب واہ واہ ہوگی۔ اور عزت بڑھے گی۔ مراد حاصل ہوگی۔



کوّا کے ذریعہ دشمن کو شکست فاش



آج کے زمانے میں لوگوں میں اتنا حسد پیدا ہو گیا ہے کہ ایک دوسرے کو ترقی کرتا یا سا ہو کار ہوتا یا کسی دوسری طرح پھلتا پھولتا دیکھ کر برداشت نہیں کر سکتا اور ہمیشہ اسی کوشش میں رہتا ہے کہ کسی طرح وہ اسے نقصان پہنچائے ذلیل کرے اس کے راستے مسدود ہوں اور برباد ہو جائے بلکہ بعض لوگ تو فطرتاً ہی کچھ اس مزاج کے واقع ہوتے ہیں کہ وہ بلا غرض و بلا واسطہ دوسرے کو نقصان پہنچانے کے درپے ہوتے ہیں ایسے لوگوں سے بچنے کے لئے انسان کو چاہئے کہ اپنی حفاظت کے لئے ضرور کوئی تدارک کرلے اور محفوظ رہے۔ کیونکہ بعض اوقات تو ایسے حاسدوں اور دشمنوں سے انسان آگاہ ہی نہیں ہوتا اور وہی لوگ اندر ہی اندر درپے آزار تکلیف دیتے ہیں۔

چاند کی پہلی رات کو جب چاند دکھائی دے اس کی دوسری صبح سویرے ایک کوّا کو پکڑے اور اسے چار دن تک پنجرہ میں بند رکھیں اور اسے غذا وغیرہ دیتے رہیں۔ پانچویں دن اس کا پیٹ چاک کر کے اس کے دل کو نکال لیں۔ اور باقی کے جسم کو کسی جنگل میں جا کر دفن کر دیں۔ مگر یاد رہے کہ اسے دفن کرنے کے لئے اپنے گھر سے مغرب کی طرف جس طرف کو سورج غروب ہوتا ہے جائیں۔

اس کے دل کو انگوری سرکہ میں دو دن تک ڈبو کر رکھ چھوڑیں۔ تیسرے دن اُسے سرکہ سے نکال کر پانی سے خوب صاف کر ڈالیں پھر اسے سورج کی تپش میں اس طرح خشک کریں کہ یہ گل سڑ نہ جائے جب یہ بالکل خشک مثل ریشہ کے ہو جائے تو اسے روغن چمبیلی ڈال کر تر کریں اور اس پر خالص سندور کا لیپ کر دیں۔ اسے ایک لکڑی کی ڈبیہ میں محفوظ کریں اور ہر جمعرات کی شب رات پر ایک بوند روغن چمبیلی ڈال کر دو تین رتی سندور خاص چھڑک دیا کریں اور ڈبیہ کو بند کر کے دو تین بار خوب ہلا دیا کریں۔ ایسا کرنے سے سندر اور روغن چنبیلی اس کے گرد اگرد لپٹ کر اس میں جذب ہو جائے گا۔ اسے اپنے گھر کی صندوق یا الماری میں محفوظ رکھ چھوڑیں صرف ہفتہ میں ایک بار جمعرات کو ہی نکال کر اس پر روغن چنبیلی اور سندور لگا یا کریں۔

جب تک یہ دل آپ کے گھر پر رہے گا آپ پر آپ کی اولاد پر یا آپ کی جائداد پر کوئی جادو یا گنڈا تعویذ کسی قسم کا کوئی اثر نہیں کر سکتا۔ اور نہ ہی کوئی نقصان پہنچا سکتا ہے بلکہ جو شخص بھی آپ یا آپ کے کنبہ اور جائداد کے در پے نقصان ہوگا اور جس قسم کا عمل کریگا وہی نقصان اُسے خود برداشت کرنا پڑے گا۔ اور وہ عمل اُلٹا اسی پر اثر پذیر ہوگا۔ نیز جب کبھی آپ کسی مسافت پر جائیں تو آفات سفر سے بچنے کے لئے اور اپنے سفر کے مقاصد میں کامیاب ہونے کے لئے اسے اپنے ساتھ لے جائیں اور اسے اپنی دائیں جیب میں رکھیں۔ سفر کامیاب ہوگا اور ہمہ قسم کے آفات اور آلام سے محفوظ ہوں گے۔



زیادتی پیشاب یعنی سلسل بول کیلئے بے نظیر نسخہ



جب انسان کے اعضاء ڈھیلے ہو جاتے ہیں یا اعصاب یعنی پٹھے کمزور ہو جاتے ہیں فعل گردہ میں نقص واقع ہوتا ہے یا مثانہ کمزور پڑ جاتا ہے تو بعض انسانوں میں پیشاب کی زیادتی ہو جاتی ہے اور بعض کو پیشاب تھوڑا تھوڑا کر کے بہت دفعہ کرنا پڑتا ہے۔ پیشاب ایک ہی دھار باندھ کر نہیں آتا اس کی تیزی ہلکی پڑ جاتی ہے۔ اور کبھی بوند بوند کر کے گرتا ہے۔ ایسی حالت کو علم طب میں سلسل بول یعنی پیشاب کی زیادتی اور انگریزی میں ڈوایا بیٹیس کہتے ہیں۔

واضح رہے کہ ذیابیطس شکری ایک دوسری مرض ہے اس میں بھی پیشاب بہت دفعہ اور زیادہ خارج ہوتا ہے اگر اس میں پیشاب کے ساتھ شکر نکل کر خارج ہوتی ہے جو پیشاب کے کیمیاوی امتحان کرنے سے صاف نظر آتی ہے نیز اس مرض میں مریض کو پیاس کی بھی زیادتی ہوتی ہے اور اگر شکر زیادہ خارج ہو تو مریض جس جگہ پیشاب کرے وہاں اکثر چیونٹیاں اور مکوڑے جمع ہو جاتے ہیں نسخہ زیر تحریر ذیابیطس شکری کے لئے نہیں ہے صرف مسلسل بول ایسی پیشاب کی زیادتی کے لئے بے حد مفید و مجرب ہے۔

ایک کوا کو پکڑیں اسے چاک کر کے اس کی چند استخوان خاص کر ٹانگوں کو نکال لیں اور زمین اچھی طرح صاف کر کے خشک کر کے محفوظ کریں۔ نیز اس کی کھوپڑی میں سے تھوڑا سا اس کا

بھیجا یعنی دماغ حاصل کریں بھیجا کو اسپرٹ ریکٹی فائڈ یا شراب انگوری میں چند دن گھونیں۔ ایک ہفتہ بعد بھیجا اسپرٹ یا شراب میں سے نکال کر باہر پھینک دیں۔

اس اسپرٹ میں ہڈی مذکور بالا کو نیم کوفتہ کر کے کھرل کریں حتے کہ نہایت ہی باریک ہو کر مثل سرمہ ہو جائے۔ اب اس ہڈی کے سفوف کو ایک کورے مٹی کے پیالے میں ڈال کر اوپر سے ایک پیالہ سے ڈھانپ دیں اور پیالے کو ملتانی مٹی کا لیپ کر کے ہر طرف سے کنارے اس کے بند کر دیں اور جب وہ خشک ہو جائے تو پانچ سیر اوپلہ جنگلی کے درمیان رکھ کر آگ دیں جب آگ سرد ہو جائے تو پیالہ مذکور نکال کر سفوف علیحدہ کریں دسے کھرل کر کے پھر سرمہ سا کر لیں اس میں اس کے برابر کے وزن کہ کشتہ بیضہ مرغ ملا دیں اور دونوں کو کھرل میں ڈال کر خوب مرکب کریں۔

سلسل بول کے مریض کو روزانہ صبح ایک رتی کے قدر مسکہ مادہ گاؤ میں ملا کر کھلا دیں۔ سرد اشیاء سے پرہیز کریں اور جہاں تک ہو سکے۔ مرغن اور مقوی اشیاء اور خشک میوہ جات کا استعمال کریں۔ ایک ہفتہ میں زیادتی پیشاب رفع ہو جائے گی اور پیشاب کا خارج ہونا اعتدال پر آ جائے گا۔ مثانہ میں وہ قوت ہو گی کہ شاید دبا رہے۔



کوا لے کے ذریعہ





ذیابیطس یعنی بول شکری کا مجرب اور لاثانی علاج



پچھلے اوراق میں آپ کو بتایا گیا ہے کہ ذیابیطس شکری اور سلسل بول دو علیحدہ امراض ہیں حالانکہ دونوں میں سب سے بڑی علامات پیشاب کی زیادتی ہے۔ مگر سلسل بول میں پیشاب میں شکر خارج نہیں ہوتی اور ذیابیطس میں پیشاب میں شکر کا خارج ہونا ایک لازمی علامت ہے۔

سلسل بول کمزوری اعصاب اور اعضاء کے ڈھیلے پن سے ہوتا ہے مگر ذیابیطس مرض میں رطوبت لیلیہ کا کم اخراج باعث مرض ہے ہمارے جسم میں ایک اعضا معدہ کے نزدیک ہے

ہے جسے انگریزی میں پنکریاس کہتے ہیں۔ اس لبلبہ کا فعل خاص ایک رطوبت خارج کرتا ہے۔ جو خون میں مل کر ہمارے جسم میں موجود شکر کو جو ہماری غذا سے پیدا ہوتی ہے کو ہضم اور تحلیل کر کے اسے چربی وغیرہ میں تبدیل کر دیتی ہے اور اگر یہ شکر ہضم نہ ہو یعنی اپنی صورت بدل کر جسم کا حصہ نہ ہو تو وہ لازمی طور پر پیشاب میں خارج ہوتی رہتی ہے تو ایسی صورت میں پیشاب کی زیادتی ہو جاتی ہے اور مریض روز بروز سخت لاغر ہوتا رہتا ہے اور اس کے علاوہ اسے شب چراغ یعنی حصہ پھوڑا یا سنوتیا بند چشم وغیرہ امراض ہو جاتے ہیں۔ اگر ذیابیطس کے مریض کو کوئی دوسری خراش وغیرہ ہو کر زخم ہو جائے تو بوجہ خون میں شکر کے زیادہ ہونے کے زخم مذکور کا مندمل ہونا مشکل بلکہ ناممکن ہو جاتا ہے۔ ہڈیاں گلنی شروع ہو جاتی ہیں اور زخمی اعضاء کو اپریشن کر کے کاٹنا پڑتا ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ کہ مریض شبانہ روز طرح طرح کی مصیبتوں کا شکار ہو کر لاغر و نحیف ہوتا جاتا ہے اور بالآخر قوما یعنی غشی ہو کر مریض کی موت واقع ہوتی ہے۔ یہ مرض دنیا میں نہایت ہی موذی منحوس مانا گیا ہے بلکہ کہا گیا ہے کہ یہ مرض کیا ہے عذاب دوزخ ہے پناہ بخدا۔

اگرچہ اہل یورپ نے اس کے لئے طرح طرح کی ادویات ایجاد کی ہیں اور فضلاء فن طب اور ویدک نے بھی اس کے لئے سینکڑوں نسخے تجویز کئے ہیں مگر تاہنوز کوئی ایک دوا یا نسخہ یقینی کارگر نہیں ہوا۔ البتہ اہل یورپ نے اس کے لئے لبلبہ کے رس سے ایک دوائی موسومہ انسولین ایجاد کی ہوئی ہے جسے جلدی پچکاری کے ذریعے جسم انسان میں داخل کیا جاتا ہے۔ مگر وہ بھی ایک عارضی [illegible] ہے۔ جب تک اس کا استعمال ہوتا رہے شکر کا خارج ہونا موقوف رہتا ہے مگر جونہی اس کا استعمال بند ہو تو شکر کا اخراج پھر سے شروع ہو جاتا ہے اس دوائی کے استعمال میں احتیاط اور سمجھ کی سخت ضرورت ہے چونکہ اس کے استعمال کی زیادتی بھی ایک خطرناک چیز ہے استعمال میں بھی [illegible] چکر آنا اور غشی ہو جاتی ہے۔ اور بعض اوقات مریض راہی ملک عدم ہوتا ہے۔

[illegible] موذی مرض سے نجات حاصل کرنے کے لئے عالمان چرند پرند نے ایک نہایت ہی مجرب نسخہ اس طرح بیان کیا ہے کہ ایک کوا کو پکڑ کر اسے ایک ہفتہ تک معمولی غذا کے علاوہ بکرے کے لبلبہ کے گوشت کا قیمہ [illegible] ہر روز برابر دانہ کے کھلاؤ۔ اور بعد ایک ہفتہ کے کوا کو [illegible] کر کے اس کا چھ ماشہ بھیجہ [illegible] تولہ جگر اور دو تولہ لبلبہ لو۔ ان تینوں چیزوں کو انگور کے

ایک پاؤ اس رس میں جو تین ماہ پہلے نکال کر بند بوتل میں رکھا گیا ہو۔ میں ڈال دو۔ اس انگور کے رس میں ہر تین چیزوں کو پانچ دن تک ڈوبا رہنے دو۔ بوتل بند رہنی چاہئے۔ مگر روزانہ ایک دو بار بوتل کو ہلا دینا لازمی ہے۔ پانچویں دن اس رس میں سے تینوں چیزوں کو نکال کر پھینک دو اس رس کو لاٹنگ پیپر سے فلٹر کر کے ایک شیشہ کے کارک والی بوتل میں ڈال کر رکھو۔

ذیابیطس کے مریض کو چاہئے وہ نیا یا پرانا چاہے اُسے تھوڑی شکر خارج ہوتی ہو یا زیادہ جامن کے ایک تولہ رس میں اگر موسم جامن نہ ہو تو جامن کے پتوں کے تین ماشہ رس میں نو ماشہ پانی ملا کر انگوری رس دس بوند ہونا چاہئے۔ ایک آدھ کا کم بیش ہو جانا کوئی مضائقہ نہیں رکھتا۔

جونہی مریض اس رس کو لینا شروع کرے گا توں توں اس کی شکر کا اخراج کم ہوتا چلا جائے گا۔ کمی و بیشی مرض کے مطابق ہفتہ سے لے کر پندرہ دن تک شکر کا اخراج قطعی بند ہو جائے گا۔ اور مریض روز بروز صحت مند ہو کر توانا اور خوشرو ہوتا چلا جائے گا۔ اگر اسے شکر کی وجہ سے دوسرے عارضے زخم وغیرہ ہو گئے ہوں گے تو وہ بھی مندمل ہونے شروع ہو جائیں گے۔ ایک ماہ اسے استعمال کر کے ترک کر دینا چاہئے۔ اور پھر ایک ماہ کا وقفہ دے کر ایک ماہ کے لئے پھر استعمال کریں۔ اس طرح تین بار کا استعمال کامل شفا کا حامل ہے۔



کوا کے ذریعہ چور خود بخود چوری بتا دے



عام طور پر چھوٹی چھوٹی گھریلو چوریاں واقع پذیر ہوتی ہیں۔ جو اکثر پردیسی لوگ کا یا رشتہ دار عزیز و اقربا یا واقف کار گھر میں آنے جانے والے لوگ کر لیا کرتے ہیں۔ انسان نہ کسی کو پکڑ سکتا ہے اور نہ ہی رشتہ ناطے کے خوف اور مفت کے بگاڑ کے ڈر سے کسی کا نام لیکر شبہ کر سکتا ہے۔ گو کہ بعض جیوتشی یا رمال لوگ اپنے علم اور فن سے لاتعداد چوریوں کا سراغ لگاتے ہیں۔ اور مشکوک لوگوں کا پتہ دیتے ہیں۔ جن کی وجہ سے قریباً پانچ سات فیصدی چوریاں برآمد ہو جاتی ہیں مگر اکثر ناکامیابی ہی ہوتی ہے۔

اس کے لئے ایک نہایت ہی سہل اصول تجویز یہاں بیان کی جاتی ہے۔ایک مادہ کو سے کی بیٹھ لیں اسے سایہ اور اندھیرے میں خشک کریں۔ جب وہ خوب خشک ہو جائے تو اسے ایک کھرل میں پیس لیں اس میں سے ایک تولہ سفوف لیکر نیم کے پتوں کے رس میں کھرل کریں جب یہ لئی ہو جائے تو سرکنڈہ کے چھوں کے چند تنکے لے کر اس رس میں بھگو دیں جب یہ رس آلود تنکے خشک ہو جائیں تو ان تنکوں کو اڑھائی اڑھائی انچ کے حصوں میں بانٹ لیں۔ جب کسی کے ہاں کوئی چوری ہو گئی ہو تو اس کے گھر پہنچیں اور اس سے دریافت کریں کہ اس کے مکان پر چوری سے پہلے کون کون آیا تھا یا کس کس کے آنے کا شبہ ہو سکتا ہے۔ نیز اسے کس کس پر معمولی شک بھی ہے۔ جن لوگوں کا نام وہ بیان کرے ان لوگوں کو وہاں بلوا لیں۔ سب کو ایک قطار میں بٹھا دیں اور ہر ایک کو کہہ دیں کہ وہ ان تنکوں میں سے ایک ایک لے لے۔ اور ساتھ ہی انہیں جتلا دیں کہ سب تنکے لمبائی میں ایک جتنے ہیں۔ اچھی طرح سے دیکھ لو ناپ لو۔ اور سمجھ لو کہ تم میں سے جو بھی چور ہوگا اس کا تنکا لمبائی میں بڑھ جائے گا۔

اس طرح تنکے تقسیم کرنے کے بعد ایک تنکا خود اٹھا کر ہر مشکوک کی بائیں آنکھ میں بطور سلائی ایک بار پھیرتے جائیں اور انہیں آنکھیں بند کرا کر پانچ منٹ کے لئے بٹھا دیں۔ شرطیہ اُن میں اگر کوئی چور ہوگا یا چور کا ساتھی ہوگا یا راز چوری سے واقف ہوگا فوراً ہی اٹھ کر آپ سے علیحدہ کچھ بیان کرنے کی کوشش کرے گا اور تخلیہ میں سب راز کھول کر رکھ دے گا ورنہ اگر چور نہایت ہی غیرت مند اور شرم دار ہوگا تو وہ اس ڈر سے کہ اس کا راز کبھی نہیں چھپ سکتا۔ اور کہ اس کا تنکا ضرور طویل ہو گیا ہے تنکے کا تھوڑا سا حصہ توڑ ڈالے گا۔

پانچ منٹ کے بعد آپ انہیں کھولنے کو کہیں اور ان کے تنکوں کو ایک ایک کر کے پیمائش کرتے جائیں اور لیتے جائیں۔ جس کا تنکا چھوٹا ہوا ہے پکڑ لیں۔ اور علیحدگی میں اس کو کہیں کہ تم چور ہو مال دے دو۔ وہ بلا حیل وحجت مال حوالے کر دے گا۔ یا راز بتا دے گا۔ غرضیکہ اگر اس اکٹھ میں کوئی بھی چور ہے سب کچھ بتا دے گا اور مال مل جائے گا آزمودہ اور ملتا چور تستر ہے۔



کوّا انتر کے ذریعہ دفینہ حاصل کرنا



پرانے زمانے میں اور آج کل کے لوگوں میں بھی فالتو روپیہ پیسہ، زیورات اور قیمتی اشیاء کو زمین میں دبا رکھنے کی ایک خاص فطری عادت ہوتی ہے۔ جو کہ ان کا خیال ہوتا ہے کہ بوقت ضرورت نکال لئے جائیں گے یا بوقت موت اپنے وارثان کو بتا دیئے جائیں گے مگر بہت دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ مریض کو آخری دم تک اپنے بچنے اور شفا پانے کی امید ہوتی ہے اور وہ اس امید میں آخری دم تک اپنے راز کو عیاں نہیں کرنا چاہتا ہو۔ مگر نتیجہ کیا ہوتا ہے کہ مریض لقمہ اجل ہو جاتا ہے اور اس کا راز دفینہ کسی کو معلوم نہیں ہوتا۔ یا بعض اوقات دفینہ کو دفن کرنے والا شخص کہیں باہر مر جاتا ہے یا فوراً ہی بلا خبر دیئے دل کے فیل ہو جانے سے یا کسی فوری قوت سے فوت ہو جاتا ہے تو بھی اس کے دفینہ کی ورثاء ان کو کوئی خبر نہیں رہتی ہے۔

بعض دفعہ تو وارثان کو صرف اتنا علم ہوتا ہے کہ ہمارے بزرگ نے کچھ نہ کچھ دفن کیا ہوا ہے مگر انہیں اس کا مقام معلوم نہیں ہوتا۔ تو ایسے لوگ بھی نامراد رہتے ہیں۔ ایسے دفینوں کے لئے چاہے اس کا علم ہو یا نہ ہو۔ اگر کسی کو شبہ ہو کہ ہمارے رشتہ دار نے کوئی دفینہ کیا ہوا تھا تو ایسے دفینہ کو حاصل کرنے کے لئے ایک ایسے نر یا مادہ کوا کو پکڑیں جس قسم کی جنس سے دفن کرنے والا کا تعلق رکھتا تھا یعنی کہ اگر دفن کرنے والا مرد ہے تو نر کوا اور اگر عورت ہے تو مادہ کوا پکڑیں۔ اسے ایک پنجرہ میں بند کر کے تین دن متواتر معمولی غذا کے علاوہ ایک بار روزانہ اس وقت کچھ شہد پانی میں گھول کر گیہوں کی روٹی کے ریزے تر کر کے کھلا دیں۔ چوتھے دن اس کوا کو ہلاک کر کے اس کا سر بمعہ اس کی چونچ کے علیحدہ کر لیں اور باقی نعش کو دفن کر دیں یا پھینک دیں۔ اس سر کو ایک لکڑی کی ڈبیہ میں بند کر کے کسی اندھیری کوٹھری میں بغرض خشک کرنے کے رکھ دیں۔ تقریباً چالیس دن بعد اس ڈبیہ کو کھول کر دیکھیں تو وہ سر بالکل خشک ہو چکا ہوگا اور اس میں کوئی تعفن وغیرہ بھی نہ ہوگا۔ اور اگر اس قدر وقت گذرنے پر بھی اس میں کوئی تعفن ہو یا نمی نظر آئے تو دس دن کے لئے پھر اسی طرح بند کر کے چھوڑ دیں تو بلا خطا سر حسب ضرورت کے مطابق ہوگا۔ اب اس میں کوئی شک و شبہ کی گنجائش نہیں۔

اس خشک سر کو صرف ایک دن کے لئے جمعہ کے دن کھلا ایک گھنٹہ کے لئے دوپہر کی

چمکتی دمکتی دھوپ میں رکھیں۔ اس میں دس بوند عرق گلاب خالص اور ایک ماشہ شراب انگوری ڈال کر ڈبیہ کو بند کر دیں۔ ہر مہینہ میں ایک شب ایسی آتی ہے جو دوسرے مہینے کی راتوں سے زیادہ اندھیری اور سیاہ ہوتی ہے۔ اس شب کو شب دیجور کہتے ہیں۔

شب دیجور کی نصف شب کو جب بارہ ایک بجے کا وقت ہو تو اس ڈبیہ کو اس کھاٹ کے سرہانے جہاں کہ آپ سویا کرتے ہیں۔ ایک فٹ نیچا گہرا کھود کر دفن کر دیں۔ اور ہر شب اسی کھاٹ پر سویا کریں۔ مگر یاد رہے کہ آپ کا سرہانہ مشرق کی طرف ہو اور پینتی مغرب کی طرف۔

جتنے دن تک ڈبیہ میں اس کو خشک ہونے میں خرچ ہو رہے تھے اتنے دن تک ایسا کرتے چلے جائیں۔ ان ایام کے اندر اندر آپ دیکھیں گے کہ آپ کو خواب میں اپنے اس بزرگ کی ملاقات ہوگی۔ جس نے دفینہ دفن کیا تھا۔ وہ بزرگ آپ کو بلا کم و کاست اس دفینہ کا سبب راز حرف بہ حرف بتا دے گا۔ اور یہ بھی بتائے گا کہ اس میں کیا کیا مدفون ہے اور اس نے اس مال کو کہاں کہاں سے حاصل کیا بلکہ شاید یہاں تک بھی ہو جائے کہ آپ کو خواب کی حالت میں پکڑ کر اس مدفون کے اوپر جا کر کھڑا کر دے اور کہے کہ مقام کو نشان کرو۔

جب آپ بیدار ہوں گے تو یقیناً اس مقام کو کھودنے سے آپ کو دفینہ مذکور ہی ملے گا۔



کوّا کے ذریعہ عمل حُب کالا جواب تنتر



روٹھا ہو جن جہاں بھی ہوگا خود بخود خلوص دل سے آئیگا

دنیا میں با آرام زندگی بسر کرنے کے لئے جہاں ہمہ قسم کی دنیاوی سہولیات دولت اور صحت کا ہونا لازمی ہے وہاں ایک حقیقی دولت یعنی جیون ساتھی بھی چاہے مرد ہو یا عورت جن کا ایک دوسرے سے شدید اور خاص پریم ہونا بھی اشد ضروری ہے۔ چونکہ اگر ایک ایسا ساتھی ہوگا تو اس سے راز و نیاز کی باتیں دنیاوی صلاح و مشورہ دکھ سکھ کا ساتھ گفت و رفتار چل سکے گی۔ ورنہ اکیلی زندگی بھی انسان کے لئے اجیرن ہوتی ہے۔ دنیا میں دوست تو بہت ہیں اور خاص کر دولتمند کے تو سب دوست اور ساتھی بلکہ سیوک بھی جتنے کو ہر وقت تیار رہتے ہیں مگر یہ سب مطلب پرست و خود غرض اور مایا سے نند۔ ہوتے ہیں ان لوگوں کی چاپلوسی کے باعث تکلیف ہوتی ہے۔ اس کا نتیجہ برا ہوتا ہے۔ یہ

مطلب کے بندے وقت ضرورت اتنا نقصان پہنچاتے ہیں کہ اس کی تلافی مشکل ہوتی ہے۔ اسی لئے تو بزرگوں نے کہا ہے کہ نادان دوست سے دانا دشمن اچھا ہوتا ہے۔ میں کہوں گا کہ مطلب پرست دوستوں سے ایک غریب حقیقی شدھ ہردے کا جن ہزار درجہ بہتر ہے۔ جو دکھ سکھ کا ساتھی اور خاص بہی خواہ ثابت ہوتا ہے۔ اس لئے لازمی ہے کہ اپنی زندگی کو آرام دہ بنانے کے لئے جہاں باقی دنیاوی سہولیات کو حاصل کرنے کی کوشش کرے وہاں اپنے لئے ایک جیون ساتھی یا حقیقی دوست تلاش کرنے میں کوئی کمی نہ کرے۔ اور اُسے اس پرکھ سے منتخب کرے کہ جو ہمہ صفت موصوف ہو۔

یاد رکھیے کہ اپنے بازاری دوستوں میں سے اگر کوئی روٹھ جائے یا ناراض ہو جائے تو آپ اُسے دنیاوی طور پر منایئے اور اگر نہ مانے تو ہرگز پرواہ نہ کیجئے۔ مگر اگر آپ کا حقیقی منتخب ہوا دوست روٹھ جائے تو اسے منانے کا پورا انتظام کیجئے کیونکہ آپ اس کے سوا کوڑی کے بھی نہیں ہیں۔

اَب آپ حیران ہو کر سوال کریں گے کہ جو دوست حقیقی ہوگا۔ وہ روٹھے گا ہی کیوں؟ مگر آپ بھول میں ہیں یاد رکھیے کہ بعض معاملات میں اختلاف ہو کر ایسا ہونا ممکن ہو جاتا ہے گو کہ ایسے دوست کے روٹھ جانے سے کسی قسم کے نقصان کا احتمال تو نہیں ہوتا مگر اس سے بڑا نقصان اور کیا ہو سکتا ہے کہ آپ اکیلے ہیں آپ کے سکھ دکھ کا ساتھی وقت مصیبت کا کوئی حبیب صادق نہیں اگر کوئی ایسا وقت پیش آئے تو آپ چاند کی پہلی رات قریب سات آٹھ بجے شب کے ایک نر یا مادہ کوا کو جس جنس سے مذکر یا مونث آپ کا جن ہے پکڑیں۔ اُسے اس شب کچھ بھی کھلانے کی ضرورت نہیں دوسری صبح اُسے دانہ دنکا اور پانی ڈالیں نیز ہر روز ایک پاؤ اُسے گائے کے کچے دودھ کو قدرے زعفران یعنی کیسر گھول کر اور تین ماشہ کے قریب روح کیوڑہ ڈال کر پلا دیں۔ سات دن تک برابر ایسا کرتے چلے جائیں۔

آٹھویں شب یعنی چاند کی نویں رات اُسے چاک کر کے اس کے دل کو نکال کر اور بقایا نعش کو اسی رات ہی اُسی جگہ جہاں سے کہ اُسے پکڑا گیا تھا جا کر دفن کر دیں۔

اس کے دل کو روشن جگہ پر مگر دھوپ کے سایے سے بچا کر خشک کریں اور جب بالکل خشک ہو جائے تو اُسے چاروں طرف سے سندور میں تر بتر کر لیں۔ یعنی کہ اس پر سندور کا پوری طرح سے لیپ کر دیں۔ اور اُسے ایک سرخ رنگ کے تاگے سے سی دیں۔ جب بھی آپ چاہیں کہ آپ کا جن آپ کے لئے بیقرار ہو آپ اُس رات آدھی رات گذرے اس سرخ لتہ میں لپٹے

ہوئے دل کو نکال کر دائیں مٹھی میں لے کر دبائیں جتنا جتنا آپ دبائیں گے اتنا اتنا آپ کا دوست آپ کے لئے بیقرار ہوگا۔ اُسے ایک پل بھر چین نہ ملے گا۔ چاہے وہ ہزار بار سونے کی کوشش کرے اُسے کسی پہلو بھی چین نہ ملے گا۔ صبح ہوتے ہی بغیر صبر و تحمل وہ سیدھا آپ کی طرف رخ کرے گا۔ جونہی وہ آپ کی شکل دیکھے تو اُسے چین پڑیگا۔ اور نہایت سنجیدہ صورت بنا کر وہ آپ سے آپ کی جدائی کی شکایت کریگا۔ اور بلا کم و کاست آپ سے رات کی بے چینی بیان کرے گا۔

یہ سب سُن کر آپ نے اُسے گلے لگا لیا تو فہوا المراد ورنہ اگر آپ نے اُس سے ذرا سخت روی رکھی یا آنکھیں پھیر لیں تو وہ آپ کے آگے گڑگڑائے گا معافی مانگے گا۔ بلکہ پاؤں پڑے گا۔ اُسے اس وقت تک چین نہیں آئے گا۔ جب تک وہ آپ کو منا نہ لے گا۔ آپ اُس سے مَن جائیں گے اور پھر وہ آپ سے کسی قیمت پر بھی علیحدہ نہ ہوگا۔ چاہے آپ اُسے وقتاً فوقتاً رنجیدہ ہی کیوں نہ کریں یا اُسے کسی قسم کا نقصان ہی کیوں نہ پہنچائیں وہ سب برداشت کرے گا۔



دمہ جسے طب میں ضیق النفس اور انگریزی میں استھما کہتے ہیں ایک ایسی موذی مرض ہے کہ جسے یہ مرض ہو جائے وہ کسی کام کا نہیں رہتا۔ تو ایسے شخص کو چلنے کا آرام نہ بیٹھنے میں چین نہ سونے میں راحت۔ انسان ایسا لاچار ہو جاتا ہے کہ پناہ بخدا۔ سانس پھولا ہوا ہوتا ہے۔ دم میں دم نہیں سماتا انسان ایک منٹ میں سینکڑوں بار سانس لیتا ہے۔ حالانکہ قدرتی طور پر انسان ایک منٹ میں صرف اٹھارہ بار سانس لیتا ہے۔ بعض مریضوں میں کھانسی بھی ساتھ ہوتی ہے۔ اور بے حد بلغم خارج ہوتا ہے اور بعض مریضوں میں کھانسی بالکل نہیں ہوتی۔ اکثر اس کے دورے پڑتے ہیں دو تین گھنٹہ دورہ رہ کر پھر انسان ٹھیک ہو جاتا ہے۔ بعض میں دن میں دو دفعہ اور بعض مریضوں کو دن میں چار چار پانچ پانچ بار اس کا دورہ ہو جاتا ہے۔ ایسی حالت میں انسان دن اور رات بے چین رہتا ہے۔

اس مرض کے اسباب کئی ہوتے ہیں۔ مسکرات مثلاً شراب بھنگ چرس تمباکو وغیرہ کا

استعمال کرنا۔ بدہضمی پرانی کھانسی بعض دل کے امراض۔ دائمی نزلہ۔ مستورات میں امراض رحم وغیرہ میں سے کوئی ایک اکثر اس کا سبب ہوتا ہے ڈاکٹر وید اور حکیم لوگ تو اس کا علاج بموجب تشخیص کرتے ہیں تا کہ مستقل طور آرام ہو اور بوقت دورہ عارضی طور ایفی ڈرین اور ایفازون وغیرہ ادویات براہ دہن اور ایسی ہی ادویات بذریعہ جلدی پچکاری دیتے ہیں جن سے دورہ میں کچھ وقفہ پڑ جاتا ہے مگر اصل مرض کو قطعی فائدہ نہیں ہوتا مختلف قسم کی پیٹینٹ ادویہ بھی اس کے لئے ایجاد ہوئی ہیں مگر سب بے سود۔ البتہ وقتی فائدہ اُن سے ضرور حاصل ہوتا ہے۔ مریض تنگ آ کر آخر یہی الفاظ سننے پر مجبور ہوتا ہے کہ بھائی دمہ دم کے ساتھ جاتا ہے۔ یعنی کہ جب تک کہ انسان کے ساتھ دم ہے تب تک تو دمہ جا نہیں سکتا۔ جب دم جاتا ہے گا یعنی کہ موت ہو جائے گی تو دمہ بھی چلا جائے گا۔

جب بھی آپ کو کوئی ایسا مریض ملے تو آپ اُسے تسلی دیں اور اس کے لئے ماہ اساڑھ کی چاند کی چودھویں کی رات ایک کوا کو اس کے گھونسلے سے پکڑیں اور اُسے اپنے مکان میں ایک پنجرہ میں بند کر دیں۔ اُسے حسب معمول دانہ دنکا ڈالیں اور دوسرے تیسرے دن سے اُسے ہر دوپہر پانچ دن کے لئے جالکفل ۶ ماشہ زعفران نیم ماشہ بادیان ۶ ماشہ بیداشہ ۶ ماشہ کو عرق کیوڑہ ۱۵ تولہ میں بارہ گھنٹے کے لئے کسی برتن میں بھگو کر چھوڑیں۔ بعد اسی عرق سے گھونٹ کر ان سب کا شیرہ نکال لیں اس شیرہ میں دس تولہ آرد گندم ملا کر گوندھ لیں۔ اس کی ایک موٹی روٹی بنا دیں۔

اب دو تولہ کوڑیاں سفید میں اس کو آگ میں ڈال کر سوختہ کر لیں جب خوب سوختہ ہو جائیں انہیں کھرل میں بالکل باریک پیس لیں۔ اس سفوف سے دوگنا اس میں شکر کا بورا ملا دیں ان دونوں کو اس روٹی میں ملیدہ کریں کہ سب اس میں مل جائے اور روٹی کے دانہ دار ریزے ہو جائے۔ اس روٹی کے ریزوں کو پانچ حصوں میں تقسیم کر کے اور ایک حصہ کوے کو کھلائیں۔

اب جمعرات کی شب کوے کو چاک کر کے اس کے پھیپھڑے اس کے جسم سے علیحدہ کریں۔ ان کو سایہ میں خشک کریں اور کھرل میں ڈال کر باریک سفوف بنا دیں۔ اور ایک شیشی میں محفوظ کریں روزانہ ایک رتی سفوف مذکورہ علی الصبح شہد خالص میں ملا کر مریض مذکورہ کو چٹا دیں۔

نیز اسی کوا کے پشت کے پروں کے بال اکھیڑ لیں۔ روزانہ ہر شب بوقت شب باشی مریض ان بالوں وبقدر تین رتی ایک آگ کے انگارے پر رکھ کر جلا دیں اور بوقت اس کے جلانے

کے مریض کے کمرہ کو بند کر دیں تا کہ ان سے جو دھواں اٹھے وہ مریض کے سانس میں ضرور چلا جائے یعنی کہ مریض اس کا دھواں لے سکے۔ بس اس کے دھویں کا ایک سانس کافی ہے۔ یہ عمل ایک ہفتہ تک کرتے رہیں۔ مگر کھانے کی دوا شہد میں برابر ایک ماہ تک دیتے چلے جائیں۔ آپ یقین رکھیں کہ اس سے مرض دمہ چاہے اس کا سبب کچھ ہو، آہستہ آہستہ کم ہوتا جائے گا۔ اور ایک ماہ میں بالکل رفع ہوگا۔



کوا کے ذریعہ چلتے کنواں کا بند ہو جانا



آپ ہر روز دیکھتے ہیں کہ کسان لوگ اپنے کھیتوں کی آبپاشی کے لئے وقت ضرورت بیل جوت کر رہٹ سے کنویں چلاتے ہیں۔ اور اپنے کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔

آپ نے یہ بھی اکثر دیکھا ہوگا کہ جانوران کی لاشیں آبادی سے دور کبھی کبھی پڑی سڑتی رہی ہوتی ہیں۔ اور گدھ اور دوسرے مردار خور پرندے ان مردہ جانوروں کے گوشت نوچ نوچ کر کھا رہے ہوتے ہیں۔ جب اس قسم کے پرندے کسی مردہ گلے سڑے جسم کو کھا رہے ہوں اور ان میں اتفاقیہ کوئی کوے بھی ان کا دیکھا دیکھی اس نعش کو نوچ رہے ہوں تو ان کوؤں کو اڑا کر ان کا پیچھا کریں۔ کہیں نہ کہیں تھوڑی دور ان کا گھونسلہ ہوگا۔ وہ ادھر ادھر اڑتے اڑتے تھک کر آخر اپنے گھونسلے میں جائیں گے۔ آپ ان کے گھونسلہ کو دیکھ لیں۔

چودھویں کے چاند کی شب اس وقت جب چاند پورے جوبن پر ہو قریب گیارہ بارہ بجے رات کو اس گھونسلہ پر پہنچیں اور نہایت آہستگی اور سنجیدگی کے ساتھ اس گھونسلہ سے کوا کو پکڑ لیں اور اُسے اپنے رہائش گاہ پر لائیں۔ اور پنجرہ میں بند کر دیں۔ گیارہ دن تک اسے پنجرہ میں بند رکھیں اور اس کی معمولی غذا اُسے دیتے رہیں۔

اپنی آبادی میں کسی بانجھ عورت کو دیکھیں جب کسی وقت رات کو وہ بانجھ عورت بازار یا گلی یا سڑک پر چلی جا رہی ہو تو اس کے بائیں پاؤں کی مٹی کی ایک چٹکی اٹھا لائیں۔

کوا کی گرفت کے دسویں دن اس مٹی کی چٹکی کو بھیڑ کے خون کے چند قطروں میں ملا کر اس مٹی اور خون کے قطروں کے مرکب کو دہی میں ملا کر اس رات اُسے ڈھانپ دیں اور باہر ہوادار

جگہ پر رکھ دیں ساری رات وہ دہی ہوا میں پڑا رہے دوسری صبح اس دہی کو اٹھائیں اس میں تھوڑی سی پسی ہوئی ہلدی ملا کر اُسے اُس کوا کو کھلائیں اگر یونہی کوا نہ کھائے تو اس میں قدرے روٹی کے ٹکڑے ملا کر وہ روٹی کے ٹکڑے اس کوا کو کھلا دیں اور اس شب اس کوا کو ہلاک کر کے اس کی آنتیں نکال لیں اور باقی کو باہر کسی زمین میں دفن کر دیں۔

ان آنتوں کو دھوپ میں خوب خشک کر لیں۔ جب خشک ہو جائیں تو انہیں محفوظ رکھیں۔

جب کسی چلتے کنویں کو بند کرنا ہو تو اس کے بیلوں کی چلنے والی زمین پر اس خشک شدہ آنت کے ایک تھوڑے سے ٹکڑے کو پھینک دیں بیل چلتا ہوا فوراً رک جائے گا۔ جب تک یہ ٹکڑہ اس کے چلنے والی جگہ کے کسی حصہ میں موجود ہے بیل ہرگز نہ چلے گا چاہے اُسے آپ ڈنڈوں سے کیوں نہ پیٹ ڈالیں اور جب آپ چاہیں کہ بیل چل پڑے تو اس کو ٹکڑے کو اٹھا کر پرے پھینک دیں بیل چل پڑے گا۔

کوا کے ذریعہ ہرنیا کا علاج شافی !!

ہرنیا جسے طب میں فتق اور عوام نہار میں آنت اترنا کہتے ہیں۔ ایک ایسا مرض ہے جسے سے حضرت انسان کے ہلاک ہو جانے کا ہر وقت خدشہ لگا رہتا ہے میں نے بچشم خود بیسویں ہرنیا کے مریضوں کو آن واحد میں دم توڑتے دیکھا ہے۔

ویسے تو ہرنیا کئی قسم کا ہوتا ہے مگر عام طور پر ناف کا ہرنیا یا فوطوں کا ہرنیا ہی زیادہ تر ہوتا ہے اس کے بھی مختلف اسباب ہوتے ہیں۔ جسم میں کسی شگاف کے ہو جانے یا کسی قدرتی سوراخ کے چوڑے ہو جانے کی وجہ سے اگر آنتیں اس میں سے گذر کر اس میں قیام کر لیں تو اسے ہرنیا کہتے ہیں۔

آپ سب جانتے ہیں کہ ہمارے شکم میں ہماری آنتیں موجود ہیں اور ہمارے فوطوں میں ہمارے انثیین یعنی خصیوں کی گولیاں بھی موجود ہیں ان انثیین کی پرورش اور افعال کے لئے مختلف رگیں ہمارے نلوں میں سے گذرتی ہیں۔ ان انثیین کی پرورش کراتی ہیں۔

جس سوراخ سے یہ رگیں گذرتی ہیں اگر یہ سوراخ چوڑا ہو جائے اور اس میں آنتیں گذر جائیں تو اس مرض کو ہرنیا یا فتق کہتے ہیں۔

بعض اوقات پیٹ کے بعض امراض میں یا آنتوں کے بعض امراض میں جب آنتوں پر زیادہ دباؤ پڑتا ہے اور وہ نیچے کو دبتی ہیں تو وہ آہستہ آہستہ اس سوراخ پر دباؤ ڈالتے رہتے ہیں۔ اور وہ سوراخ چوڑا ہوتا رہتا ہے اور بالآخر اتنا چوڑا ہو جاتا ہے کہ جب آنتوں پر ذرا سا بھی دباؤ پڑے تو آنتیں نیچے کو اتر کر فوطوں میں آ جاتی ہیں۔

زیادہ کھانسی' پرانی کھانسی' کسی زیادہ چوڑی یا اونچی چھلانگ لگانا بھی اس سوراخ کی کشادگی کا باعث ہوتے ہیں۔ یاد رہے کہ جب آنتیں پہلی بار اس کے کم کشادگی میں نیچے اتر رہی ہوتی ہیں تو اس وقت اس غضب کا درد ہوتا ہے کہ انسان اُسے برداشت نہیں کر سکتا۔ بلاتحاشہ جہاں بھی ہو وہیں گر پڑتا ہے اور درد کی شدت کے باعث بے ہوش ہو جاتا ہے۔ منہ زرد پڑ جاتا ہے جسم پھیکا پڑ جاتا ہے۔ اور سر درد ہو جاتا ہے اور اگر عین وقت پر کوئی کامل معالج پہنچ کر ان اترتی ہوئی آنتوں کو واپس اوپر نہ چڑھا دے تو اسی حالت میں موت واقع ہو جاتی ہے۔

ہاں اگر یہ مرض آہستہ آہستہ بڑھے تو کشادگی بھی آہستہ آہستہ بڑھتی جاتی ہے اور ایک وقت ایسا آتا ہے کہ سوراخ مذکور الصدر کھل جاتا ہے کہ ہر وقت آنتیں نیچے اتری رہتی ہیں۔ اور فوطے دو دو تین تین سیر کے وزن کے ایک لوٹا کے حجم کے برابر ہو جاتے ہیں۔ جس سے مریض کو چلنے میں بڑی دقت ہوتی ہے۔

اس مرض کا سوائے آپریشن کے کوئی علاج نہیں ڈاکٹر لوگ آپریشن کر کے اس سوراخ کو کاٹ چھانٹ کر اعتدال پر لاتے ہیں۔ مگر اس کا آپریشن بہت خطرناک ہوتا ہے اسے کوئی کامل قابل تجربہ کار لائق ڈاکٹر ہی کر سکتا ہے۔ ابتدائی علاج جو تاچڑھانا نیچی چڑھانا سب بے سود ہے۔

بعض ڈاکٹر جلدی پچکاری سے ٹھیک سوراخ کے موقع پر کاربالک گلیسرین کی جلدی پچکاری کر کے وہاں کاربالک گلیسرین داخل کرتے ہیں جس سے اُس سوراخ کے کنارے سوج کر تنگ ہو جاتے ہیں۔ اور عرصہ تک وہ سوجن قائم رہتی ہے جس سے کچھ عرصہ تو آنتیں نیچے نہیں اتر سکتیں۔ مگر یہ علاج شافی نہیں ہے۔

کچھ عرصہ بعد سوراخ کشادہ ہوتا چلا جایا کرتا ہے۔ اور مرض حسب معمول آ دباتا ہے۔ غرضیکہ مرض کیا ہے ایک جنجال۔ قیامت بلکہ موت ہے جس کے ہوتے انسان زندہ درگور رہتا ہے۔ یہاں ایک ایسا ٹوٹکہ دیا جاتا ہے جو اس کے لئے تیر بہدف ہے۔ اس سے بہتوں نے فائدہ حاصل کیا ہے۔

ایک کوّا کو کسی دن کسی وقت کسی طرح جیسے کہ آپ کو سہولت ہو پکڑیں۔ مصطگی رومی ایک چھٹانک کا باریک سفوف بنا دیں۔ کوّا کو روزانہ دانہ ونکا ڈالیں مگر روزانہ ایک بار کسی وقت بیسن یعنی آردنخود دیں۔ ایک ماشہ سفوف مصطگی چاہے گولیوں کی شکل میں یا روٹی کی شکل میں کھلا دیں غرض صرف ایک ماشہ مصطگی معہ آردنخود اس کے پیٹ میں پہنچانے کی ہے دس دن تک برابر یہی عمل کرتے رہیں۔ دسویں دن کوّا اندکور کے پنجرہ کو خوب صاف کرلیں اب دس دن مزید اُسے روزانہ ایک بار آردنخود یعنی بیسن اور ایک ماشہ سفوف مصطگی مثل سابق دیں اس دفعہ وہ جو بھی فضلہ یعنی بیٹ کرے اُسے محفوظ کرتے جائیں۔ اس بیٹ یعنی فضلہ کو خوب خشک کرکے بہت ہی باریک پیس کر کپڑے میں چھان کر کسی محفوظ ایک بوتل میں رکھیں۔ روزانہ ایک ماشہ بیٹ کو سوا تولہ گلیسرین میں ملا دیں۔ اس گلیسرین کو توطوں کے اردگرد اور بیرونی تیزنلوں کے مقام پر بوقت شب باشی لیپ کرکے سو رہیں صبح پانی اور صابن سے صاف کر ڈالیں۔ یہ عمل ایک ماہ برابر جاری رہنا چاہیے۔ غذا ثقیل سے پرہیز رکھیں۔ ان ایام میں کوئی دست آور دوائی استعمال نہ کریں مگر خیال رکھیں کہ ان ایام میں قبض بھی نہ ہو اگر قبض ہو بھی تو قبض کھولنے کیلئے قریب چھ ماشہ روغن بادام دودھ میں ڈال کر پی لیا کریں۔ ساتھ ہی ان ایام میں کھڑے ہو کر کوئی زیادہ مشقت کا کام بھی نہ کریں۔ اگر کھانسی ہو تو اس لیپ کے استعمال سے پہلے کھانسی کا علاج کروائیں معمولی کھانسی کی کوئی فکر نہیں ہے اس طرح متواتر ایک ماہ کے بعد مزید کسی علاج کی ضرورت نہ رہے گی۔ مرض مستقل طور پر ہمیشہ کے لئے درست ہو جائے گا۔ سوراخ اندر تنگ ہو جائیں گے۔ اور آئندہ مرض کے ہونے کا کوئی خطرہ نہ رہے گا۔



کوّا کے ذریعہ خفیہ راز معلوم کرنا



بعض بعض خفیہ راز اور کچھ خفیہ باتیں ایسی ہوتی ہیں جن کا دوسرے شخص سے نفع و نقصان وابستہ ہوتا ہے۔ کئی راز اس قسم کے ہوتے ہیں جن سے مالی و جانی نقصان تک کا احتمال ہوتا ہے جیسے کہ بطور دشمنی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور بعض معاملات ایسے ہوتے ہیں جن کا راز معلوم ہو جائے تو قبل از وقت ان کی احتیاط کرنے اور ان پر عمل کرنے سے بہت سے بگڑے کام سنور جاتے ہیں۔

بعض اوقات منگنی بیاہ میں ان رازوں کا معلوم ہو جانا بہت ہی برا ہوتا ہے۔ بعض مقدمات میں بھی ان کے جان لینے سے بہت فائدہ ہوتا ہے۔ غرضیکہ آپ کو جب یہ معلوم ہو کہ اس کے نفع یا نقصان کا کوئی راز فلاں شخص کو معلوم ہے اور وہ اس کے دریافت کرنے پر کسی قیمت پر بھی آپ کو ظاہر کرنے کے لئے تیار نہیں ہے تو آپ منگل کے دن دوپہر کے قریب بارہ اور ایک بجے کے درمیان ایک کوا کو پکڑیں اُسے اپنے مکان پر لا کر ایک پنجرہ میں بند کریں اور روزانہ اُسے غذا میں قدرے شہد خالص روح گلاب ملا کر کھانے کو دیں چاہے غذا اسی قسم کی ہو مگر شہد اور روح گلاب اس میں ضرور ہو چاہے بالکل تھوڑا ہی کیوں نہ ہو ملا ہوا دیں۔

تیرہ دن تک یہی عمل کرتے جائیں اور تیرھویں دن کی شب کو قریب دس بجے رات اس کوا کی گردن مروڑ کر یا اس کا دم بند کر کے اسے ہلاک کر ڈالیں۔ فوراً ہی اُسی وقت اس کا پیٹ چاک کر کے کسی محفوظ جگہ دھوپ میں خشک کرنے کے لئے رکھ دیں۔ قریباً پندرہ دن میں ضرورت کے مطابق خشک ہو جائے گا اسے نکال کر ایک دوسری ڈبیہ میں ڈال دیں۔ اور اس ڈبیہ میں سندور بھر دیں۔ نیز اس میں دو تین ماشہ خالص ہرن کے نافہ کی کستوری بھی ڈال دیں۔ ایک ہفتہ تک روزانہ سوتے وقت اس ڈبیہ کو بغیر کھولے کے دو تین منٹ تک ہلاتے رہا کریں۔

سات دن کے بعد پھر اس ڈبیہ کو ہلانے کی کوئی ضرورت نہیں اب جب کبھی آپ نے کسی راز کو کسی شخص سے معلوم کرنا ہے جو آسانی سے آپ کو بتانے کو تیار نہیں ہے تو آپ رات کو جب اکیلے بستر پر سونے کے لئے جائیں تو اس ڈبیہ کو کھول کر اور اس شخص کا تصور کر کے جس سے کہ آپ نے راز دریافت کرنا ہے اس دل پر ایک گہری نگاہ ڈال کر قریب ایک منٹ کے دیکھتے رہیں اور پھر ڈبیہ کو بند کر کے سرہانے رکھ چھوڑیں۔

یاد رہے کہ جب اُسے دیکھیں اس وقت کوئی موجود نہ ہو۔ جب ڈبیہ کو بند کر کے آپ سرہانے رکھ کر سو جائیں گے اور آپ کی گہری نیند آ جائے گی تو آپ کو خواب میں وہ شخص سامنے کھڑا دکھائی دے گا اور آپ کو بیدار کرنے کی کوشش کرے گا۔ اور سب خفیہ راز حرف بہ حرف آپ کو بتا دے گا۔ آپ سب کچھ خواب میں سنیں گے اور وہ سب آپ کو صبح کو یاد ہو گا۔ کوئی بات خفیہ نہ رہے گی۔



کوّائے کے ذریعہ انسان سفر میں بالکل نہ تھکے

ایک بالغ صحت مند انسان ایک دن میں ایک وقت سہولت کے ساتھ قریب دس کوس یعنی پندرہ میل سفر کر سکتا ہے۔ اس سے کچھ زیادہ سفر انسان کر تو لے گا مگر بحالت مجبوری جس میں کہ وہ تکلیف محسوس کرے گا۔ اور پھر دوسرے دن وہ اتنا سفر سہولت سے نہیں کر سکتا۔ یہاں کچھ ایسی چیز کی درج کی جاتی ہے کہ جسے استعمال کیا جائے تو حضرت انسان جتنا بھی سفر جی میں آئے کرے ذرہ بھی تکان محسوس کئے بغیر بلا تامل چلتا جائے۔

برہسپت کی رات کے بارہ بجے کسی شمشان یا قبرستان پر جائیں وہاں کسی ایسے درخت کی تلاش کریں جس پر کہ کوّا کا گھونسلہ ہو وہاں سے ایک ایک نر کوّا کو پکڑیں اور اسے اپنے مسکن پر لا کر ایک بڑے پنجرہ میں بند کریں اور اس کی معمول کی غذا اس کو کھانے کو دیں۔

دوسرے دن علی الصبح اسے پان کے پتے کا ایک تولہ رس نکال کر اس کے پینے کے پانی میں ملا دیں اور متواتر تین دن تک اسی طرح کے اس کے پینے کے پانی میں یہ رس ملاتے ہیں۔ چوتھے دن اسے گیہوں کا دلیہ چکنے کو دیں۔ پھر پانچ تولہ پان کے پتے کا رس نکال کر ایک تولہ پارہ میں ملا کر اس پارہ کے رس سمیت کھرل کریں۔ رس سوکھ جائے گا اور پارہ سیاہی مائل سرمہ سا ہو جائے گا۔ اس سیاہی مائل سرمہ کو ایک چھٹانک آردگندم میں ملا کر اور اس میں ایک چھٹانک شکر ملا کر ان سب کی ایک روٹی بنا لیں اس روٹی کو اس قدر گھی خالص سے چکنا کر کے دیں کہ یہ ایک چورا سا ہو جائے پھر پانچ دن کے اندر یہ سب چورا اس کو کھلا دیں۔ اب دسویں دن رات کو اس کوّا کو اسی شمشان یا قبرستان کے گردا گرد تین چکر لگائیں اور پھر اس مقام کے درمیان میں غروب یعنی مغرب کی طرف منہ کر کے بیٹھ جائیں اور اس کے پیٹ کو چاک کریں باقی کسی حصہ کو نہ چھیڑیں۔ صرف اس کا معدہ اور آنتیں نکال لیں۔ اس معدہ اور آنتوں کو چاک کریں تو آپ کو ان میں سے کسی ایک میں چاندی کی طرح چمکدار اور سخت سی ایک گول گولی ملے گی یعنی سیماب کی گولی بن جائے گی جو آپ نے اسے پان کے رس میں کھرل کر کے چورا کے آرد میں ملا کر بطور چورما کھلایا تھا۔ اس گولی کو آپ اپنے مسکن پر لے آئیں۔ اسے تین دن تک گائے کے بول میں ڈوبا رہنے

دیں۔ چوتھے دن اس گولی کو صاف شفاف کر کے اپنے پاس محفوظ رکھیں اور جب کسی دور دراز سفر پر جانا ہو تو اس گولی کو منہ میں ڈال کر سفر کرتے چلے جائیں یا اُسے ایک لال رنگ کے لتہ یعنی کپڑے میں کپیٹ کر کمر سے باندھ لیں۔

جب تک یہ گولی آپ کے منہ میں رہے گی یا کمر سے بندھی رہے گی، تب تک آپ جتنا بھی سفر کرنا چاہیں۔ بے شک دن و رات کرتے چلے جائیں آپ کو ذرا بھر بھی تکان محسوس نہ ہوگی بلکہ چلنے میں راحت محسوس ہوگی۔

کوّا کے ذریعہ پانی کی پیاس بالکل نہ لگے

انسان معمول کے طور پر موسم گرما میں دن اور رات میں چار پانچ بار اور موسم سرما میں ایک یا دو بار پانی ضرور پیتا ہے۔ مگر بعض اوقات انسان کو دھوپ میں کسی سفر پر جانا ہوتا ہے جہاں پانی کا دستیاب ہونا کچھ مشکل ہوتا ہے۔ جیسا کہ بعض اوقات جنگلوں اور صحراؤں میں سفر کرنے والوں کو وقت پیش آتی ہے۔ اور وہ اپنا پانی جتنا کہ اُن کا سفر ہو کے مطابق ساتھ لیجاتے ہیں یا کبھی اہل ہنود کے کئی یوم کے برت اور اہل اسلام کے روزہ یا کے وغیرہ میں انسان پیاس سے بے قرار ہو جاتا ہے۔ بلکہ بعض اوقات پیاس کی شدت سے تنگ آ کر اپنے روزے یا برت کو توڑ دیتا ہے۔ اور موجب گنہگار ہوتا ہے۔ ایسے موقعوں کے لئے یا کسی ضروریات کے لئے کہ پانی کی پیاس ہرگز تنگ نہ کرے اور نہ ہی بار بار پانی پینے کی کوئی تکلیف ہو تو اس کے لئے آپ کو چاہیے کہ سنکرانت کے یوم یعنی ہر ایک کسی ماہ کے پہلے دن شام کے چار بجے کے قریب ایک چھٹانک سبز سنگھاڑے کی گری یا اگر سبز سنگھاڑے کا موسم نہ ہو تو خشک سنگھاڑا کے آٹے کو بھون کر اس میں برابر کی یعنی ایک چھٹانک کھانڈ ملا کر کھا کر قریب پانچ بجے کے آبادی سے دور تنہائی میں چلے جائیں۔ اور ایک مادہ کوّا کو پکڑنے کی کوشش کریں۔ جب یہ مادہ کوّا پکڑا جائے تو اپنے گھر واپس لوٹ آئیں اور اس کو ایک اچھے خاصے صاف ستھرے پنجرہ میں بند کر دیں اسکے دانہ دنکا ڈالیں سبز شیشم کے سیر بھر پتے لائیں ان کو گھوٹ کر اس میں سے قریب نصف پاؤ کے اُن کا رس نکالیں اُسے

کسی بڑی بوتل میں ڈال دیں اور اس میں نصف پاؤ عرق کیوڑہ خالص نصف پاؤ عرق گلاب خالص اور نصف پاؤ عرق بید مشک خالص ملا دیں۔

جب یہ آپ کو اس کوا کے پینے کے پانی کے برتن میں پانی ڈالنا ہو تو بجائے پانی کے آپ ان عروق مرکب کو ڈالیں یعنی کہ کوا کو پانی کے بجائے یہ عروق مرکب مع اس شیشم کے پانی کے دیں۔

یہ عمل آپ دوسری شنکرات یعنی دوسرے مہینہ کی پہلی تاریخ آنے تک برابر ایک ماہ تک کرتے چلے جائیں۔ اب اسی رات کو اس پرندہ کو پنجرہ سے باہر نکال لیں اور اسے باہر کسی تالاب یا ندی پر لے جائیں۔ اسے گردن سے پکڑ کر تین بار یا پانچ بار پانی میں نچوڑ دیں۔

یاد رہے کہ غوطہ دینے سے اس کی گردن کو ہرگز نہ چھوڑیں اور نہ ہی ایسے غوطے دیں کہ اس کی جان نکل جائے۔ یہ بالکل زندہ رہے اب آپ اس پرندہ کی چونچ کے اوپر والا حصہ میں سے ذرا سی ایک رتی سے لگ بھگ چونچ تراش لیں اور اس کی زبان کاٹ لیں اور قریب ایک رتی کے اس کے پیٹ کی طرف سے اس کے پر یعنی بال تراش لیں اور دایاں پاؤں کے سرے پر سے اس کے پنجہ کا بھی قریب ایک رتی کے تراش لیں اور قریب ایک رتی کے اس کے چوٹی کے بالوں یعنی پروں کو بھی کاٹ لیں۔ اب ان تینوں چیزوں کو ایک سفید کاغذ میں جو پہلے زعفرانی رس میں بھیگا ہوا اور کیسری ہو اس میں باندھ کر اس پڑیہ کو ایک سبز رنگ کے ریشمی کپڑے یعنی کپڑا میں رکھ کر چاروں طرف سے یہ کپڑا لپیٹ کر سبز رنگ کے تاگے سے سی کر ایک گولی گول سی بنا لیں اب جب کبھی آپ نے یا آپ کے کسی رشتہ دار یا دوست کو دور کا سفر درپیش ہو یا کسی برت روزہ کے موقع پر کچھ دن پیاسا رہنے کا معاملہ درپیش ہو تو اس گولی کو سبز رنگ کے ریشمی تاگہ سے مضبوط باندھ کر گلے میں لگا لیں۔ واضح رہے کہ ٹکان ایسی ہو کہ یہ گولی سینہ پر مقام دل کے قریب رہے۔

برت یا روزہ یا سفر اختیار کریں اگر آپ نے اس پرندہ کو ندی پر تین بار غوطہ دیا تھا تو تین دن اور اگر پانچ بار غوطہ دیا تا تو پانچ بار غوطہ دیا تھا تو پانچ دن تک آپ کو ہرگز پیاس محسوس نہ ہو گی اور نہ ہی پانی نہ پینے کی وجہ سے کوئی اندرونی جسمانی تکلیف ہو گی۔ مگر جونہی آپ اس گولی کو اپنے سینے یعنی دل کے مقام سے ہٹا لیں گے تو اس وقت پیاس محسوس ہو گی۔



کوّا کے ذریعہ مرگی کیلئے اکسیر اعظم!



مرگی جسے اہل طب صرع اور ڈاکٹر لوگ ایپی لیپسی کہتے ہیں ایک نہایت ہی موذی اور لاعلاج مرض تصور کیا جاتا ہے۔ اس مرض میں آلات حس وحرکت بے ترتیب ہو جاتے ہیں اور اختیاری عضلات میں تشنج ہوتا ہے اور مریض بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے۔

اکثر تو یہ مرض وراثت میں ملتا ہے لیکن بچوں میں دانت نکلنا پیٹ کے کیڑے یکایک ڈر جانا اور بالغوں میں زیادہ جماع کرنا دماغی چوٹ یا رنج وغم یا دماغی پردوں کا ورم دماغی دباؤ کثرت دماغی محنت۔ سل۔ کثرت مے نوشی۔ آتشک۔ گنٹھیا۔ نقرس۔ اعضائے تناسل۔ آنتوں۔ ناک۔ گلے میں کوئی خراش دار بیماری کا ہونا۔ مستورات میں حیض کی بے قاعدگیاں۔ خون سمیت اور نفسانی خواہشات کی زیادتی اس کے لئے اسباب ہوتے ہیں۔ اور کبھی کبھی یہ مرض دانتوں کی خرابی اور تعفن سے بھی ہو جاتا ہے۔ اس مرض کی دو قسمیں ہوتی ہیں ایک صرع شدید دو ایک خفیف اس کی ایک تیسری قسم بھی ہوتی ہے جسے طب والے ردصرعی اور ڈاکٹر والے اپی لیپٹک وائی گو کہتے ہیں۔ اسی طرح اس کے برعکس چوتھی قسم بھی ہے جسے انگریزی میں سٹیٹس ایپی لیپسی کس یعنی صرع متواتر کہتے ہیں۔ اس قسم میں مریض پر مرگی کا دورہ پڑتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور جب اس کی بے ہوشی رفع ہونے کو ہوتی ہے تو اسی وقت دورہ پڑ جاتا ہے۔ جب اس مرض کا دورہ پڑنے والا ہوتا ہے تو مریض کے پیٹ وغیرہ پر سرسراہٹ سی ہوتی ہے۔ اور وہ سرسراہٹ نیچے سے اوپر کو جاتی ہے اور سر پر جا کر ختم ہوتی ہے۔

دورہ آنے سے پہلے اکثر سر کا درد اور سر کا چکرانا بھی پایا جاتا ہے ناک میں ایک خاص قسم کی بو معلوم ہوتی ہے آنکھوں کے سامنے ستارے یا چنگاریاں سی اڑتی دکھائی دیتی ہیں اور کبھی کبھی دورہ پڑنے سے پہلے مریض کو ڈراؤنی شکلیں دکھائی پڑتی ہیں کانوں میں شائیں شائیں اور ترنم کی سی آوازیں سنائی پڑتی ہیں عقل میں فرق پڑنے لگتا ہے۔ سر ایک طرف کو جھک جاتا ہے اور پھر دورہ پڑ جاتا ہے۔

بعض ان تمام تذکرہ بالا علامات ابتدائی میں سے کوئی ایک علامت بھی نہیں ہوتی اور

جب دورہ پڑتا ہے تو مریض ایک چیخ مار کر بے ہوش ہو جاتا ہے اور زمین پر گر جاتا ہے اور تڑپنے لگتا ہے۔ ہاتھ پاؤں اکڑ کر چہرہ بدصورت ہو جاتا ہے۔ جس کا رنگ نیلا پڑ جاتا ہے۔ اور اس وقت وحشت ٹپکتی ہے آنکھوں کے ڈھیلے اوپر چڑھ جاتے ہیں اور بے حرکت ہو جاتے ہیں۔ کبھی کبھی ان میں حرکت ہوتی ہے۔ دل دھڑکتا ہے سانس رک رک کر آتا ہے منہ سے جھاگ نکلتی ہے پخانے پیشاب بھی بعض دفعہ بے خبری میں نکل جاتے ہیں اور کبھی زبان دانتوں کے تلے آ کر کٹ جاتی ہے کچھ دیر کے بعد ایک زور کا جھٹکا لگتا ہے جس سے کہ آہستہ آہستہ دورہ میں تخفیف ہو جاتی ہے جس سے اکثر وہ رفع ہو جاتا ہے اور مریض ایک ٹھنڈک کا سانس لے کر ہوش میں آ جاتا ہے۔ مگر مریض کو سخت تکان ہوتی ہے۔ حواس ابھی پوری طرح اپنی جگہ پر نہیں ہوتے اور کچھ دیر تک دیوانوں کی طرح ساکت پڑا رہتا ہے اور جب پوری طرح حواس بجا ہوتے ہیں تو اٹھ کھڑا ہوتا ہے مگر دردسر اور دوران سر کی شکایت اور کچھ دیر تک عقل میں قدرے فتور باقی رہ جاتا ہے اس مرض کے مریضوں کے دورے باقاعدہ ایک مقررہ وقت پر نہیں ہوتے بعض مریضوں کو ایک دن میں پانچ پانچ اور دس دس دورے پڑ جاتے ہیں۔

دورہ کا دفعہ مرض کی خفت وشدت پر منحصر ہوتا ہے دورہ عام طور پر دس منٹ سے لیکر نصف گھنٹہ تک بھی رہتا ہے اس مرض میں وید۔ حکیم۔ ڈاکٹر لوگ مختلف قسم کے علاج بمو جب تشخیص سبب کرتے رہتے ہیں۔

چنانچہ ڈاکٹر لوگ اکثر برمائیڈ ز پر ہی اکتفا کر کے رہ جاتے ہیں۔ اور حکیم لوگ بادیان اسطوخودوس بید انجیر ہفتہ دعشرہ بطور منضج اور وارفع مرض دے کر ہار جاتے ہیں مگر اس مرض سے چھٹکارہ نہیں دلا سکتے اور مریض روز کے اخراجات سے تنگ ہو کر مایوس ہو جاتا ہے جب کبھی آپ کے کسی متعلقین میں سے کوئی اس قسم کا بیمار ہو تو آپ کو چاہیئے کہ تھوڑی محنت کر کے ایک انسان کو اس قباحت سے نجات دلا کر محسن کے بھاگی بنیں اور اسے بھی اپنے زیر احسان کر کے گرویدہ بنائیں۔ اور دنیاوی شہرت حاصل کریں۔

اتوار کی صبح کو ایک زکوا کو پکڑیں جب سے ۔۔۔ باتھ کی انگلیوں کو اس کی گردن کے گرد ڈال کر اسے اپنے مسکن پر لے آئیں اور ۔۔۔ چلئے۔ دس منٹ کے بعد راستہ میں نصف منٹ کے لیے کھڑے ہو جائیں۔ یعنی کہ اپنے مسکن تک پہنچنے تک ۔۔۔ بار راستہ میں

ایک آدھ منٹ کے لئے ضرور کھڑے ہو جائیں گھر پکڑ کر اسے ایک پنجرہ میں بند کریں۔ اسی شب تقریباً آدھی رات کے وقت زعفران تین ماشہ کو عرق کیوڑہ میں گھس کر تلک بنادیں اور یہ تلک پرندہ کو پنجرہ سے نکال کر اس کے مستک اور سر کی چوٹی پر لیپ کریں اور یہ لیپ کم از کم اتنا گہرا ضرور ہو کہ اس کی نمی بالوں کو پار کر کے دماغ اور ماتھے کو ضرور نمدار کر دے اب پرندہ کو پھر واپس پنجرہ میں ڈال دیں اور سو جائیں۔

دوسری صبح جب سورج نکل چکے تو پنجرہ مذکور باہر دھوپ میں لے آئیں اور پرندہ کو دانہ دنکا ڈال کر پنجرہ کو ایک طرف رکھ دیں۔ جب تک کہ پرندہ اپنی غذا لے آپ ایک ماشہ جائفل ایک ماشہ زعفران کو عرق کیوڑہ میں گھسیں جب یہ بالیدہ ہو جائے تو اسے دوغ ترق میں خوب ملائیں کہ یکجان ہو جائے۔ دوغ تقریباً دو تولہ کے ہونی چاہیے۔ اس میں تقریباً ۴ ماشہ شہد خالص ملا دیں۔ اس دوغ کو دو گھنٹہ تک ڈھانپ کر رکھ دیں جب دو گھنٹے گذر جائیں تو دوغ مذکور پنجرہ میں رکھ دیں اور خود کہیں دور چلے جائیں کہ آپ بخوبی یہ تماشہ دیکھ سکیں۔ جب آپ دور ہو جائیں گے تو دوسرے کوے شور مچاتے ہوئے پنجرہ کے گرد جمع ہو جائیں گے اور اپنی کائیں کائیں شروع کر دیں گے اور مقید پرندہ بھی زور سے حرکتیں کرنا شروع کر دے گا۔ اور بہت آہستہ دھیمی سی آواز میں یوسین کی طرح راگ الاپنا شروع کر دے گا۔ آپ دور سے ہی کوؤں کے اس غول کو کنکروں کی مار سے بھگانا شروع کر دیں۔ تھوڑی جدوجہد اور شور و غل کے بعد ایک ایک کر کے سب کوے اڑ کر چلے جائیں گے اور ساتھ کے مکانوں کی چھتوں و درختوں پر جا بیٹھیں گے۔ آپ آرام سے اس تماشا کو دیکھتے رہیں۔ اور اس بات کا خیال رکھیں کہ کوا کب آپ کی رکھی ہوئی دوغ کو کھا کر ختم کرتا ہے۔

جب آپ کو یقین ہو جائے کہ دوغ کھالی گئی ہے تو پنجرہ کو اٹھا کر اپنے مکان کے اندر یا برآمدہ میں لا کر رکھ دیں۔ اسی طرح پانچ دن تک روزانہ عمل کرتے چلے جائیں۔

جب تین دن گذر جائیں تو چوتھے دن سے ازصبح تا دوپہر کچھ بھی بیٹھ یعنی فضلہ خارج ہو، اسے جمع کرتے چلے جائیں پھر اس کے بعد جس دن بھی اتوار ہو ٹھیک دوپہر کے کوا مذکور نو جلائیں۔ ... اس کے دماغ کی ہڈیوں یعنی کاسہ سر کو علیحدہ کر کے محفوظ کریں اور بقایا نعش کو کہیں

باہر دفن کر دیں ان دماغی ہڈیوں کو خوب اچھی طرح لاہوری نمک ملے ہوئے گرم پانی سے صاف کریں اور خشک کریں جب اچھی طرح بالکل ہی خشک ہو جائے تو بیری کے کوئلوں کی آگ جلا کر ان دماغی خشک شدہ ہڈیوں کو ان لال ہوئے کوئلوں پر رکھ دیں۔ جب وہ لال ہو کر خوب خستہ ہو جائیں اور کوئلے بھی بھسم ہو کر انگیٹھی ٹھنڈی ہو جائے تو ان ہڈیوں کو نکال لیں ایک دن محفوظ رکھنے کے بعد ان کو کھرل میں خوب باریک پیس لیں اور ایک شیشی میں رکھ دیں اب آپ کے پاس کو امذکور کی دو چیزیں ہیں ایک خشک شدہ بیٹ اور دوسری خستہ دماغی استخوان کا کشتہ ہر روز مریض کو مسکہ مادہ گاؤ کے ہمراہ ایک ستکہ کشتہ مذکورہ کا کھلا دیں اور بیٹ مذکور کو چندن کی لکڑی سے کسی پتھر پر معہ قدرے زعفران کے عرق کیوڑہ سے گھس کر لیپ بنا دیں اور مریض کے مستک یعنی پیشانی پر حلقہ سا لیپ کریں۔

یہ عمل ایک ہفتہ برابر جاری رہے۔ پھر ایک ہفتہ کا وقفہ دے کر اسی طرح ایک ہفتہ کے لئے لیپ مذکور کریں۔ اسی طرح ہفتہ کا وقفہ دے کر چار بار اسی طرح کشتہ کھانے کو دیں اور مستک پر لیپ کریں۔

بس اس قدر ہی عمل کافی ہے۔ اب آپ دیکھیں گے کہ مریض کو پھر کبھی بھی مرض کا دورہ نہ پڑے گا۔ اور مستقل طور پر مریض ہمیشہ کے لئے شفا پا جائے گا۔

دوران علاج کوئی ثقیل غذا ہرگز استعمال نہ کریں ترشی سے قطعی پرہیز رکھیں۔ گیہوں کا دلیہ گندم کی روٹی ہمراہ دال مونگ، کدو، پالک، شلجم، مٹر اور بکری کے گوشت کے شوربہ سے روٹی انڈا اپنے مریض کیلئے بہترین غذائیں ہیں۔ اگر مریض شراب کا عادی ہو تو کم از کم دوران علاج اسے شراب خانہ خراب قطعی پرہیز رکھنا چاہیے۔

دوران علاج جماع سے بھی گریز کریں اور اس عرصہ میں نفسانی خواہشات کی طرف بالکل ہی دھیان نہ دیں۔ پھلوں میں انگور، سیب، سنگترہ، مالٹا، پپیتا پھل اور چیکو اچھی غذائیں ہیں۔ کچے دودھ کو بہت زیادہ ابال کر گاڑھا کر کے بھی نہ پئیں صرف ایک ابال کا دودھ استعمال کریں۔

کوّا کے ذریعے بارش کا معجزہ

کوّا کے حسب خواہش جب چاہیں بارش ہو جائے

عام طور جب موسم گرما میں گرمی سخت ہوتی ہے اور بارش نہیں ہوتی تو لوگ بارش کی خواہش کرتے ہیں۔ خصوصاً گرم علاقوں میں تو عوام اس کے بغیر ساڑھے کے مہینے میں تڑپ اٹھتے ہیں یا جب کبھی بارش کی کمی کی وجہ سے فصل تباہ ہو رہی ہوتی ہے تو کسان لوگ اور زمیندار بارش کے لئے سخت پریشان ہوتے ہیں۔

بعض اشخاص بطور تماشہ اور پیشنگوئی کے عزت حاصل کرنے کیلئے بارش ہو جانے کی شرائط حاصل کرنا چاہتے ہیں بعض اس میں دل بستگی اور عزت شہرت حاصل کرتے ہیں۔ اس لئے جب کبھی بھی آپ چاہیں کہ تھوڑی بہت بارش ہو جائے تو مفصلہ ذیل طریقے کو عمل میں لائیں۔

سنیچر وار کے عین اس وقت کہ جب سورج غروب ہو جنگل میں جا کر کسی ایسے بیری کے درخت کی تلاش کریں جس پر کہ کوے کا گھونسلہ ہو۔ اور اس میں کوئی مونث کوا رہتا ہو سنیچر کا دن اور غروب کا وقت صرف گھونسلہ کی تلاش کے لئے ہے۔ اگر اس دن ایک گھنٹہ تک اس قسم کے درخت پر کسی مادہ کوا کا گھونسلہ نہ ملے تو واپس چلے آئیں۔ غروب سورج سے ایک گھنٹہ کے بعد پھر تلاش نہ کریں۔ اب آپ سمجھیں کہ یہ دن ضائع چلا گیا۔ پھر دوسرے سنیچر کو ایسے کوا کے گھونسلہ کی ایسے درخت پر تلاش کریں۔ غرضیکہ جب بھی آپ کسی مادہ کوے کے گھونسلے کو بیری کے درخت پر تلاش کرلیں وہ دن سنیچر کا ہو اور وقت غروب سے ایک گھنٹہ بعد تک کا ہو ورنہ ایسے کوا کی تلاش بے سود ہے۔

جب اس قسم کا کوا مل جائے اور گھونسلہ کا پتہ بھی لگ جائے تو جمعرات کے روز اسی غروب سورج کے وقت اس گھونسلہ پر پہنچیں اور ایک گھنٹہ کے اندر اندر اس مادہ کوا کو گرفت میں لے لیں۔ سیدھے اسی وقت ندی پر جائیں پہلے خود ندی میں مادرزاد برہنہ ہو کر اشنان کریں اور پھر اس طرح پوتر ہو کر اس کوا کو اشنان کرائیں اس کے بعد آپ اپنے مسکن پر تشریف لا کر اس کوا کو پنجرہ میں بند کر دیں

اور اُسے اس کی معمول غذا ڈال دیں۔ پھر پانچ روز تک ہر روز کوا مذکور کو سورج نکلنے کے نصف گھنٹے پہلے ندی کے پانی سے جو آپ نے پہلے منگا میں مہیا کر رکھا ہو ایک لوٹا بھر پانی سے اشنان کرا دیں اور اس کے پنجرہ کو خشک کر کے نیز پرندہ مذکور کو بھی خشک کر کے پھر اس پنجرہ میں بند کر دیں۔

ان پانچ دن میں روزانہ اس کوا کو ایک بار گندم کی روٹی جس کا آرد کے دوغ ترش کے پانی سے گوندھا گیا ہو کھلا دیں۔ پانچویں دن درمیان شب اس پرندہ کو ہلاک کر ڈالیں اور اس کے سینہ کی ہڈیوں کو سالم بشکل پنجر علیحدہ کر دیں۔ اس کے اندر سے سوائے دل اور جگر کے باقی تمام آلات وغلاظت صاف کر کے بقایا نعش کو باہر آبادی سے دور دبا دیں اس خشک شدہ پنجر کو بمعہ دل اور جگر کے محفوظ رکھیں۔

واضح رہے کہ دل جگر کو سینہ کے پنجر میں اپنے جائز مقام پر رہنے دیں اور اسے سینہ سے ہرگز بھی علیحدہ نہ کریں۔ اب آپ جس وقت چاہیں کہ بارش ہو جائے تو سینہ مذکور کو مع دل وجگر کے جو کہ ایک چھوٹے سے لوہے یا ٹین کے بکس میں بند ہو کو لاکر باہر کسی کھیت میں زمین سے قریباً چھ انچ نیچے دبا دیں۔

مگر یاد رہے کہ یہ عمل ضرورت بارش کے وقت سے ایک گھنٹہ قبل ہونا چاہئے۔ اب ایک گھنٹہ بعد جب بارش کی ضرورت ہے تو اس زمین کے عین مرکز میں جہاں کہ سینہ مذکور کا بکس دفون ہے کیکر کے کوئلہ کی آگ جلا دیں۔ جونہی کہ زمین گرم ہو کر بکس میں سے تپش گذر کر سینہ اور جگر و دل مذکور پر پہنچے گی تو فوراً ہی بارش ہونا شروع ہو جائیگی اور یہ جب تک آگ جلتی رہے گی تب تک بارش متواتر ہوتی ہی جائے گی جونہی آگ کو اس زمین سے دور کیا گیا بارش بند ہو جائے گی۔ مگر یاد رہے کہ یہ بارش ہزار ایک گز کے دائرہ سے دور نہیں ہوگی اور اتنی جگہ تک محدود رہے گی۔

کوّا کے ذریعہ چیچک کی وبا سے بچاؤ

آپ جانتے ہیں کہ چیچک ایک نہایت ہی موذی مرض ہے اور آج سے پچاس سال پہلے تو جب کبھی یہ وبا کے طور پر پھیلتی تھی تو ہندوستان میں لاکھوں جانیں تلف ہوتی تھیں۔ ہندوستانی لوگ اسے بطور ایک دیوی کے پوجتے تھے اور اب بھی پرانے لوگ خصوصاً ہر عورت اُسے دیوی کے طور پر مانتی ہے حالانکہ یہ ایک وبائی متعدی چھوت دار بخار ہے۔ انگریزوں نے اس کا

ایک بچاؤ سوچا ہے۔ جسے چیچک کے ٹیکہ کے نام سے نکالا گیا ہے۔ اور انگریزی میں اُسے سمال پاکس آکولیشن کیا گیا اور رعایا کو ہدایت کی گئی کہ وہ اپنے بچے کے پیدا ہونے کے ایک ماہ بعد جہاں تک ہو سکے اس ٹیکہ کو بچے کو لگوالیا کریں۔ اور پھر بھی ہر پانچ سات سال بعد یہ ٹیکہ لگوادیا کرے اگر ایسا کیا جائے گا تو انسان مرض چیچک سے محفوظ رہے گا۔ یہ ٹیکہ کی دوائی اسی مرض کے مواد سے ہی تیار کی جاتی ہے پہلے تو بہت عرصہ تک عوام نے اس عنایت کی پرواہ نہ کی آخر سرکار نے عوام کے بھلے کے لئے اس ٹیکہ کے لئے ایک محکمہ قائم کیا جس پر ہندوستان میں لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ ہر ضلع میں ٹیکہ لگانے والے ویکسی نیٹر مقرر کئے گئے اور ان پر سپرنٹنڈنٹ مقرر کئے گئے اور جبری طور پر ٹیکہ لگانے کا حکم صادر کیا اور اس سے پرہیز کرنے والوں کی سزا مقرر کردی جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ٹیکہ لگنے لگا۔ واقعی اس سے عوام کو بہت فائدہ ہوا جن لوگوں نے اس ٹیکہ کو لگوایا وہ اس مرض سے زیادہ تر تعداد میں محفوظ رہنے لگے اور ہندوستان میں چیچک کی اموات کی اوسط بہت کم ہوگئی جو روزانہ کم ہوتی چلی جارہی ہے مگر وہ لوگ اس سے ساری عمر یقیناً محفوظ رہتے ہیں۔ جو اچھی عمر میں پانچویں ساتویں سال ایک باراس کا ٹیکہ لگوالیتے ہیں جب یہ مرض ہوجاتا ہے تو اس میں سخت بخار ہوکر جسم پر سخت پھنسیاں نکل آتی ہیں اور پھر ان پھنسیوں میں پیپ پڑ جاتی ہے جسم پر پھنسیوں میں سخت خارش ہوتی ہے۔ پہلے اور دوسرے ہفتے بخار بہت تیزی سے ناقابل برداشت ہوتا رہتا ہے۔

تیسرے ہفتے بخار میں قدرے کمی واقع ہوتی ہے۔ اور پھنسیوں کی پیپ بھی خشک ہونے لگتی ہے۔ چالیس دن میں بخار بھی بالکل اُتر جاتا ہے اور پھنسیوں کے خشک ہوجانے کی وجہ سے کھرنڈ بھی اُتر جاتے ہیں مگر جہاں جہاں پھنسیاں نکلی ہوں وہاں عمر بھر کے لئے چیچک کے داغ ہوجاتے ہیں۔ خاص طور پر چہرہ تو بہت ہی بدنما ہوجاتا ہے۔ اگر کہیں آنکھ کے ڈھیلوں میں پھنسیاں نکل آئیں تو ڈھیلہ دب جاتا ہے۔ آنکھ تلف ہوجاتی بعض طریقوں میں آنکھ میں پھولا پڑ جاتا ہے۔ بچے تو عموماً اس مرض میں بخار کی شدت سے بہت زیادہ تعداد میں تلف ہوجاتے ہیں۔

خدا کی قدرت ہے کہ یہ مرض انسان کو عمر بھر میں صرف ایک بار ہوسکتا ہے دوسری بار چاہے کتنی ہی وبا کیوں نہ پھیل رہی ہو اس کا اثر نہیں ہوسکتا۔ جب یہ وبائی طور گاؤں میں پھیلتا ہے تو گاؤں کے گاؤں بچوں کے تباہ کرڈالتا ہے۔ شہروں میں بھی ہر محلہ میں بیسیوں بچے اس کا شکار ہوجاتے ہیں جن میں سے بہت سے بھاری تعداد میں بچے تلف ہوجاتے ہیں۔

اس لئے ہر انسان کو چاہئے کہ جب بھی اُن کے بچہ ہو تو پیدائش بچے کے دو تین ماہ بعد اُسے ٹیکہ لگوا لینا چاہئے۔ اور پھر ہر سات سال بعد اُسے ٹیکہ لگوا لینا چاہئے۔ جس سے اس مرض سے عمر بھر کے لئے انسان چھوٹ جاتا ہے۔ مگر ابھی گاؤں کے لوگ اس سمجھ تک نہیں پہنچے چونکہ ان میں تعلیم کی کمی کی وجہ سے جہالت اور بے پرواہی بہت پائی جاتی ہے۔ جب کسی گاؤں میں یہ مرض وبا بن کر پھیل جاتے تو فوراً بروز سوموار جمعرات ایک مادہ کوا کو پکڑیں اور اُسے ایک پنجرہ میں بند کر کے تین دن تک ہر روز مکھن کے ساتھ گڑ یعنی قند سیاہ سے میٹھی کی ہوئی مرغن روٹی کھلا دیں۔ اور اس کے پشت پر سے دس پندرہ بڑے چھوٹے پر تراش لیں۔ ان پروں کو محفوظ رکھ لیں۔

جس گاؤں میں وبا پھیل رہی ہو اس کوے کو ہاتھ میں لے کر گاؤں کے گرد تین چکر لگا کر اور کوے کے مستک پر مکھن کا تلک لگا کر کوے کو مشرق کی جانب چھوڑ کر اڑا دیں اور پر جو آپ نے محفوظ کر رکھے تھے۔ اُن پروں میں سے چار پر لے کر گاؤں سے باہر جائیں۔ پھر تحت زمین میں ایک ایک پر دبا دیں۔ تو فوراً اس گاؤں سے وبا نکل جائے گی اور اس دن کے بعد پھر کسی نئے بچے کو یہ مرض نہ ہوگا اور جتنے بچے پہلے اس کا شکار ہو چکے ہوں گے معیاد بھر ٹھیک صحت حاصل کریں گے اور ان میں سے کوئی تلف نہ ہوگا۔ اب آپ کو چاہئے کہ نزدیک کے ملحقہ گاؤں کے باہر جہاں ابھی وبا نہ پھیلی ہو بھی ہر چہار اطراف گاؤں کے باہر کو اندر کا ایک ایک پر زمین میں دبا دیں یقیناً وہ گاؤں بھی اس وبا سے سال بھر کے لئے محفوظ رہے گا۔ ہر زمین میں قریب ایک فٹ نیچے دفن کرنا چاہئے۔

کوّا کے ذریعہ چور چوری نہ کر سکے

جہاں ہندوستان میں دوسرے جرائم کی تعداد میں دھیرے دھیرے قدرے کمی ہوتی چلی جاتی ہے۔ وہاں چوری کے جرم میں روز بروز کچھ اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے۔ غریب طبقہ اور بدمعاش طبقہ اس پیشہ کی طرف زیادہ راغب ہوتا چلا جاتا ہے۔ حالانکہ سرکار نے عوام کے بچاؤ اور بہبودی کے لئے پولیس اور پہرہ کا بہت کافی انتظام کر رکھا ہے۔ اور ساہوکار لوگ اپنے طور پر بھی چوکیدار اپنی حفاظت کے لئے مقرر کر دیتے ہیں۔ اور کچھ محلہ دار اور گاؤں والے اپنے محلہ اور گاؤں کے لئے اپنے آپ پنچایتی پہرے ایک دوسرے کے میل جول سے باری باری دیتے ہیں مگر

تاہم بھی ان سب احتیاطوں کے باوجود آئے دن کسی نہ کسی چوری کی واردات ضرور سننے میں آجاتی ہے۔ بھگوان اپنی کرپا کریں اور عوام اور خاص طور پر غریب طبقہ خوشحال اور بدمعاشوں کو پولیس کے ذریعہ سزا ہو۔اور سماجک طور ہمارا دیش ترقی کرے تو اس وبا سے بہت حد تک نجات مل سکتی ہے۔مگر جب تک یہ بدعت موجود ہے اس لئے ایک نہایت ہی سہل الحصول اور بلاخرچ تجویز درج ذیل کی جاتی ہے۔

پورنماشی کے روز شب کے وقت جب چاند اپنے پورے جوبن پر ہو مشرق کی جانب سے کسی درخت کے گھونسلہ سے ایک نر کوا کو پکڑیں۔ جب پکڑ چکیں تو درخت سے نیچے اتر کر اس درخت کے گرد آنکھیں موند کر دائیں سے بائیں برہنہ پاؤں تین چکر لگا کر بغیر پیچھے دیکھے معہ پرندہ سیدھے اپنے گھر کو لوٹ آئیں اور پرندہ مذکور کو کسی لکڑی کے پنجرہ میں بند کردیں اور اس پنجرہ کو لال رنگ کے سوتی کپڑے سے ڈھانپ کر سو جائیں۔

دوسرے دن دوپہر کے وقت خالص گھی کا حلوہ بنا کر اور اس پر تھوڑا سا لال رنگ پانی گھول کر بطور چھینٹوں کے ڈال دیں۔اور یہ حلوہ اس کوا کو اس کی معمول کی غذا کے علاوہ دیں۔ اور ہر رات کوا کے پنجرہ کو سوتے وقت کوئی کپڑا اسے ضرور ڈھانپ دیا کریں۔ یہ عمل برابر ایک ہفتہ تک کرتے چلے جائیں۔

آٹھویں دن اس کوا کو بوقت دس بجے رات ہلاک کرکے اس میں سے جو بھی خون گرے اُسے زمین پر گرنے سے پہلے ایک چینی کے برتن میں محفوظ کرلیں اور پھر اس کو چاک کر کے اس کے دل کو نکال لیں اور باقی نعش آبادی سے دور کسی جگہ دفن کردیں۔

دل مذکور کو دھوپ میں حفاظت سے خشک کریں جب یہ پوری طرح خشک ہو جائے تو اس کو ایک کھرل میں کھرل کر کے خوب باریک کر کے سفوف بنالیں۔اب اس برتن میں جس میں کہ پرند مذکور کا خون محفوظ ہے روح کیوڑہ ایک تولہ ڈال کر اس خون کو اس روح میں پوری طرح گھول کر اس دل والے سفوف میں ملادیں۔

اتوار کے روز کسی کتا کا سامنے والا ایک دانت نکال دیں اس کو بھی کھرل میں ڈال کر سفوف خون آمیز روح کیوڑہ اور دانت کو اس وقت تک کھرل کرتے چلے جائیں جب تک روح بالکل خشک نہ ہو جائے اور سفوف بالکل ایک لئی کی صورت میں ہو جائے۔ دانت ابھی اس میں سالم

موجود ہوگا۔ اگر گھسا بھی ہوگا تو کچھ معمولی سا گھس ہوگا۔ اور ٹوٹ گیا ہوگا تو اس کے ریزے اس میں موجود ہوں گے اُس دانت یا اس کے ریزوں کو اس سفوف اور روح کی لئی کے درمیان رکھ کر خشک کرلیں۔ جب یہ بالکل خشک ہوجائے تو اُسے چھ ماشہ سندور میں لت پت کر کے ایک لال رنگ کا کپڑا چڑھا کر سوتی کالے رنگ کے دھاگے سے سی کر گولی سی بنالیں اور ایک لکڑی کی ڈبیہ میں کچھ سندور ڈال کر یہ گولی اس میں بند کر کے رکھ لیں صرف اس گولی والی ڈبیہ کو اپنے مکان کے وسط مین رکھیں۔ زمین میں قریباً ایک بالشت نیچے داب دیں جب تک یہ گولی جس مکان زمین کھیت باغ میں مدفون ہے تب تک چور وہاں چوری کرنے کا قصد نہیں کرسکتا۔ اگر کسی طور اس کی دلا دری کر بھی لے تو جونہی اس مکان زمین باغ یا کھیت کے حدود میں پہنچے گا مالکان فوراً جاگ اُٹھیں گے یا تو وہ چور پکڑا جائے گا یا بھاگ جائے گا۔ چوری نہ کرے گا۔



کوّا کے ذریعے کھٹے آم کا پھل میٹھے میں بدل جائے



آم کے درخت ہندوستان میں عام طور پر پائے جاتے ہیں اور یہ انواع اقسام نسل کے ہوتے ہیں بعض تو اس قدر خوش ذائقہ اور لذیذ ہوتے ہیں کہ دور دراز بطور تحفہ کے جاتے ہیں۔

یہ پھل بہت ہی طاقت ور خون صالح پیدا کرنے والا جسم کو موٹا کرنے والا دل و دماغ و بینائی کو قوت بخش اور مقوی باہ ہوتا ہے۔ اسے امرت پھل کے نام سے بھی مان کے ساتھ پکارا جاتا ہے۔ مگر افسوس کہ قریب قریب دس فیصد آم کے پیڑ وں کے پھل کھٹے ہوتے ہیں جن کو کھایا نہیں جاتا اگر کھالیا جائے تو نزلہ و کھانسی گلوں کا متورم ہوجانا وغیرہ کی شکایت ہوجاتی ہے۔

اس قسم کے کھٹے پیڑوں کے پھل کو کچا توڑ لیا جاتا ہے جو اچار ڈالنے مربہ بنانے کے کام آتا ہے یا اس کی ڈلیاں بنا کر خشک کرلیا جاتا ہے۔ جو سفوف کر کے بعض ادویات میں استعمال کیا جاتا ہے یا اُسے سبزیوں کو لذیذ بنانے کے بطور مصالحہ استعمال کیا جاتا ہے یا چٹنیاں وغیرہ بنانے کے لئے اس کا سفوف استعمال ہوتا ہے۔ گو کہ ان چیزوں کے لئے اس کی بھی ضرورت ہوتی ہے مگر تاہم ایک باغ کا مالک ضرور یہ چاہتا ہے کہ اس کے باغ میں کوئی بھی پیڑ کھٹے آم کا نہ ہو چونکہ وہ بہت ہی کم قیمت پر بکتا ہے جس سے کہ مالک کو نقصان رہتا ہے۔

میٹھا پھل اچھے بھاؤ پر بکنے کے کارن مالک کے لئے فائدہ ہوتا ہے جو مالک یہ چاہتا ہے کہ اس کے کھٹے آموں کے پھل ہمیشہ کیلئے میٹھے ہو جائیں اور ہر سال نہایت ہی لذیذہ خوشبودار مہک والی میٹھے رس سے معمور ہوں تو اُسے چاہئے کہ ماہ بیساکھ کی پہلی تاریخ جبکہ سورج درمیان میں ہو ایک کوا کو پکڑے اس کوا کے پر نوچ ڈالے اور غلاظت اس کے گوشت کے اندر کی بالکل صاف کردے۔

ایک مٹکا میں اسے ڈال کر وہ مٹکا پانی سے بھر دے اور اس میں ایک سیر بھر انگور ڈال دے اگر انگور سبز نہ ملیں تو اس میں نصف سیر کے قریب خشک انگور جسے کشمش کہتے ہیں ڈال کر اوپر سے ڈھک کر ایک کپڑا مضبوط باندھ کر اسے زمین میں قریباً تین فٹ نیچے دفن کر دے اور یہ مٹکا اس زمین میں بغیر دیکھے بھالے اور بغیر اس مٹی کو دیکھے نو ماہ تک دفن رہے نو ماہ بعد اس زمین کو کھود کر مٹکا اس میں سے نکال کر اس مٹکا کے پانی کو آہستہ آہستہ نتھار لے اب اس پانی کو محفوظ رکھ لے۔ جب آم کا بور یعنی پھول اٹھانے کا موسم آنے والا ہو تو بور اٹھانے سے پندرہ بیس دن قبل سے روزمرہ قریب سیر بھر پانی اس پیڑ میں جڑوں میں ایک گڑھا کھود کر ڈال دیا کرے۔ بہتر ہے کہ گڑھا تنے کے گرداگرد ہو اور پانی بھی چاروں طرف گرداگرد تنہ بھر کر ڈالا جائے اسی طرح ایک ہفتہ برابر یہ پانی ڈالتا رہے اس سال جو پیڑ میں پھل لگیں گے وہ نہایت ہی میٹھے خوش ذائقہ اور اچھے خوشبودار ہوں گے اور پھل بھی کثرت سے ہوگا۔ یہ پانی صرف ایک سال کے لئے کافی ہوگا۔

کوّا کے ذریعہ گائے بھینس یا دیگر دودھ دینے والے جانور بہت زیادہ دودھ دیں

ہر شخص جو دودھ دینے والے جانور رکھتا ہے چاہتا ہے کہ اس کے جانور بہت زیادہ دودھ دیں اور ان کا دودھ لذیذ ہو اور ان میں کافی مقدار میں چکنا ہٹ ہو۔

اس غرض کے لئے گھریلو جانوروں کو بہت اچھا چارہ کھلی اور بنولہ وغیرہ کھلایا جاتا ہے۔ اس طرح گو کہ جانور اچھا اور کافی دودھ دیتا ہے مگر ایسی غذا پر خرچ بھی کافی ہوتا ہے۔

یہاں پر ایک ایسی تجویز درج کی جاتی ہے کہ غذا تو جانور کو اعتدال سے دی جائے اور

جانور میں قدرتی طور دودھ دینے کی قوت بڑھ جائے اور اس میں حد سے زیادہ چکناہٹ۔ وہ ایسے جانور کو قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے اور اس کی قیمت بھی بڑھ جاتی ہے اور اس کے دودھ سے بھی کافی مفاد پہنچتا ہے۔

سوموار کی رات کو اگر رات چاندنی ہو کسی وقت بھی ایک مادہ کوا کو پکڑیں اُسے لا کر ایک پنجرہ میں بند کریں اُسے روزانہ اس کی معمول کی غذا کھلائیں۔ مگر ایک بار صبح و ایک بار شام اُسے وہی کھانڈ مکھن اور روغن کنجد یعنی تل کا تیل ملا کر ضرور سب ملے جلے وہ تولہ بھر کھانے کو دیں اور اسی متواتر چودہ دن اُسے یہ مرکب روزانہ دو بار صبح و شام کھلاتے رہیں پندرھویں دن بعد اس کوا کو ہلاک کریں اس کوا کے معدہ کو اس کے جسم سے علیحدہ کر لیں اور باقی سب کو دور جا کر دفن کر ڈالیں۔ اس معدہ کو گرم پانی میں قدرے نمک ڈال کر ایک گھنٹہ تک بھیگا رہنے دیں اور پھر اُسے اچھی طرح سے صاف کر ڈالیں۔ پھر اسے ایک تھیلی کی طرح بنا کر اس میں مسکہ یعنی مکھن بھر لیں اور ساتھ ہی اس میں قریب نیم ماشہ خالص چاندی کا ایک ٹکڑا بھی ڈال دیں اُسے سبز رنگ کے دھاگے سے اسی طرح سی ڈالیں کہ مکھن پگھل بھی جائے اور چاندی کا ٹکڑا بھی اس سے باہر نہ نکل سکے۔ اسے باہر سے بھی مکھن سے چپڑ لیں اور اس کے چاروں طرف اس مکھن کی مدد سے سیاہ تل لگالیں۔ اور اس قدر تل لگا دیں کہ یہ معدہ کی تھیلی تلوں میں چھپ جائے اب اس تھیلی میں آردِ گندم کی تھیلی بنا کر ڈال دیں اور خشک کر لیں۔ جب اس کا آرد گندم کا تھیلا خشک ہو جائے تو اب اس کو ایک لال رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر اوپر لال رنگ کے تاگے سے سی کر ایک گولہ سا بنا ڈالیں اگر کسی کے ہاں ایک گھریلو جانور ہے تو اس جانور کے چارہ کھانے والے مقام کے نیچے اس گولہ کو دفن کر دیں اور اگر کوئی بڑا تھانہ یا ڈیری فارم ہے تو اس کا تھانہ یا مکان کے مرکز میں اس گولے کو دفن کریں۔ جب تک یہ گولہ مدفون ہے یقین جانیے کہ ہر ایک جانور بہت کثرت سے اور از حد لذیذ اور نہایت ہی چکنا دودھ دے گا۔

کوّا کے ذریعہ چہرے کی خوبصورتی کیلئے لاجواب ابٹن

آج کل کے نوجوان اکثر اعتدال کی زندگی بسر نہیں کرتے اور غذائیں کچھ اس ڈھنگ کی کھاتے ہیں کہ اکثر ان کی بدہضمی اور خرابی خون کی شکایت ہو کر بہت سے امراض سے واسطہ پڑتا ہے اور خصوصاً چہرے پر چھائیں چھائیاں یعنی سیاہ داغ، کیل اور بدنما دھبے اور تل وغیرہ اور دوسری جلدی امراض ہو جاتے ہیں۔ جس کے لئے یہ لوگ طرح طرح کی انگریزی کریمیں اور پوڈر انواع اقسام کے صابن استعمال کرتے رہتے ہیں۔ اور ان پڑھی دیہاتی عورتیں ہلدی، تیل اور آردوغیرہ ملا کر ابٹن ملتی ہیں۔ گو اس میں کوئی شک نہیں کہ ان میں سے بعض کے ساتھ قدرے فائدہ ہوتا تو ہے۔ مگر وہ کوئی نمایاں مفید نہیں رہتے۔ عوام کے فائدے کے لئے میں یہاں ایک ایسا ابٹن تجویز کرتا ہوں جو اگر درست طور بنا کر استعمال کیا جائے تو کیل چھائیوں کو صاف کرنے کے علاوہ جلد کو نہایت ہی شفاف، نرم چمکیلا خوبصورت اور سرخ بنا دیتا ہے۔ نیز چہرے کے داغوں کو دور کر کے چہرے کو خوبصورت بنا کر نہایت ہی دل آویز اور بے داغ اور دل کشی بخشتا ہے۔

ایک مادہ کوّا کو کسی دن اور کسی وقت پکڑیں اس کے پیٹ کے سفید بالوں کو تراش لیں ان کو ایک کھرل میں ڈالیں اس میں چھ ماشہ بالوں کے حساب سے کوے کے دو انڈوں کی زردی بھی ملا لیں۔ نیز اس میں تین ماشہ زعفران ڈال کر اور دس تولہ عرق کیوڑہ کی آمیزش کر لیں اب ان سب کو یک جان کریں۔ جب یہ سب یک جان ہو جائیں تو اس میں ایک چھٹانک سنگترہ کے چھلکا کا رس نچوڑ کر ملا دیں۔ اب اس میں تین تولہ آرد جو ڈالیں ان سب کو یک جان کر کے ایک لئی سی بنا ڈالیں اور اس لئی کو چہرہ پر لیپ کریں۔ قریب ایک گھنٹہ کے یہ لئی چہرہ کے اوپر رہے اس کے بعد یہ خشک ہونے لگے گی۔ اسے ہاتھ کی ہتھیلی سے خوب مل مل کر اور چہرے پر ہتھیلی رگڑ رگڑ کر اس لیپ کو اتار ڈالیں۔ جب یہ سب اتر جائے تو چہرہ کو گرم پانی اور صابن سے دھو کر مفصلہ ذیل تیل جو پہلے تیار کیا ہوا ہو چار پانچ بوند کے قدر میں ہتھیلی پر ڈال کر چہرے پر حسب رواج مل دیں۔

گل چمبیلی ایک تولہ گل گلاب تین تولہ گل رابیل تین تولہ کو پاؤ بھر تل کے تیل یعنی روغن کنجد میں کھرل کریں اور یہ جب سب یک جان ہو کر گل اس تیل میں مالیدہ ہو جائیں تو اس تیل کو نرم آنچ پر پندرہ منٹ چڑھا کر اسے ایک ململ کے کپڑے میں چھان لیں۔ روغن تیار ہے اسے ایک شیشی میں بھر کر رکھ چھوڑیں اور بوقت ضرورت استعمال میں لائیں۔ ایسا عمل روزانہ ایک ماہ تک کریں اور تجربہ کریں۔ تو آپ دیکھیں گے کہ چہرہ پر وہ نکھار اور خوبصورت ہو گی کہ دیکھنے والے عش عش کر اٹھیں گے۔ اور یہ خوبصورتی تا بڑھاپا قائم رہے گی۔ چہرہ بڑھانے کی جھریوں سے بھی محفوظ رہے گا۔

سٹہ میں یقیناً کامیابی حاصل کرنے کا عمل

کئی سال سے ہمارے ملک کے بیوپاری سٹہ کا عام بیوپار کرتے ہیں اور نرخوں کے نمبر بھی حاصل کرتے رہتے ہیں۔ نمبروں کی قسم کے سٹہ کو تو شاید گورنمنٹ نے ممنوع اور جرم قرار دیا ہوا ہے مگر سٹہ کے بیوپار کے لئے مختلف چیمبر آف کامرس بڑے بڑے شہروں میں بنے ہوئے ہیں۔ ان چیمبروں کی روزانہ خرید و فروخت ہوتی ہے۔ بیوپاری روزانہ نفع و نقصان اٹھاتے رہتے ہیں۔ بلکہ بعض تو دیوالیہ پن کی نوبت تک پہنچ جاتے ہیں۔ عام طور پر مشہور ہے کہ سٹہ کسی کا نہیں ہوتا بلکہ بیوپاری کا انجام خراب ہوتا ہے۔ اور وہ اپنی سب پونجی آج اور کل کی امید پر خسارہ میں دے کر کنگال ہو جاتا ہے۔ مگر یہ بھی کچھ ایسی بدعت اور عادت ہے کہ کنگال ہونے کے باوجود بھی جو ملے وہ سٹے کے بھینٹ کرتا رہتا ہے۔

یہ ایک قسم کا بیوپار ہے۔ جس میں اگرچہ بہت تعداد میں بیوپاری برباد ہوتے ہیں۔ مگر بعض سمجھدار بیوپاری اس سے بڑا فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور دنوں میں لاکھوں اور کروڑوں کے مالک بن جاتے ہیں۔

ایک عامل نے مجھے ایک بار ایک بیوپاری کی نسبت بتایا تھا کہ اسے اس نے مفصلہ ذیل عمل بتایا جس سے وہ لاکھوں کا مالک ہو گیا اور جس جس کو عامل نے یہ دیا وہ سب کے سب ہمیشہ مفاد میں رہے۔

چاندنی جمعرات کی شب کو ایک مادہ کوا پکڑیں اس کے گھونسلے میں ہاتھ مار کر دیکھیں اگر وہ مادہ انڈے دیتی ہوگی تو بہت ہی مفید ثابت ہوگی اور اگر اس کا کوئی انڈا وہاں موجود ہو تو اسے بھی ساتھ اٹھا کر لے آئیں۔ اس پرند کو لا کر اپنے مسکن پر کسی پنجرہ میں بند کر دیں اور اگر کوئی انڈا اس کے گھونسلے سے ملا تھا تو اس کو توڑ کر اسے ایک کھرل میں ڈال کر اس میں تین رتی زعفران اور نیم ماشہ کافور ملا کر کھرل کریں اور جب وہ خشک ہونے لگے تو اس کی ایک گولی بنا کر محفوظ رکھ لیں۔

اب اس پرند کو حسب معمول دانہ دنکا ڈالیں۔ پانچ دن روزانہ اسے زعفران ملا دہی اور شہد بھی آمیزش کر کے کھلاتے رہیں چھٹے دن اسے یہی غذا دے کر سٹہ کا بیوپار کرنے کے لئے جائیں اور حسب خواہش سٹہ کا سودا کر آئیں۔

اب جب تک اس سٹہ کا بھاؤ کھلنے کی تاریخ نہ آئے تب تک روزانہ اس کو ایک بار یہی زعفران اور شہد غذا برابر دیئے چلے جائیں جس دن اس سٹہ کا نتیجہ نکلے گا آپ دیکھیں گے کہ آپ کو اس سٹہ کے سودا میں بہت زیادہ فائدہ ہوگا اور اگر انڈا میسر ہوا تھا اور آپ نے اس کی گولی بنائی تھی تو جب سٹہ پر جائیں تو کوا کو مذکور غذا کھلانے کے بعد سٹہ والے مقام پر اس گولی کو دائیں جیب میں ڈال کر جائیں۔ اگر یہ گولی آپ کے جیب میں بوقت سٹہ کے سودا کے موجود ہے تو آپ یقین جانئے کہ اس سٹہ کے نتیجہ میں آپ کو ہزاروں لاکھوں کا فائدہ ہوگا اور آپ مالا مال ہو جائیں گے۔

واپس آ کر اس کوا کے ماتھے پر زعفران کا تلک لگا کر جانب مشرق چھوڑ دیں۔ اور پھر جب بھی ضرورت پڑے تو اس گولی سے کام لیں۔ گولی نہ ہو تو پھر بوقت ضرورت اس طرح دوبارہ عمل کریں۔

کوا کے ذریعہ مرض چنبل کی مجرب دوا

مرض چنبل جسے انگریزی میں سورائیسں کہتے ہیں ایک نہایت ہی گندی تکلیف دہ مرض ہے اس میں جسم کے کسی حصہ میں خارش ہو کر چھوٹی چھوٹی پھنسیاں ہوتی ہیں جن میں میٹھی میٹھی خارش ہوتی ہے۔ مریض کھجاتا ہے ان میں سے خون بہہ کر پیپ پڑ جاتی ہے اور ہر وقت پانی رستا رہتا ہے۔ یہ مرض عام طور پر ہاتھ کی انگلیوں کلائی اور ہاتھ کی پشت پنڈلی اور پاؤں کی پشت اور

گردن پر بہت زیادہ ہوتا ہے۔ مریض کے ہاتھ پاؤں بہت گندے محسوس ہوتے ہیں اور عوام اس کے ہاتھ سے چھوئی ہوئی چیز لینا یا استعمال کرنا پسند نہیں کرتے۔ بلکہ ایسے مریض کو عوام اپنے نزدیک بھی نہیں بیٹھنے دیتے۔ ایک تو مریض خود اپنی تکلیف سے تنگ ہوتا ہے۔ پھر اس پر لوگوں کی نفرت اسے بہت پریشان کرتی ہے۔ اور وہ ہر وقت اداس اور نڈھال سا رہنے لگتا ہے۔ بے چارہ ڈاکٹروں اور حکیموں کے پاس پہنچتا ہے زر کثیر خرچ کرتا ہے۔ ڈاکٹر لوگ اسے پنسلین اور ملک پروٹین کے ٹیکے لگاتے ہیں نیز آئیوڈائڈ کے مکسچر بنا کے پینے کو دیتے ہیں۔ اور مختلف قسم کی مراہم استعمال کراتے ہیں۔ حکما سیماب کی قسم اور سنکھیا کی قسم کے مختلف مرکبات اور مصفٰے خون ادویات استعمال کراتے ہیں۔ اور شنگرف رومی لال سندور نیلا طوطیا وغیرہ سے مراہم بنا کے استعمال کراتے رہتے ہیں۔

مگر ان سب سے کوئی چنداں فائدہ نہیں ہوتا اور اگر ہو بھی جائے تو جلد کلی طور پر صاف نہیں ہوتی صرف پانی اور پیپ کا آنا موقوف ہو کر وہ جلد خشک اور سیاہ رنگ کی ہو جاتی ہے اور پھر دو تین ماہ بعد ذرا سی خارش ہو کر مرض پھر پھوٹ پڑتا ہے۔ پرمشور بخشے بہت گندہ اور موذی مرض ہے۔

آخر مریض ان لوگوں پر یقین کر کے بیٹھ جاتا ہے جو کہتے ہیں کہ بھائی یہ ایک متعدی مرض ہے اس کے لئے حکیموں اور ڈاکٹروں کے پاس نہ جاؤ اور نہ روپیہ برباد کرو۔ تکلیف نہ اٹھاؤ یہ بھی تیل وغیرہ لگا چھوڑ اگر و معیاد ختم ہونے پر یہ مرض خود بخود ٹھیک ہو جائے گا۔ بیچارہ مریض سالوں سال تک اس مصیبت میں مبتلا رہ کر باعث نفرت اور بدصورت سا بنا رہتا ہے۔ اس کے لئے اگر آپ کو کوئی ایسا مریض ملے تو ایک کوا ٹھیک دوپہر کے وقت بروز جمعہ پکڑیں اور اُسے چھولے ہوئے سیاہ نخود کا آرد بنا کر اُسے نمکین پانی سے گوندھ کر گولیاں بنا کر کھلا دیں پھر جب یہ گولیاں کھلاتے تین دن گذر جائیں تو اس کے فضلہ یعنی بیٹھ کر اس قدر اکٹھا کریں کہ اس کے خشک ہونے پر اس کا وزن قریباً ایک تولہ ضرور رہ جائے اس کوا کے سیاہ پر بقدر چھ ماشہ تراش لیں اور اس کوا کے بوقت شب جب چاند نکلا ہوا ہو مغرب کی جانب از آخر چھوٹے ان پروں کے بالوں اور بیٹھ کر ایک کھرل میں ایک تولہ سیماب ڈال کر آٹھ دن تک دن رات روزانہ قریباً چھ گھنٹہ تک کھرل کرتے رہیں۔

جب یہ بالکل باریک خاکستر بن جائے تو اس میں ایک چھٹانک پگھلا ہوا شہد کا موم اور تین ماشہ انزروت اور ایک تولہ جست کا پھلا ڈال کر یک جان کر کے مرہم بنالیں۔

اب ہر روز صبح چمبل کے زخموں اور آس پاس کی جلد کو نیم کے پتوں سے جوش دیئے ہوئے پانی سے دھو دو اور صاف کر کے یہ مرہم بطور لیپ لگا دیں۔ ہر روز اسی طرح سے عمل کریں۔ ایک ماہ متواتر دھونے اور اس مرہم کے لگانے سے چاہے چمبل کتنے سے کتنا پرانا اور گندہ کیوں نہ ہو ہمیشہ کے لئے صاف ہو جائے گا۔ اور اس جگہ کی جلد میں کوئی سیاہی نہ رہے گی بلکہ وہ جلد دوسری جلد کی رنگت کی ہو جائے گی اور کوئی شخص نہ پہچان سکے گا کہ یہاں کبھی چمبل کا عارضہ بھی ہوا تھا۔



کوّا کے ذریعہ آپ سب کو دیکھیں مگر آپ کو کوئی نہ دیکھے



آپ نے بہت دفعہ پرانی کتب میں پڑھا ہوگا اور سنا بھی ہوگا کہ پرانے زمانے میں ایک ایسا سرمہ ہوتا تھا جسے آنکھ میں لگانے سے لگانے والا تو سب کو دیکھ سکتا تھا۔ مگر اُسے کوئی نہ دیکھ سکتا تھا۔

بعض کتب میں ایسے سرمہ کا نام سلیمانی سرمہ لکھا ملتا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ پرانے زمانے میں اس قسم کی روایات اور سرمہ جات ہوتے تھے۔ جس کو پاس رکھنے یا آنکھ میں لگانے سے عامل تو سب کو دیکھتا تھا مگر اُسے کوئی نہیں دیکھ سکتا تھا۔

بعض لوگ اسے جادو تصور کریں یا کوئی شعبدہ مگر در اصل یہ ادویات کی تاثیر ہے نہ کوئی شعبدہ ہے نہ جادو۔ صرف دگیان ہی اس میں پوشیدہ ہے۔ آپ ہر روز سیارگان کے افعال پر سے دیکھتے ہیں کہ سیارگان چاند سورج وغیرہ لاکھوں میل انسان سے دور ہیں مگر اُن کا اثر زمین پر رہنے والے انسانوں پر خوب پڑتا ہے۔ چاند گرہن آسمان پر چاند کو لگتا ہے مگر حاملہ عورتوں کو دیکھو کہ اگر وہ چاند کے گرہن لگتے وقت کوئی گھریلو کام کرلیں یا اپنے خاوندوں سے جفت ہوں تو ان کے ہونے والی اولاد پر اس کا اثر پڑتا ہے۔ اکثر اس کے جسم پر سیاہ نشان ہو جاتے ہیں داغ پڑ جاتے ہیں۔ اور

بعض اعضاؤں میں کمی آجاتی ہے اسی طرح جب سورج گرہن ہوتا ہے تو سرکاری طور پر بھی صرف ہندوستان میں نہیں دنیا بھر میں اعلان کیا جاتا ہے کہ گرہن کو مت دیکھنا ورنہ آنکھیں اندھی ہوجائیں گی وغیرہ کیا ایسے واقعات میں کوئی جادوگر جادو کر رہا ہوتا ہے یا کوئی شعبدہ باز کوئی شعبدے دکھا کر آپ کو محو حیرت کر رہا ہوتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کرۂ عرض یعنی دُنیا میں جس قدر بھی جاندار یا بے جان اشیاء خالق مطلق نے خلق کی ہیں اُن سب کا ایک دوسرے پر اثر پڑتا ہے۔ اور اسی اثر کو جان لینا کہ کونسی چیز کس چیز پر کیا اثر کرتی ہے اسی کا نام سائینس یا دگیان ہے۔ پھر ایک دگیان جاننے والا ان تاثیروں کو دیکھ کر ایک یا اس سے زیادہ چیزوں کو اپنی مرضی سے ملا جلا کر یا کوئی خاص ترتیب دیکر ایک نئی چیز ایجاد کر لیتا ہے اور اگر وہ ایجاد کوئی پہلے نہ دیکھی عجیب چیز ہوتی ہے تو لوگ اسے معجزہ، شعبدہ یا جادو کا نام دے کر پکارتے ہیں اور محو حیرت ہوتے ہیں۔

ایک نر کوا کو برہسپت کے روز اُس شب کو پکڑیں جو خوب اندھیری ہو۔ جب پکڑ چکیں تو اپنے گھر کو لوٹنے سے پہلے اپنے گھر کے مقابل کی سمت الٹے پاؤں یعنی اپنے گھر کی طرف منہ ہو اور مقابل کی جانب پیٹھ سات قدم تک چلے جائیں اور پھر اپنے گھر کی طرف سیدھے پاؤں چلتے ہوئے گھر پہنچ جائیں۔

گھر میں کوا کو ایک پنجرہ میں ڈالیں مگر پرند کو پنجرہ میں ڈالنے سے پہلے اس کی آنکھیں لال سوتی کپڑا سے باندھ دیں تا کہ وہ کچھ نہ دیکھ سکے جب آپ ایسا کریں گے تو آپ دیکھیں گے کہ کوا اندکور تھوڑی دیر تو اسی حالت میں بیٹھا رہے گا اور بعد کو سر جھٹک کر گر پڑے گا اور لیٹا رہے گا۔ آپ سو جایئے آپ سو جائیں گے تو کوئی گھنٹہ دو گھنٹہ بعد پرند کور خود بخود پھر اٹھ بیٹھے گا۔ اور اپنے پنجہ سے اس کپڑا کو اپنے آنکھ سے دور کرنے کی کوشش کرے گا۔ اگر وہ کامیاب ہو گیا تو آپ کا عمل ضائع گیا اور اگر وہ کامیاب نہ ہوا۔ کپڑا دور نہ کر سکا تو آپ کا عمل کامیاب رہے گا۔ اگر کوا کھولنے میں کامیاب ہو جائے تو اس دن کے پکڑے ہوئے اس کوا کو آزاد کر دیجئے۔ اور اپنا عمل کرنے کے لئے پہلے کی طرح دوسرے برہسپت کو ایک اور کوا پکڑ کر لایئے اس پر پھر اسی طرح عمل کیجئے اور کپڑا ایسا مضبوط باندھیے کہ وہ اسے اپنے پنجوں سے کھول نہ سکے کہیں

آپ ایسا نہ کریں کہ اس کے پنجوں کو اس غرض سے باندھ دیں۔ کہ اس کے پنجے کام نہ کر سکیں گے اور نہ یہ کپڑا کو کھول سکے گا۔ ہرگز نہیں ورنہ پھر آپ کا عمل ناکامیاب رہے گا اس عمل مین ایسا کرنا ہے کہ کوے کے پنجے بھی آزاد رہیں اس کی جدو جہد میں بھی کمی نہ آئے اور کپڑا نہ کھل سکے۔ غرضیکہ جب آپ صبح اٹھیں اور دیکھیں کہ کوا کی آنکھیں بدستور بند ہیں جیسا کہ آپ نے کی تھیں۔ تو آپ سمجھیں کہ آپ کا رات کا عمل کامیاب ہے اب آپ اگلا قدم اٹھائیں۔

کوا کی آنکھ کھول دیں۔ اور اس کی آنکھ میں دو قطرہ عرق گلاب ٹپکا دیں اور نصف گھنٹہ بعد اُسے دانا دنکا کھانے کو دیں شام کے سات بجے کے قریب جب سورج غروب ہو رہا ہو تو کوا کے خوراک کے پیالے میں نصف تولہ گائے کے دودھ کی بالائی اور نصف تولہ روغن ناریل خالص ملا دیں اور اس سے دور ہو جائیں۔ بلکہ کسی دوسرے شخص کو بھی وہاں جانے کی اجازت نہ دیں۔ نصف گھنٹہ بعد آپ دیکھیں گے کہ بالائی اور روغن ناریل کھایا جا چکا ہے۔ اگر نہ کھایا گیا ہو تو اس وقت تک انتظار کریں کہ جب تک کوا اُسے کھا نہ لے۔ جب کوا اُسے کھالے تو اُسے پھر پہلی رات کی طرح آنکھوں پر پٹی باندھ دیں۔ پٹی وہی کل والی سوتی سرخ لٹھ کی ہو۔ اور خوب مضبوطی سے باندھیں کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کوا پنجوں سے پٹی کھول کر دیکھنا شروع کر دے اور اگر ایسا ہوا تو پھر پہلے کی طرح آپ کا عمل ناقص ہے۔

اگر خدانخواستہ ہو جائے تو پھر اس کوا کو بھی آزاد کر دیں۔ جیسے کہ پہلے کیا تھا۔ اور پھر پہلے کی طرح عمل کر کے دوسرا کوا لائیں۔ اور یہاں تک پھر عمل کریں۔ اسی طرح تیسرے چوتھے اور پانچویں دن صبح اس کی پٹی کھول دیا کریں اور آنکھ میں دو قطرہ میں عرق گلاب ٹپکا دیا کریں اور رات جب سورج غروب ہونے لگے تو اس کی پیالہ میں بالائی شیر مادہ گاؤ اور روغن ناریل ڈال دیا کریں۔ جب پانچ رات اور دن آپ یہ عمل پورا کر لیں پھر آپ سمجھیں کہ یہاں تک آپ کا یہ عمل درست اور پورا اترا ہے۔ اس کے بعد پانچ دن کے لئے ہر روز ایک رتی بھر تمباکو کے پتوں کو آرد گندم میں گوندھ کر چاہے اس کی روٹی پکا کر کوا کو کھلا دیا کریں آرد چاہے کتنا ہو مگر تمباکو کی پتی ایک رتی بھر ضرور اس کے معدہ میں چلی جائے۔

دس دن یہ دونوں عمل کر لینے کے بعد آپ کو اندکور کو ہلاک کر ڈالیں اور اس کی آنکھیں نکال لیں ان میں سے جو رطوبت خارج ہو اسے بھی خارج نہ ہونے دیں۔ ہر دو کو ایک سیپ میں محفوظ کر ڈالیں اس کے بعد جست کا پھلا نیم ماشہ سوہاگہ نصف رتی سرمہ سفید ایک تولہ کافور بھیم سینی نیم ماشہ نیم کے پتوں کا رس پانچ تولہ۔

ان سب کو ایک کھرل میں ڈال کر کھرل کریں۔ جب یہ سب سرمہ کی طرح پس کر باریک ہو جائے تو اُسے نکال لیں اور ایک شیشی میں بند کر کے رات کے ٹھیک دو بجے اندھیرے میں سوموار کی رات ہندوؤں کے اُس مسان میں جہاں مردے جلائے جاتے ہوں اس جگہ دفن کرا دیں جہاں دوسرے دن کوئی مردہ جلایا جاتا ہو اُس سے شیشی کو اس جگہ زمین میں کوئی ایک فٹ نیچے دفن کریں اُسے وہاں ایک وقت تک دفن رہنے دیں جب تک کہ اس جگہ زمین پر چودہ نعشیں نہ جل جائیں۔ جب چودھویں نعش جل چکے تو اس کے چوتھے دن جبکہ اس نعش کی راکھ کو اٹھا لیا گیا ہو اس شیشی کو نکال لائیں۔ مگر یاد رہے کہ جب تک آپ یہ سب عمل کرتے رہیں گے نہ کسی کو اس کا حال بتائیں نہ ذکر کریں۔ اور نہ یہ سب عمل کسی کو دیکھنے دیں۔ غرضیکہ یہ سب کچھ خفیہ ہی ہوتا رہے۔

پھر اس شیشی کو کسی ایسے کنوئیں میں کسی تاگے سے باندھ کر لٹکا دیں جس میں اتنا پانی موجود ہو جس میں کہ شیشی مذکورہ ڈوب جائے مگر اس کنواں سے کوئی پانی لیتا ہو اور نہ کنوئیں پر کوئی آتا جاتا ہو شیشی کا تاگا جس سے کہ شیشی باندھی گئی ہے۔ کنوئیں کے باہر نظر نہ آئے بالکل کنوئیں کے اندر کوئی کیل لگا کر اس سے باندھ دیں۔

شیشی باندھنے کا تاگا سیاہ سوت کا ہونا لازمی ہے ایک ماہ لگاتار یہ شیشی اُس کنوئیں میں لٹکی رہے۔ پھر اس شیشی کو نکال کر گھر لائیں تو دوائی تیار ہے۔ اسے اب آپ سلیمانی سرمہ کا نام دیں یا کوئی دوسرا نام رکھ لیں آپ کی مرضی پر منحصر ہے مگر یہ درست ہے کہ جو کوئی بھی اس سرمہ کو لگائے گا اُسے تو کوئی نہ دیکھ سکے گا مگر وہ سب کو بخوبی دیکھ سکے گا۔



کوّا کے ذریعہ انسانی عمر دراز ہو جائے



دھرم پستکوں نے انسانی زندگی کے قیام کو ایک سو سال کے قریب لکھا ہے اور اسے چار حصوں میں منقسم کردیا ہے اور ہر حصہ کو پچیس سال مقرر کیا گیا ہے۔ پہلا حصہ برہمچریہ آشرم جس میں انسان کو تعلیم و تربیت کی طرف راغب کیا گیا ہے۔

دوسرے پچیس سال کو گرہست آشرم یعنی شادی کرنا۔ اولاد پیدا کرنا اور گرہست کے چلانے کے لئے کاروبار کر کے دولت پیدا کرنے کی ترغیب دی ہے۔

تیسرے حصہ کو سنیاسی آشرم کا نام دیا ہے جس میں کہ حضرت انسان کو شہر بشہر اور گاؤں گاؤں پھر کر لوگوں کو دھرم پرچار کرنے اور دیگر پندونصائح کے لئے تلقین کی گئی ہے۔

چوتھے بان پرست آشرم میں لوگوں کو کہا گیا ہے کہ اس عمر کے آخری پچیس سال میں کسی ایکانت جگہ بیٹھ کر تارک الدنیا ہو کر بھگوان سے لو لگائے۔ اور اپنی عاقبت کو سدھارے۔

اسی طرح علم طب کے ماہرین نے بھی انسانی زندگی کا معیار قریباً سو سال ہی بتایا ہے۔ بشرطیکہ کوئی حادثہ نہ ہو جس میں انسان تلف نہ ہو جائے۔ یہ سب ہو سکتا ہے بشرطیکہ انسان اعتدال کی زندگی بسر کرے۔ کم از کم پچیس سال تک برہمچریہ کی زندگی بسر کرے اور بقایا عمر میں بھی اعتدال سے چلے اور غذا وغیرہ بھی سادہ استعمال کرے۔ تحریر کنندہ نے تو اس زمانے میں قریباً ایک سو پچاس سال کی عمر کے آدمی بچشم خود دیکھے ہیں اور اُن سے بات چیت کرنے سے پتہ چلا ہے کہ وہ کوئی خاص غذا نہ کھاتے تھے بلکہ سادہ اور اعتدال پسند تھے۔ پھر پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنا اُن کا فرض اولین تھا۔ مگر آج عوام میں معیار زندگی بہت ہی کم ہو گیا ہے۔ بیس پچیس سالہ بوڑھے اور نامرد تو آپ کو بہت ملیں گے اول تو چالیس سال سے اوپر کی عمر کو پچاس فیصدی یا ساٹھ فیصدی آدمی ہی پہنچتے ہیں۔ مگر جو پہنچتے بھی ہیں تو وہ پرانے ہو کر بوڑھے سے بھی زیادہ بوڑھے معلوم ہوتے ہیں۔ نہ چل پھر سکتے ہیں اور نہ ہی کوئی محنت مشقت کا کام کر سکتے ہیں۔ اس سب کی وجہ بے اعتدالی کی زندگی ملے۔ ابھی بارہ سال کا لڑکا ہوا بھی نہیں کہ حضرت لونڈے بازی اور جلق کے شکار ہو کر اپنی بقا کو نیست و نابود کرنے کے درپے ہو جاتے ہیں۔

بعض بچوں کو تو والدین ہی کم سنی میں ان کی شادی کے بہت شائق ہوتے ہیں۔
دو سال کا بچہ ایک سال کی لڑکی پانچ سال کا بچہ چھ سال کی بچی۔ دس سال کا بچہ ایک سال کی لڑکی۔
اس قدر صغیر سنی میں انسانی شادی رچا کر جوڑے کو پیوست کر دینا تو ہندوستان کا عام شغل رہا ہے۔
بھلا آپ خود ہی بتائیں کہ اس نتیجہ کیا ہوگا۔ مصنف نے دس بارہ سالہ لڑکیوں اور چودہ پندرہ سال کے لڑکے باپ بنتے کئی بار دیکھا ہے وہ خود کیا رہیں گے اور ان کی اس طرح سے صغیر سنی میں پیدا ہوئی اولاد میں بقاء حیات کے لئے کیا جوہر ہوں گے یہ تو اسی طرح ہے کہ پھول کھلنے بھی نہ پائیں اور کملا جائیں۔ شگوفوں کو ہی مسل کر رکھ دیا جاتا ہے۔

اگر انسان چاہتا ہے کہ میں پوری حیات بسر کروں بلکہ اس سے بھی کچھ زائد اور وہ بھی بصحت تو اُسے چاہیے کہ نہایت سادہ غذا اور نہایت سادہ پوشاک اور سادہ رہن سہن پر اکتفا کرے۔ اعتدال کی زندگی بسر کرنے کے ساتھ عیاشی سے پرہیز کرے خوب سیر و سیاحت کرے روزانہ ورزش کی عادت بنائیں۔ سستی چھوڑ کر چست بنے اور محنت سے جی نہ چرائے تو میں دعوے سے کہتا ہوں کہ طبی ماہرین کے حسب فرمان وہ پوری سو سال کی عمر پائے گا۔ بلکہ اس سے کچھ زیادہ دیر تک بھی زندہ رہے تو کوئی شک نہیں۔

یہ تو ہوئی طبی زندگی یا یوں کہو کہ قدرتی حیات اس کے علاوہ بھی کئی طریقے ہیں جس سے ایک انسان دو سو سال اور تین تین سو سال تک رو بصحت اور توانائی کے ساتھ اپنی زندگی بسر کر سکتا ہے جو شخص ایسا چاہتا ہے کہ اس کی عمر بہت ہی دراز ہو تو اُسے چاہیے کہ سب سے پہلا فرض تو اپنا یہ سمجھے کہ اُسے اعتدال اور پرہیزگاری کی زندگی بسر کرنی ہے اور عیاشی سے کوسوں دور بھاگنا ہے اور اگر وہ اس بات کا پکا ارادہ کرے تو اس کے بعد اسے چاہیے کہ وہ اس عمل پر عمل کرے۔

نرملا ایکادشی کی رات جو سال میں صرف ایک دفعہ ہوتی ہے سارا دن بغیر کچھ کھائے پیے قریباً بارہ بجے کے جنگل میں جائے اور کسی ببول کے درخت کے کوا کے گھونسلہ سے ایک نر کوا کو پکڑے۔ ایسے گھونسلہ اور درخت کو اُسے چاہیے کہ پہلے منتخب کیا ہوا ہو۔
اس کوا کو جونہی کہ وہ گھر پر لائیں گے تو اس کے مستک پر صندل سرخ کا لیپ کر دے جو پہلے سے ہی تیار کر کے بشکل لیپ بنا ہوا تیار رکھا ہو۔ پھر اُسے پنجرہ میں بند کر دے اور بستر پر

جاتے وقت اس کے پنجرہ کو لال رنگ کے سوتی کپڑے سے ڈھانپ دے۔

صبح کو اُٹھ کر جائفل ایک ماشہ جاوتری ایک ماشہ زعفران ایک ماشہ عنبر ایک ماشہ اور کستوری نافہ ایک ماشہ کو خوب کھرل میں تیار ہوئے جو پہلے تیار ہوں کہ آمیزش سے روغن زرد خالص اور آرد گندم سے حلوہ تیار کر کے یہ حلوہ پرند کو کھلا دے اس کے بعد سارا دن اُسے معمول کے مطابق غذا دیتے رہیں۔

تین دن تک اسے اسی طرح ایک بار روزانہ اسی وزن کی ادویات کا حلوہ دیتے رہیں اور اس تین دن کے وقفے میں طلائے خالص تین ماشہ اور چاندی خالص چھ ماشہ کو ریتی سے موٹا موٹا کر دیں۔ دونوں برادہ ہوئی دھاتوں کو ملا دیں اور اُسے دس برابر حصوں میں تقسیم کر کے پڑیہ بنا ڈالیں اب روزانہ جو حلوہ مذکورہ کوا کے لئے بنائیں تو اس میں ایک پڑیہ ملایا کریں۔ اور پھر یہ حلوہ پرند کو کھلا دیں۔ دس دن برابر اسی طرح روزانہ ایک پڑیہ طلائی ونقرئی برادہ کی حلوہ مذکور میں ملا کر دیتے رہیں۔ طلاء ونقرہ کے ریزہ کوا کے معدہ اور آنتوں میں پہنچ کر ہضم نہیں ہونگے وہ اس کے معدہ اور آنتوں میں رہ کر صرف اس کے معدہ اور آنتوں کی حرارت غریزہ اور ادویات کی تاثیر یا آمیزش رطوبات معدہ حاصل کرتے رہیں گے اور کوا جب فضلہ نکالے گا تو اس کی بیٹ میں یہ ریزے موجود ہوں گے۔ اس لئے آپ روزانہ اس کی بیٹ کو محفوظ اور جمع کرتے چلے جائیں حتےٰ کہ گیارہویں دن کی بیٹ کو بھی محفوظ کر لیں۔

پھر اس کوا کو آپ بجانب مشرق اڑا کر چھوڑ دیں اب اس تمام بیٹ کر معمولی طور چھین کر پانی میں بھگو کر معمولی سا کھرل کر ڈالیں۔ پانی ڈالتے جائیں اور نتھار کر گراتے جائیں۔ پانچ سات بار ایسا کرنے سے وہ سونا اور چاندی کے ریزے کھرل میں تہ نشین ہو جائیں گے اور تمام بیٹ یعنی فضلہ پانی کے ذریعہ باہر نکل جائے گا۔ اب ان ریزوں کو تین چار بار پانی سے دھو کر صاف کر لیں۔ انہے کھرل میں پڑا رہنے دیں۔ اور باریک کرنا شروع کر دیں اور جب خوب باریک ہو کر سفوف ہو جائے تو اسمیں ایک پاؤ بھر موتی گلاب کے پھول کے پتے سے رس نچوڑ کر ڈال دیں ا، کھرل کرتے چلے جائیں۔ جب یہ گلاب کا پانی خشک ہو جائے تو اس میں تلسی کے پتوں کا پاؤ بھر رس ڈال دیں۔ اسے بھی اس طرح کھرل کر کے خشک کریں۔ جب یہ خشک

ہو جائے تو پھر اس میں بیخ گل عباسی کا پاؤ بھر رس نچوڑ کر ڈال دیں۔ اسے بھی حسب معمول خشک کریں۔ جب یہ سب پانی خشک ہوں گے تو یہ ایک گولا سا بن جائے گا اس گولے کو پوری طرح خشک ہونے دیں۔ جو کہ قریب ایک ہفتہ میں ہو جائے گا۔

اس اثناء میں آپ کوئی ایسا جامن کا درخت تلاش کریں جس کا تنا کافی موٹا ہو اس میں ایک ایسا سوراخ نکالیں جسمیں یہ گولہ آسانی سے سما سکے۔ پھر اس گولا کو لا کر اس جامن کے تنا کے سوراخ میں رکھ دیں اور اس پر ملتانی مٹی کا لیپ کر کے اسے بند کر دیں۔ تیس دن یعنی ایک ماہ تک یہ گولا اس تنے میں رہے اس کی دیکھ بھال کرتے رہیں تا کہ کوئی نا ہنجار شخص اس کو نکال کر ضائع نہ کر دے۔

ایک ماہ بعد اس گولا کو نکالیں اور اسے ایک مٹی کے پیالے میں رکھ کر اسے ایک پیالے سے ڈھانپ دیں اور اوپر ملتانی مٹی کا خوب اچھی طرح سے لیپ کر کے اسے گل حکمت کریں۔

جب اس پیالے کا لیپ خشک ہو جائے تو پانچ سیر جنگلی اُپلوں کو ترتیب دے کر یہ پیالہ اُن اُپلوں کے مرکز میں رکھیں۔ واضح رہے کہ یہ اُپلے ایک گہرے گڑھے میں ہونے چاہئیں۔ اب ان اُپلوں کو آگ لگا دیں۔ یہ سب رات کو کریں۔ رات بھر اُپلے جلتے رہیں۔ صبح تک اُپلے ٹھنڈے ہو کر راکھ ہو چکے ہوں گے۔ آپ اس پیالے کو اپلوں سے نکال لیں اور پوری احتیاط سے آہستہ آہستہ اس خشک شدہ ملتانی مٹی کو پیالے سے جدا کریں اور دونوں پیالوں کو علیحدہ کریں تو وہ آپ کا رکھا ہوا سبز خاکستری رنگ کا گولہ ہلکا بھورے رنگ کا بھسم ہوا اس میں موجود ہوگا اب اس گولے کو ایک نہایت ہی عمدہ نہ گھسنے والی کھرل میں ڈال کر تین دن تک چار گھنٹہ روزانہ کھرل کرتے رہیں۔ دوائی تیار ہو گئی۔ اب اسے ایک کھلے منہ کی صاف و ستھری شیشی میں محفوظ رکھیں۔ اور ایک پختہ ڈاٹ لگا دیں۔ ہر سال جب موسم سرما آئے تو اس میں دوا میں سے ایک تنکا بھر مسکہ مادہ گاؤ ایک چھٹانک کے ساتھ کھا لیا کریں اور اسے روزانہ صبح اسی طرح سات دن متواتر کھاتے چلے جایا کریں۔ ساتویں دن کے بعد اس شیشی کو نہایت ہی محفوظ جگہ بند کریں۔

اسی طرح ہر سال موسم سرما میں اس کا ایک ایک تنکا مسکہ گاؤ مادہ کے ساتھ سات دن

کے لئے کھاتے رہیں۔ دوائی ہذا آپ کو پچاس سال تک کافی ہے اور اگر اس سے زائد ضرورت پڑے تو پھر بنالیں۔ آپ یقین جانیں کہ آپ جتنے سال تک اسے کھائیں گے آپ کی شکل شباہت حسین ہوتی جائے گی اور آپ ہر سال مزید جوان ہوتے جائیں گے اور زندگی کا وہ لطف اٹھائیں گے کہ دیکھنے والے ششدررہ جائیں گے بھوک صالح لگے گی اور غذا خوب ہضم ہو کر خون صالح پیدا ہوگا۔ اعصابی قوت بڑھے گی۔ دل ودماغ اور تناسلی اعضا میں ایک لاجواب شباب پیدا ہوگا۔ نیز آپ کی عمر اگر اسی طرح آپ نے اس کا کھانا جاری رکھا تو دوسو برس سے بھی اوپر جاسکتی ہے مگر یاد رہے کہ اعتدال کی زندگی بسر کرنا ورزش کرنا۔ محنت کرنا اور عیاشی سے دور بھاگنا آپ کا لازمی فرض ہوگا۔

مسکرات انسان کے لئے ایک زہر قاتل ہے اس لئے مسکرات سے بھی پرہیز لازمی ہے۔ اسے بنایئے اور جوان بن کر لطف زندگی حاصل کیجئے۔ نیز نیکی بہ صحت زندگی بسر کیجئے مجرب المجرب ہے۔

کوّا کے ذریعہ انسان کوّا کی طرح بولے

گو کہ اس عمل سے آپ لوگوں کو کوئی خاص فائدہ جسمانی یا مالی نہیں ہوتا اور نہ ہی کسی قسم کا نقصان ہوتا ہے۔ البتہ اس معجزہ کو دیکھ کر لوگ آپ کی شہرت کریں گے۔ تعریف کریں گے۔ اور بعض آپ کو کراماتی بھی کہیں گے۔

دراصل نہ یہ کوئی معجزہ ہے نہ جادوگری اور نہ شعبدہ صرف مادی اشیاء کے صرف مادے کی تاثیرات ہی ہیں جو سب کچھ کرتے ہیں یہ ایک شغل ہے تماشہ ہے اور ایک حیرت میں ڈالنے والا عمل ہے یا یوں کہو قدرت کا ایک کرشمہ ہے آپ اسے بطور شغل آزمائیں اور شہرت حاصل کریں۔

دیہی کی رات کو بارہ بجے کے قریب کسی نہایت ہی پرانے قبرستان پر جائیں اور وہاں کی زمین کو کھود کر حضرت انسان کے کاسہ سر کی ایک ہڈی لے آئیں اس ہڈی کو کھرل میں ڈال کر اور

اس میں چار ماشہ کافور اور دس تولہ عرق کیوڑہ نیز تین ماشہ زعفران خالص کاشمیری کھرل کریں اور اس وقت تک برابر کھرل کرتے چلے جائیں۔ جب تک کہ سب یک جان ہو کر خشک نہ ہو جائیں اور نہایت ہی باریک سفوف کی شکل میں ہو جائیں تب اسے محفوظ کر لیں۔

اب آپ جمعرات کی شب کسی ایسے ویرانہ میں پہنچیں جہاں ببول کے درخت ہوں اور کسی ببول کے درخت پر کوا کا گھونسلہ ہو وہاں سے ایک کوا کو پکڑیں اور اُسے اپنے مسکن پر لائیں۔ پنجرہ میں بند کر دیں۔ دوسری صبح اسے حسب معمول غذا اناج وغیرہ کی قسم کی ڈالیں۔ بوقت سہ پہر چاولوں کا آٹا پیس کر اس میں کافی پانی ڈال کر ایک لئی سی بنالیں اور اس میں کھانڈ بھی ملا لیں۔ جب یہ شیریں لئی تیار ہو جائے تو استخوان قبرستان کا تیار کیا ہوا سفوف مذکورہ پالا اس میں قریب چار رتی کے ملا دیں۔ اب اس لئی کو کوا مذکور کی غذا کے پیالے میں ڈال دیں اور اسے اپنے حال پر چھوڑ دیں۔ پرند مذکور آہستہ آہستہ سب لئی کھا جائے گا۔ آپ اسے سارا دن تو معمول غذا اور پانی دیتے رہیں مگر ہر روز اکیس دن تک لئی مذکور معہ سفوف استخوانی ہی دیتے چلے جائیں۔

اب اسے لئی مذکور وغیرہ دینے کی ضرورت نہیں صرف معمول کی غذا پر رکھیں۔ چودھویں کی رات کے بارہ بجے کے قریب جس جگہ سے آپ اُسے گرفت میں کر لائے تھے وہاں اس کے گھونسلے سے بیس پچیس قدم پر جانب شمال اڑا کر چھوڑ دیں۔ یہ پرندہ اپنے گھونسلے میں ضرور پہنچ جائے گا۔ ہر روز اس پر نگاہ رکھیں۔ اُسے تین دن تک آزاد رہنے دیں۔ چوتھے دن پھر اُسے رات کو اس کے گھونسلے سے دوبارہ پکڑ لیں اور اسی روز کی شب کو دس بجے کے درمیان اسی قبرستان میں اس کو لے کر جائیں جہاں سے کہ آپ استخوان مذکورہ لائے تھے۔ وہاں جا کر اس کو ہلاک کریں اس کے دماغ سے اس کے سر کی ہڈیوں سے جدا کر کے نکال لیں اور اس کی زبان بھی کاٹ کر اپنے پاس محفوظ کر لیں۔

اب یہ ہر دو اشیاء یعنی اس کوا کا دماغ اور زبان اپنے مسکن پر لے آئیں اس میں دو تولہ شنگرف رومی پسا ہوا جو پہلے موجود ہو ڈال دیں اور ہر دو کو تین دن تک نصف پاؤ برگ دھتورہ جنگلی کے رس سے کھرل کریں جب یہ سب یک جان ہو کر قریب خشک ہونے کے ہو تو اس کا

ایک گولا سا بنالیں۔ اس گولا کو قدرے کافور اور چھ عدد مرچ سیاہ کو ایک نیلے رنگ کے سوتی لتہ میں لپیٹ کر اور نیلے ہی رنگ کے سوتی دھاگے سے سی کر ایک گیندسی بنالیں۔ اب آپ جب بھی کسی آدمی کو چاہیں کہ وہ کوا کی طرح بولے تو اُسے آپ دو تین ماشہ بھنگ گھوٹ کر پلا دیں جب وہ پی چکے تو اُسے کوا کی باتیں بھی سناتے رہیں آہستہ آہستہ اُسے بھنگ کا نشہ ہونے لگے گا۔ اور تھوڑی دیر میں اُسے نیندسی محسوس ہوگی اُسے سوجانے کے لئے کہیں۔

جب وہ سو جائے تو اس کی چھاتی پر دل کے مقام پر یا اس کے سرہانے گیند مذکورہ الصدر رکھ دیں۔ تھوڑی دیر کے بعد اس شخص کے دماغ میں کوا کے تصورات پیدا ہوں گے۔ اور اس کی نیند گہری ہو جائے گی اور یہ نیند میں ہی بڑبڑانا شروع کرے گا۔ اور کچھ دیر تو یہ اپنی زبان میں کہتا رہے گا۔ کہ میں کوا ہوں۔ یہ دیکھو میرے پر ہیں۔ میں اڑ سکتا ہوں میرا رنگ سیاہ ہے۔ میری ٹانگیں اب چل رہی ہیں۔ میں سامنے کے کھیت میں سے اناج کا خوشہ توڑتا ہوں میں کھا رہا ہوں۔ اس طرح سے بڑبڑاتے یہ کوا کی طرح بولنا شروع کر دیگا اور خوب زور زور سے کائیں کائیں کرنے لگے گا۔

آپ اس وقت اس کی چارپائی سے ذرا ایک طرف دور ہو جائیں۔ فضا کے کوے اس کی آواز کو سن کر اس کی چارپائی کے نزدیک اکٹھے ہو جائیں گے۔ وہ بھی کائیں کائیں کریں گے اور یہ بھی کائیں کائیں جواباً کرتا چلا جائے گا۔

آخر تھک کر خاموش ہوگا۔ کوے چلے جائیں گے۔ اسی وقت آپ اس کے منہ پر سرد پانی کا چھینٹا لگا دیں۔ تو یہ بالکل درست ہو کر جاگ اٹھے گا۔ تھوڑی دیر کے لئے تو پریشان رہے گا۔ آپ اب وہ گولا اس کے جسم سے دور اپنے پاس لے لیں اور اسے محفوظ کریں اور اسے گرم دودھ جس میں کہ روغن زرد ملایا گیا ہو پلا دیں۔ اس کا ہوش و حواس قائم ہو جائے گا۔ اور دماغی طور پر جب آپ اسے اس کا قصہ سنا دینگے پھر پریشان ہوگا۔ خوب شغل بنے گا۔ آپ کی شہرت ہوگی۔ لوگ واہ واہ اور عش عش کر اٹھیں گے اب آپ اس گولا کو محفوظ کر ڈالیں۔ اور اُسے ایک تانبہ کی ڈبیہ میں رکھیں اور اس پر سندور مل دیں۔ ڈبیہ میں قدرے لونگ اور کافور بھی ڈال دیں۔ جب بھی اس گولا سے کام لیا کریں۔ تو ہر بار اس پر نیا سندور چڑھایا کریں۔ اور لونگ اور کافور بھی نیا ہی ڈال دیا کریں اس ڈبیہ کو صرف کام لیتے وقت کھولا کریں۔



کوّا کے ذریعہ بہرہ پن کا علاج



بہرا پن جو انسان کو ناکارہ کرنے والا مرض ہے۔ بہرہ انسان دوسروں کی بات نہیں سن سکتا۔ اس لئے اس کی زندگی بھی بیکار سی ہوتی ہے گو کہ اس کے حواس عقلیہ تو درست ہوتے ہیں مگر وہ دنیاوی کاروبار اور روزگار اس خوبی سے طے نہیں کر سکتا جیسا کہ صحیح قوت سامع والا شخص کر سکتا ہے اس کی گھریلو زندگی بھی جہاں دوسروں کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے وہاں اس کے لئے بھی باعث تکلیف ہوتی۔ اس کی بھی تین قسمیں ہوتی ہیں ایک تو وہ جو کہ انسان پیدائشی ہی بہرہ پیدا ہوتا ہے۔ دوسرے عارضی جس سے کہ دماغی فضلات کان میں جمع ہو کر یا کان زخم پھوڑے پھنسیاں پیپ اور ورم سے بند کر دیں اور بیرونی آواز کو کان میں جانے کے مانع ہو کر مریض کو بہرہ بنا دیتی ہیں۔ تیسرے اس کی ایک قسم ہے جس سے قوت سامع کے اعصاب کو دماغی داعصابی کمزوریاں کے باعث مختلف دماغی امراض کے ہو جاتی ہیں۔

چوتھی بھی اس کی ایک قسم ہے جو شاذ و نادر وقوع پذیر ہوتی ہے جسے حادثی کہتے ہیں وہ کسی حادثہ کے ہو جانے سے یا کان کا پردہ پھٹ جانے سے یا دماغی چوٹ کے لگ جانے سے ہوتی ہے بہت بوڑھے اشخاص بھی دماغی قوت اور اعصابی حس کے کم ہو جانے سے بھی بہرے ہو جاتے ہیں۔

غرضیکہ یہ بیماری بھی حضرت انسان کے لئے ایک مصیبت اور نفرت انگیز سی پیدائشی بہرہ پن کا علاج تو بہت ہی مشکل ہے دماغی فضلات کے سبب کان کا بند ہو جانا یا زخموں اور پھنسیوں سے ورم اور پیپ کی وجہ سے کان بہرہ ہو جانا تو ایک معمولی سی بات ہے۔ فضلات کا نکال دینا اور پیپ صاف کر کے زخموں اور پھنسیوں کا علاج کر کے اسے درست کیا جا سکتا ہے۔ مگر ضعف دماغ اور سماعی اعصاب کے کمزور اور معطل ہو جانے نیز ضربہ کشیدہ دماغ اور کان کے پردہ پھٹ جانے سے جو بہرہ پن ہو جاتا ہے اس کا علاج معنی دارد۔ ڈاکٹر اور حکما لوگ تو اس کے لئے مختلف قسم کی مقوی دماغ ادویات کھلاتے رہتے ہیں اور کانوں میں بھی گونا گوں قسم کی ادویات

ڈالتے رہتے ہیں۔ مگر کامیابی بہت ہی تھوڑی ہوتی ہے۔ کہیں ایک دو فیصدی مریض درست ہو جائیں تو خوش قسمتی سمجھئے۔ وگرنہ اکثر تو یہی دیکھا گیا ہے کہ مریض زر کثیر خرچ کرنے کے باوجود بھی مایوس رہتا ہے اور اپنی قسمت پر دوش دے کر خاموش ہو جاتا ہے۔

بعض لکھے پڑھے متمول لوگ ایک مشین خرید لیتے ہیں۔ جو اہل یورپ نے عارضی طور پر ٹیلیفون کی طرح کان سے لگا کر آواز سننے کے لئے بنا رکھی ہے۔ مگر اس سے بھی نہایت مدھم سے آواز سنائی پڑتی ہے جس کو بعض ہوشیار لوگ تو سن کر تمیز کر سکتے ہیں اور بعض اُسے بھی تمیز نہیں کر سکتے۔ نپٹ بہرہ پن میں تو مشینری بھی کام نہیں دیتی۔

آیئے ہم آپ کو ایسے بہرہ پن کے لئے ایک ایسا مجرب المجرب علاج بتا دیں جسے اگر بہرہ پن کا مسیحا کہہ ڈالیں تو بے جا نہ ہوگا۔

شوراتری کے دن سورج غروب ہوتے وقت ایک کوا کو جنگل سے پکڑیں۔ اگر کسی پہاڑی کوا کا گھونسلہ مل جائے تو وہ اور بھی زیادہ مفید ہوگا۔ ورنہ اس عام کوا کا بھی کوئی حرج نہیں ہے۔ اس کوا کو لا کر پنجرہ میں بند کر دیں اور اُسے تین دن تک اس کی معمولی کی غذا دیتے رہیں چوتھے دن سے اسے تولہ بھر گائے کا دودھ جس میں دو بوند روغن فندق ملا ہو سات دن تک روزانہ پلاتے رہیں ساتویں دن اسے ہلاک کر کے اس کے بھیجا کو اس کے سر سے نکال کر محفوظ کریں اور اسے ایک کھرل میں اچھی طرح باریک پیس لیں۔ اس میں سے قریباً چھ ماشہ کے ایک رس اور رطوبت خارج ہوگی اس رطوبت کو کسی چھوٹی سی شیشی میں محفوظ کر لیں پھر ایک بڑی شیشی لیں اس میں ایک چھٹانک روغن کنجد ڈالیں اور اس روغن کنجد میں نو ماشہ روغن لونگ ملا دیں۔

تین دن تک اسے پڑا رہنے دیں چوتھے دن اسے کوا کے بھیجے کی رطوبت جو آپ نے شیشی میں محفوظ کی ہوئی ہے ملا دیں اور اب اس روغن کی شیشی پر مضبوط ڈاٹ لگا کر اور اس کے ڈاٹ اور منہ کو لاکھ سے بند کر کے کسی ایسی جگہ لے جائیں جہاں بکریوں کے ریوڑ رہتے ہوں اور ان کا فضلہ کھاد عام طور پر رہتا ہو اس کھاد میں اس شیشی کو پندرہ دن کے لئے دفن کر دیں۔ پندرہ دن کے بعد اس شیشی کو نکال لیں۔ کان میں ڈالنے کی دوائی تو تیار ہو چکی آپ اسے محفوظ کر لیں۔

اب آپ مغز فندق لے کر اس میں سے قریباً ایک تولہ روغن نکال لیں اور اسی طرح مغز بادام کا بھی

روغن لے لیں اور مغز پستہ کا بھی۔ ان تینوں روغنوں کو ہم وزن ملا لیں روزانہ مسکہ مادہ گاؤ سے شیریں کر کے حلوہ تیار کریں اور قریب ایک پاؤ حلوہ میں بادام پستہ و قندق کا مرکب روغن جو اس کے پاس موجود ہے قریب چھ ماشہ ملا کر اس حلوہ کو کھا لیا کریں ایک ماہ متواتر ہر روز صبح نہار یہ حلوہ کھاتے چلے جائیں اور دن میں دو بار ایک بار علی الصبح اور ایک بار رات کو سوتے دفعہ روغن محفوظ کان میں ٹپکاتے چلے جائیں۔

اس طرح ایک ماہ کے کھانے اور کان میں دوا ٹپکانے سے اگر پچاس فیصدی بہرہ پن ہوگا تو وہ بالکل دور ہو جائے گا۔ اور اگر نیٹ بہرہ پن ہے تو یہ حلوہ آپ کو اور یہ ٹپکانے کی دوائی کان میں آپ کا قریب قریب تین ماہ ڈالنی ہوگی۔ تو آپ بالکل درست ہو جائیں گے اور اگر کسی ضربہ و سکتہ دتیز پردہ سامع یعنی کان ڈھول کے پھٹ جانے کی وجہ سے بہرہ پن ہے تو یہ حلوہ اور کان میں ٹپکانے کی دوا سال بھر متواتر استعمال کرنی ہوگی۔ مگر آپ قوت سماعت میں کچھ نہ کچھ اضافہ محسوس کریں گے۔ اور اگر اس طرح سال بھر عمل کیا گیا تو سماعت بالکل درست ہو جائے گی۔ مگر واضح رہے کہ یہ پیدائشی بہرہ پن کا علاج نہیں ہے۔

کوّا کے ذریعہ محبوب کا بغرض ملاقات بیقرار ہونا

کوئی ایسا محبوب جس سے آپ کو انس ہو اور وہ آپ کو نہ چاہتا ہو یا آپ اسے اس کی جان پہچان تک بھی نہ ہو آپ چاہیں کہ وہ آپ سے رابطہ قائم کرے اور آپ سے خلوص دل سے محبت کرے تو آپ اس کے لئے نیچے لکھے عمل پر عامل ہوں۔

کسی ایسے باغ کی تلاش کریں جس میں آم شیریں کے درخت بھی ہوں۔ اور برگد کا بھی کوئی بہت پرانا اور بڑا سا درخت ہو اور ساتھ ہی اُس درخت پر کسی مادہ کوّا کا گھونسلہ بھی ہو۔

جب اس قسم کا باغ آپ کو مل جائے تو آپ چاندنی رات کو منگل کی رات قریب بارہ بجے اس درخت پر جا کر اس مادہ کوا کو اپنی گرفت میں لے لیں۔ اور پکڑتے ہی اسے اپنے سینے سے لگا کر درخت سے نیچے اتر آئیں اور جب اپنے مسکن کو لوٹیں تو راستہ میں بھی اس مادہ کوّا کو اپنے سینے سے لگا کر لے آئیں۔

واضح رہے کہ جس وقت سے آپ اسے گھونسلہ سے پکڑیں اس وقت سے مسکن تک پہنچنے تک اُسے آپ اپنے سینہ سے جدا نہ کریں اور اپنے گھر پر ایک زرد یا کیسری رنگ کے سوتی لتہ کے تھیلہ میں جو اس مطلب کے لئے پہلے ہی تیار رکھا ہو ڈال کر اور اس تھیلہ کا منہ بند کر کے اُسے اپنے سرہانے کی طرف کسی کھونٹی سے لٹکا دیں صبح اُٹھ کر اس پرند کو کسی آہنی تاروں کے پنجرہ میں ڈال دیں اور اسے اس کی معمولی غذا کا آب و دانہ ڈال دیں۔

اب ایک کونڈی میں ایک چھٹانک دوغ شیریں۔ شہد۔ زعفران اور قدرے عطر حنا ڈالیں۔ ان سب چیزوں کو کونڈا اور ڈنڈا کے ذریعہ یک جان کر دیں۔ یاد رہے کہ کونڈی پتھر کی ہو مٹی کی نہ ہو۔ جب یہ یک جان ہو جائیں تو اُسے محفوظ رکھ لیں اور شام کو جب سورج غروب ہونے لگے اور دو وقتوں کا ملاپ ہو تو یہ دوغ مرکب اس کوا کی غذا کے پیالے میں ڈال دیں نصف شب کے قریب جب آپ پنجرہ میں غذا کے پیالے میں دیکھیں گے تو وہ خالی ہوگا۔ وہ دوغ کھا لیا ہوگا۔ اب آپ اس پرندہ کو اسی طرح زرد یا زعفرانی الگ تھیلہ میں بند کر کے اپنے پلنگ کے سرہانے کی طرف لٹکا دیں۔

صبح اٹھ کر پھر اسے تھیلہ سے نکال کر حسب معمول آہنی پنجرہ میں ڈال دیں۔ اسی طرح ہر روز اس کو ایک بار مذکورہ دوغ کھلاتے رہیں۔ اور بوقت آدھی رات تھیلہ مذکور میں ڈال کر اپنے سرہانے لٹکا دیا کریں۔ یہ عمل لگاتار سات دن تک کرتے رہیں۔ آٹھویں دن اسی باغ میں جا کر جہاں سے آپ نے اُسے پکڑا تھا۔ ہلاک کر کے اس کے سینہ سے اس کا دل نکال لیں۔ دل کو ایک لکڑی کی ڈبیہ میں محفوظ کریں اور اس کی نعش کو ایک گڑھا قریباً ایک فٹ نیچا گڑھا کھود کر اور اس کی تہہ میں تین گلاب کے پھولوں کی پنکھڑیاں بچھا کر اور اس کی نعش کو اُن پھولوں کی پنکھڑیوں پر رکھ دیں۔ اور پھر دوسرے تین گلاب کے پھولوں کی پنکھڑیاں اس کے اوپر ڈال کر اسے دفن کر دیں۔ اور اس دل کو ساتھ لے آئیں جب اس دل کو اس ڈبیہ میں پورنماشی کی رات تک پڑا رہنے دیں۔ پورنماشی کی رات کو اس ڈبیہ دل مذکور کو نکالیں۔ اور ایک کھرل میں ڈال دیں اس میں ایک ماشہ کستوری ایک ماشہ زعفران ایک ماشہ عنبر و تین عدد گل گلاب کی پنکھڑیاں ڈال کر کھرل کرنا شروع کریں اور اس وقت تک برابر کھرل کرتے چلے جائیں جب تک کہ یہ ایک لئی سی بن کر خشک

ہونے کے نزدیک پہنچے اس وقت اس سب لئی کو ایک چندن کی لکڑی کے ٹکڑے سے اکٹھا کر کے ایک گولا بنالیں۔

اس گولے کے خشک ہونے تک ایک کاغذ کی ڈبیہ میں رکھیں اور ہر روز شب کو اسے دھوپ بورہ چندن اور چوب اگر کی دھونی دیں۔ ایک ہفتہ تک ایسا کرتے رہیں۔ گولا مذکور اس وقت تک بالکل خشک ہو جائے گا۔

اب اس گولا پر تین بار چندن کی لکڑی سے گھسا ہوا اور عرق گلاب میں پسا ہوا تلک لگا دیں اور اس پر ایک سوتی کیسری رنگ کا کپڑا لپیٹ دیں اسے ایک لکڑی کی ڈبیہ میں ڈال کر اس میں کچھ پھول کی پتیاں اور تھوڑا سا سندور ڈال کر اس ڈبیہ کو بند کر دیں۔

اب اس بات کی تلاش کریں کہ آپ کا محبوب کس راہ پر سڑک بازار سے عام طور گذرتا ہے جس راہ سے آپ کا محبوب عام طور پر گذرتا ہے اس راستہ کو قریب چھ انچ گہرا کھود کر اس میں اس ڈبیہ کو دفن کر دیں۔ جونہی آپ کا محبوب اس راہ سے گذرے گا۔ اس کے دل میں آپ سے انس پیدا ہونا شروع ہوگی اور جس دن اس نے اس زمین پر پاؤں دھرا جہاں ڈبیہ مدفون ہے اسی وقت سے وہ آپ کے لئے بے قرار ہو کر تڑپ اٹھے گا اور جب تک آپ سے ملاقات نہ کرے گا چین نہ پائے گا اور روز بروز آپ سے رابطہ بڑھا کر محبت کی پینگیں بڑھانے گا۔

کوّا کے ذریعہ بانکی لکنت یعنی رُک رُک کر بولنے کیلئے ایک نادر الوجود نسخہ

لکنت زبان بھی ایک نہایت ہی بُرا مرض ہے جس کی وجہ سے انسان اپنے دلی جذبات پوری طرح واضح نہیں کر سکتا اور اگر وہ بیان کرنے کی کوشش بھی کرتا ہے تو اُسے اس میں بہت وقت صرف ہوتا ہے اور وقت محسوس ہوتی ہے جس کی وجہ سے سننے والا بھی بیزار ہوتا ہے۔ اور دل میں ایسے شخص سے نفرت کرتا ہے۔ اسی لئے سرکاری ملازمت اور لمیٹڈ فرموں نے ایسے شخصوں کو ملازمت میں لینے کی منادی کر رکھی ہے۔ اور اُن لوگوں کو ملازمت سے محروم کیا ہے۔

گو کہ عام لوگ اس کے لئے شہد اور مغز بادام استعمال کرتے رہتے ہیں اور وید لوگ مقوی اعصاب ادویات دیتے رہتے ہیں مگر اُن سے کوئی خاص فائدہ نہیں ہوتا۔ ہاں اگر مرض معمولی ہو تو قدرے درست ہو جاتا ہے۔ مگر تاہم بھی عود کر آتی ہے۔

لہٰذا اگر آپ کو کوئی ایسا مرض ملے تو ازراہِ ثواب یا اپنے متعلقین میں سے کوئی ایسا ہو تو ازراہِ محبت اُسے یہ نسخہ استعمال کرا دیں۔ شرطیہ فائدہ ہو گا اور مرض جڑ سے نیست و نابود ہو جائے گا۔ مریض بالکل طراری سے بولے گا اور ذرا بھی کبھی نہ رکے گا۔

سنیچر وار کے روز کسی باغیچہ سے کسی اڑتے کھاتے پیتے اور بولتے نر کوا کو بذریعہ جالی گرفتار کریں اور اُسے اپنے مسکن پر لا کر پنجرہ میں بند کریں۔ اُسے اس کی ضرورت کی غذا کھانے کے لئے ڈالیں۔ مگر تین دن کے بعد اس کی معمول کی غذا کے علاوہ ہر دو پہر قریب بارہ بجے بادام کی گری مغز فندق کو شیرہ سیب میں گھوٹ کر جب وہ گھٹ جائے تو اس میں آرد ماش کو گوندھ لیں اور اس کی بیر کے برابر گولیاں بنا ڈالیں۔ اور یہ گولیاں قریباً ایک تولہ روزانہ اس پرند کو کھلا دیں۔

یہ عمل نو دن تک برابر جاری رہے خیال رہے کہ یہ گولیاں خشک نہ ہونے پائیں۔ اور اگر خشک ہونے کا احتمال ہو تو دوبارہ بنالیں جب یہ گولیاں ختم ہو جائیں تو اُسے ہلاک کر کے اس کا بھیجا نکال لیں اور اس کی زبان کاٹ لیں اور اُسے جا کر باہر آبادی سے دور دفن کر دیں اب اس کا بھیجا اور زبان کو ایک سیر بھر کی کھرل میں ڈال دیں۔ اس میں بالچھڑ ایک تولہ۔ کشنیز خشک ایک تولہ۔ گل زرد ایک تولہ گل حنا تازہ ایک تولہ۔ کنجد سیاہ ایک تولہ۔ بادام کی گری دو تولہ۔ مغز فندق یک تولہ اور روغن چنبیلی یک سیر ملا کر کھرل کرنا شروع کریں ایک ہفتہ برابر ان سب کو کھرل کرتے رہیں۔ اسی عرصہ میں یہ سب مالیدہ ہو کر یک جان ہو جائیں گے۔ انہیں کسی کانسی کے برتن میں ڈال کر آگ پر چڑھا کر اور نیچے دھیمی آنچ دیتے رہیں۔ قریب نصف گھنٹہ کے اس میں کچھ مادے تہ نشین ہوتے جائیں گے۔ آپ تھوڑی دیر بعد دیکھتے رہیں کہ وہ تہ نشین ہونے والے مادے تیز آنچ سے جل نہ جائیں۔

جب وہ پوری طرح سرخ ہو کر بھن جائیں تو برتن کو آگ سے اتار لیں اور تیل مذکور کو ٹھنڈا ہونے دیں اور تیل مذکور کو کسی گاڑے کپڑے سے چھان کر بوتلوں میں بھر کر رکھ دیں۔

ہر روز بوقت شب قریب ایک تولہ تیل مذکور کی چندیا اور دماغ کی مالش کریں۔ اور

روزانہ حلوہ مغزیات کھانے کو دیں ترش چیزوں اور ٹھنڈی اشیاء نیز دوغ یعنی دہی سے پرہیز کریں۔ جب تک کہ زبان کی لکنت بالکل درست نہ ہو جائے آپ روزانہ متواتر بلاناغہ ان مغزیات کو کھاتے رہیں اور روغن مجوزہ کی چندیا اور سر پر مالش کرتے جائیں۔

اب دس پندرہ دن یا اس سے کچھ زیادہ عرصہ بموجب شدت وخفت مرض دیکھیں گے کہ مریض مکمل طور شفایاب ہوگا۔ اور نہایت تیزی وطراری سے گفتگو کرے گا۔

کوّا کے ذریعہ کسی کے پیش آنے والے حالات کی پیشین گوئی کرنا

آپ نے دیکھا ہوگا کہ عوام اپنی قسمت اور آنے والے حالات جاننے کے لئے جوتشیوں کی دہلیز بوسی کرتے رہتے ہیں۔ اور اپنی بگڑی قسمت بنانے کے ان کے اُپائے کرنے اور مختلف تعویذ لینے کے لئے زر کثیر خرچ کرتے ہیں۔

بعض قسمت کے مارے ان لوگوں کی قدم بوسی میں رہتے ہیں۔ وہ لوگ اپنے علم کے مطابق جو کچھ بھی انہیں معلوم ہو سکتا ہے انہیں بتاتے رہتے ہیں۔ اور اگر سیارگان کا اثر ان پر بُرا پڑ رہا ہو اور ان کی تقدیر الٹی ہو تو وہ اس کے لئے مختلف تجاویز یعنی اُپائے مختلف قسم کی پاٹھ پوجا منتروں کے جاپ اور انواع واقسام کے تعویذ دیتے ہیں۔ ضرورتمند لوگ ہر قسم کی تکالیف اٹھاتے اور اپنی دولت لٹاتے رہتے ہیں۔ یا ان میں سے بہت تھوڑے کامیاب ہوتے ہیں اور ایسے لوگوں کی زیادہ تعداد اپنے مقصد سے مایوس ہی رہ جاتی ہے۔ جو حالات ان کو بتائے جاتے ہیں ان میں قریب دس فیصدی تو درست ثابت ہوتے ہیں اور کچھ مشکوک اور قریب اسی فیصدی بالکل غلط نکلتے ہیں جس کا جواب سوائے اس کے کوئی نہیں ہوتا کہ صرف حساب نکالتے ہیں۔ کچھ غلطی سی رہ گئی ہے۔

اسے تو میں بھی مانتا ہوں کہ علم جیوتش بالکل درست ہے مگر اس کا حساب کچھ ایسا کٹھن اور پیچیدہ ہے کہ اسے معمولی دماغ کا آدمی یا ہر کس وناکس عبور نہیں کر سکتا اس کے لئے ایک بہت لمبے تجربہ اور کافی مہارت نیز اچھی خاصی علم سیارگان پر عبور حاصل کرنے کی ضرورت ہے۔ ورنہ سب بے سود۔ کیا ہوا کہ کہیں چھوٹے موٹے حساب میں کامیابی ہوگئی۔

آؤمیں آج آپ کو ایک ایسا عمل بتاتا ہوں کہ جس سے آپ ایک معمول کو اپنے عمل میں لاکر کسی شخص کی بھی جس کی آپ چاہیں قسمت کا تمام حال بلکہ اس کی تمام عمر میں پیش آنے والے اچھے یابُرے واقعات دریافت فرماسکتے ہیں اور جو حالات اس عمل کے زیراثر آپ کا معمول بتائے گا آپ یقین جانیے کہ وہ سوفیصدی درست ثابت ہوں گے۔ اور جو واقعات بدپیش آنے والے ہوں گے اُن کا جو تدارک یعنی اُپائے آپ کا عامل بتائیگا وہ بھی تیر بہدف ہوں گے۔

- آپ اس عامل کے ذریعہ ایک تو ایک شخص کے آنیوالے حالات کے متعلق پیشین گوئی کرسکتے ہیں اور دوسرے کسی کی بگڑی قسمت کو بھی بنا سکتے ہیں۔

اس کے لئے آپ چاند کی پہلی رات ایک ایسے قبرستان میں رات کے بارہ بجے کے قریب جائیں۔ وہاں زمین کھود کر کوئی بہت پرانی اور بوسیدہ سر کے حصہ کی ایک ہڈی اٹھالائیں اس ہڈی کو اپنی داہنی جیب میں ڈال کر اپنے مسکن پر واپس چلے آئیں اب اندھیرے کمرے میں اس ہڈی کو جیب سے نکال کر ایک آہنی یا ٹین کے بکس میں بند کردیں۔ اور اس پر سندور چھڑک کر اس بکس میں ہڈی بند کو رکھ دیں۔ تیز قدرے کافور اور زعفران بھی اس بکس میں رکھیں۔

یہ بکس تین دن تک اندھیرے کمرے میں رہے اور ان تین دنوں تک ہر رات قریب بارہ بجے کے آپ تھوڑی دھوپ اس بکس کے نزدیک سلگا کر بکس کا ڈھکنا کھول کر دھوپ کا تھوڑا سا دھواں اس بکس کو دے دیں تاکہ اس دھوپ کا دھواں اس ہڈی در شتہ تک پہنچ جائے۔ اب کسی سوموار کی شب جب کسی چاند کی چوتھی رات ہو تو اس بکس کو اپنی داہنی جیب میں ڈال کر بوقت سندھیا یعنی جب دن اور رات کا ملاپ ہورہا ہو آبادی سے بہت دور قریباً ایک یا دو میل پرے کسی کوے کے گھونسلے سے ایک کوا کو پکڑیں اور اسے اپنے مسکن پر لائیں۔ پنجرہ میں بند کریں اور اس شب جب آپ سونے لگیں تو اس پر ایک سیاہ رنگ کا سوتی کپڑا ڈال دیں جب صبح ہو تو اس کپڑے کو ہٹادیں اور کوا کو اس کی معمول کی غذا ڈالیں۔ اسی دوپہر سے تھوڑا سا مکھن مادہ گاؤ کھانے کو دیں اور پھر رات کو جب آپ سونے لگیں تو اس کے پنجرے کو سیاہ سوتی کپڑے سے ڈھانپ دیں۔ دوسرے دن بھی اُسے حسب معمول اس کی غذا اور مکھن دیتے رہیں۔ گیارہ دن اور رات

بھی عمل کریں۔ بارھویں دن رات کے دس بجے انسانی ہڈی والے بکس کو بائیں جیب میں ڈال کر اور اس کوا کو دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اسی قبرستان پر جائیں جہاں سے آپ نے پہلے سر کی ہڈی حاصل کی تھی وہاں جا کر اسی ہڈی کے بکس کے اوپر اس کوا کو ہلاک کریں اس کے پر نوچ کر ایک چٹکا سیاہ پر اس بکس میں ڈال دیں۔ اور اس کا پیٹ چاک کر کے اس کا دل وجگر دونوں نکال لیں اور باقی کی نعش کو وہاں ہی دبا دیں۔

اب گھر واپس آئیں اور دوسرے دن اس دل وجگر کو ایک آہنی ڈبیہ میں ڈال دھوپ میں خشک ہونے کے لئے رکھ دیں۔ جب یہ دونوں خوب خشک ہو جائیں تو اُن پر بھی سندور چھڑک دیں اور پھر ایک لال رنگ کے سوتی لتہ میں ان دونوں کو ایک ہی جگہ لپیٹ کر اس آہنی استخوان والے بکس میں ڈال دیں جب آپ یہ سب درست طور کر لیں تو اب آپ سمجھیں کہ آپ بالکل کامیاب ہو چکے ہیں۔

اب جب بھی آپ کو کسی کی قسمت کا حال بتانا ہو تو کسی بھی شخص کو چاہے مرد ہو یا عورت مگر یہ شرط ضروری ہے کہ اس کی شادی نہ ہوئی ہو کہ اپنا معمول بنانے کے لئے منتخب کریں۔ کسی چوبی تخت پر جس پر کوئی اونی کپڑا بچھا ہو معمول کو بٹھا دیں اور اس کے دامن میں یہ بکس رکھ دیں۔ اس کا دایاں ہاتھ اس بکس پر ہونا چاہئے اب سیاہ کپڑے سے اس کی آنکھ پر پٹی باندھ دیں اور پندرہ منٹ تک خاموش بیٹھے رہیں۔ کوئی شخص بھی وہاں کوئی بات چیت نہ کرے مکمل سکون ہو۔ اس وقت تک آپ کے معمول کی روح ہوا میں پرواز کر رہی ہو گی اور وہ قریب قریب اس دنیا سے بے خبر ہو گا۔ اب آپ اس پر جو بھی سوال کریں گے وہ اس کا جواب یا ثواب دیگا۔ اور جو کچھ بتائے گا وہ سول آنے درست ہو گا۔

اگر ان میں آپ کو کسی برائی یا بھلی بات کے لئے کوئی تدارک یعنی اپائے پوچھنا ہے تو وہ بھی پوچھ سکتے ہیں۔ آپ جو وہ بتائے سب لکھتے جائیں اور وقت ضرورت کام میں لائیں۔

یاد رکھیں کہ معمول کو اس حالت میں نصف گھنٹہ سے زیادہ نہ رہنے دیں ورنہ معمول بیمار ہو جائے گا جونہی آپ معمول کے دامن سے وہ بکس اٹھا لیں گے۔ وہ ہوش میں آ جائے گا۔



کوّا کے ذریعہ نکسیر پھوٹنے کا بینظیر علاج



ناک سے یکا یک خون بہہ پڑنے کو نکسیر پھوٹنا کہتے ہیں۔ طبیب لوگ اسے رعاف سے نام پکارتے ہیں۔ انسان اپنے کاروبار میں مصروف ہوتا ہے کہ یکا یک ناک سے خون کی بوندیں گرنی شروع ہو جاتی ہیں بعض اوقات تو اتنا خون گرتا ہے کہ مریض مارے کمزوری کے بے ہوش ہو جاتا ہے۔ بعض مریضوں میں تو یہ تھوڑی دیر چل کر بند ہو جاتا ہے اور پھر لگاتار جاری ہو جاتا ہے اور کئی کئی دن تک جاری رہتا ہے اس میں ناک کے اندر کی کوئی شریان یعنی لال رنگ کی خاص خون کی رگ یا تو کھل جاتی ہے یا پھٹ جاتی ہے۔ حکیم لوگ اس کے بند کرنے کی طرح طرح کی مقبض ادویات ناک میں ٹپکاتے رہتے ہیں اور کھانے کے لیے بھی اس قسم کی چیزیں دیتے ہیں۔

ڈاکٹر صاحبان اس کے لئے کیلشیم کے ٹیکہ ہائے اور مقبض ادویات کھانے کے لئے دیتے ہیں اور ناک میں انواع واقسام کے فتیلے یعنی پلگ دیتے رہتے ہیں۔

اس طرح سے کئی دن کے علاج کے بعد ہی اس کا میابی نصیب ہوتی ہے۔ مگر پھر بھی بعض مریضوں میں یہ مرض مہینہ میں ایک دو دفعہ اور بعض میں سال بھر میں دو چار دفعہ دوبارہ سہ بارہ ہو جاتا ہے۔

جب بھی آپ کو کوئی ایسا مریض ملے تو آپ اس قسم کے مریض کے مصفلہ ذیل دوائی ہر وقت اپنے مطب میں یا گھر پر رکھیں۔

آپ ایک کوّا کو پکڑیں اُسے اپنے گھر پنجرہ میں بند کریں۔ اسے دانہ دنکا تو حسب ضرورت ڈالیں مگر پانی کے بجائے اُسے وہ پانی دیں جس میں کہ سپاری ایک تولہ اور تخم تاملکھانہ ایک تولہ گھوٹ کر باریک پسا ہوا سیر بھر پانی میں گھول دیا گیا ہو اور پھر اسے نتھار کر حاصل کیا گیا ہو۔ پندرہ روز تک اُسے یہی پانی پلاتے رہیں۔ پندرہ دن گذر جانے پر اس کوّا کو ہلاک کر کے اس سے جتنا بھی خون حاصل ہو سکے لے لیں۔ اس خون کو کسی چینی کے برتن میں خشک کر کے سفوف بنا

ڈالیں۔ جب کبھی کوئی ایسا مریض ملے تو اس خون کے سفوف کو بطور نسوار پسے ہوئے سرمہ سیاہ چار گنا میں ناک کے اندر چڑھائیں اور اسی مرکب کو عرق بید مشک میں لئی کی طرح بنا کر اس میں ایک ماشہ افیون ملا کر مریض کی مستک پر لیپ کریں جونہی آپ یہ لیپ کریں گے اور سفوف ناک میں بطور نسوار چڑھائیں گے پانچ منٹ کے اندر اندر نکسیر کا خون بند ہو جائے گا اور اگر کسی مریض کو بار بار یہ مرض عود کرآتا ہے تو اُسے یہ نسوار اور لیپ تو پندرہ دن تک حسب معمول کریں اور اس کے علاوہ اس مریض کو بھی کوے کی طرح متواتر پندرہ یوم جب بھی اُسے پیاس محسوس ہو۔ تخم تالمکھانا ایک تولہ سپاری نیم کوفتہ ایک تولہ پانی ایک سیر کا نتھار پلا دیں۔ مگر پلانے سے پیشتر یہ کم از کم ۱۲ گھنٹہ پہلے بھگو دیا کریں۔

بفضل خدا اگر پندرہ دن تک علاج جاری رہا تو پھر عمر بھر یہ مرض نہیں ہوگا۔ بشرطیکہ ناک پر کوئی سخت ضرب نہ لگ جائے۔

کوا کے ذریعہ بھوت پریت کا سایہ انسان سے دور ہو

اس سے پہلے کہ میں آپ کو انسان پر بھوت پریت کے سایہ کو دور کرنے کا عمل بیان کروں یہ لازمی ہے کہ آپ کو اس امر سے ضرورت واقفیت ہو کہ بھوت پریت کیا چیز ہے۔

حضرت انسان کی پیدائش جب ہوتی ہے یعنی کہ جب وہ عنصری شکل پاتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ ہی ایک اسی کی شکل کا ایک ہوائی وجود بھی پیدا ہوتا ہے۔ جس کو فارسی زبان والے یعنی اہل ایران ہمزاد اور انگریزی داں ایتھرک باڈی لیس یعنی ایتھر سے بنا جسم کہتے ہیں۔

جیسے جیسے انسان کی شکل اور وجود کی افزائش ہوتی ہے اسی طرح ہی اس جسم یعنی ہمزاد کی بھی افزائش ہوتی اور یہ ہمزاد ہر لمحہ انسان کی پشت کی جانب سایہ کے مانند اس کے ہمراہ رہتا ہے چاہے انسان چلے یا بیٹھے یا سو جائے یہ ایک پلک جھپک کے عرصہ کے لئے انسان سے جدا نہیں ہوتا۔

جیسے جیسے انسان اپنی غذا کے طور پر مادی چیزیں کھاتا ہے اور ساری چیزیں جسم کے ڈھانپنے کے لئے بطور پوشاک پہنتا ہے اسی طرح یہ ایتھرک جسم میں ایتھرک غذائیں اور ایتھرک پوشاکیں پہنتا ہے۔

جس طرح حضرت انسان اپنی غذا کا فضلہ یا بول خارج کرتا ہے اسی طرح یہ ہوائی شبیہہ بھی ایتھرک قسم کا فضلہ اور بول وغیرہ خارج کرتی ہے۔

حضرت انسان اپنی زندگی میں جو افعال یعنی کرم کرتا ہے کچھ نیک ہوتے ہیں کچھ بد اور کچھ واستو فرائض۔ اب کرموں کی گنتی میں ہیں اُن کا توازن ہوتا ہے جو لوگ عمر بھر نیک کرم کرتے رہتے ہیں اور کسی گناہ کے مرتکب نہیں ہوتے۔ نسل انسان اور تمام جانوروں کے بھی خیر خواہ ہوتے ہیں۔ اور خدا کی پرستش میں رہتے ہیں۔ دنیا سے نیارے بھی ہوتے ہیں اور دنیا میں بھی رہتے ہیں یعنی کہ ان کی تمام زندگی افضل ہوتی ہے۔ وہ تو مکتی پراپت کرتے ہیں اور اس دنیا میں پیدائش اور موت سے مبرا ہو کر خدا کے نور میں مل جاتے ہیں۔

اور جو لوگ اپنی زندگی میں بُرے افعال میں مخمور رہتے ہیں نوع انسان اور دیگر جان داروں کو دکھ پہنچانے' بے ایمانی' کرنے' عیش و عشرت کی زندگی بسر کرنے کے دکھ درد میں شریک نہ ہونے بلکہ کسی کو آزار پہنچانے عوام کی حق تلفی کرنے قتل و غارت کرنے میں فخر سمجھتے ہیں۔ ایسے لوگ جب انتقال کرتے ہیں تو ان کی روح بھٹک کر آخر پھر پیدائش کے بندھن میں آتی ہے۔ اور جیسے جیسے کہ افعال ہوتے ہیں اُن کی سزا و جزا پاتی رہتی ہے۔

اور وہ لوگ جو اپنی زندگی میں دونوں قسم کے افعال یعنی نیک و بد کرتے رہتے ہیں۔ اور درمیانہ زندگی بسر کرتے ہیں تو ان کی روح اس ہمزاد کی روح میں مل کر ایک دوسری زندگی بسر کرتی ہیں جس میں اُسے پھر نیچے گرنے اور اوپر چڑھنے کا ایک بار موقع ہوتا ہے۔

اگر اس ایتھرک زندگی میں یہ شبیہہ نیک افعال کر کے اپنی ہستی سنوار لیتی ہے تو اوپر کی سیڑھیاں چڑھ کر پھر نور مل جاتا ہے اور فنا و بقا سے نجات پیدا ہوتی ہے۔ اور اگر اس ہستی میں بھی افعال حسنہ سے دور رہ کر شیطنت میں رہے تو وہ پھر نیچے گر کر حیات و موت کے دور میں پڑتا ہے اور اپنے افعال کی جزا و سزا پاتا رہتا ہے اگر دوسرے لفظوں میں اُسے سورگ نرگ اور کھدوں یا دوزخ بہشت اور اعراف سے پکاروں تو غیر موزوں نہ ہوگا۔ یہ درمیانہ درجہ جب کہ حضرت انسان کی روح موت کے بعد درمیان میں رہتے ہوائی جسم میں مل کر ایک نئی حیات بسر کر رہی ہوتی ہے اسی کا نام یعنی اسی جسم شکل یا شبیہہ کی بھوت پریت یا سایہ کہتے ہیں۔

اب اس بھوت پریت کے افعال بد یا افعال نیک کیا ہیں۔ افعال نیک ہیں تو وہ اپنی قسم

کے اجسام کے ساتھ دکھ سکھ میں شریک ہو کر ہر طرح ان کی تشکام سیوا کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی توجہ قدرت اور اس کے خالق میں لگائے رہتا ہے۔ اور مادی دنیا سے اپنی توجہ اٹھا کر سابقہ جسم یا اس کے متعلقین سے اپنی توجہ کو ہٹا کر بالکل بھول جاتا ہے اور اسی طرح اوپر کی منزل کو طے کرتا ہوا اپنی منزل مقصود کو پہنچ جاتا ہے۔

ایسے جسم میں اس کے درمیانہ افعال بھی ہوتے ہیں کہ یہ اپنے پہلے جسم کے متعلقین کے موہ میں پھنسا ہوا ہے ہروقت اپنے دھیان میں رہتا ہے۔ اور ان کی بہتری و بہبودی کو سوچتا ہوا اپنی قسم کے اجسام کے درمیانہ زندگی بسر کرتا ہوا یہاں بھی قوت پاتا ہے اور پھر اسی قسم کے اجسام میں رہ کر ان سے پھر اپنے کو سدھار کر اوپر کی منزلیں طے کرنی شروع کر دیں تو بہتر ورنہ پھر وہ نیچے کو گرتا ہے۔ اور مادی دنیا میں آ کر پھر حیات و ممات کے جال میں پھنستا ہے۔ اور اپنے کیئے نیک و بد افعال کی سزا و جزا بھگتتا ہے۔

پھر اُسے اس مادی دنیا میں ایک اور موقع اپنے آپ کو اوپر کی منزلیں طے کرنے کے لیئے ملتا ہے۔

اب وہ افعال اسفل جن افعال کی وجہ سے اس ہوائی جسم کو بھوت پریت کا نام ملتا ہے اس طرح ہوتے ہیں کہ ان ایتھرک باڈی میں مغلوب شبیہ کی کل توجہ اپنی پہلی زندگی پر رہتی ہے اور اس زندگی میں اس کو جن جن لوگوں سے خفیف سی بھی دشمنی یا عداوت تھی اور اُن سے انتقام لیتا ہے وہ اپنی طاقت ان پر استعمال کرتا ہے اور انہیں انواع و اقسام کے دکھ پہنچا کر خود خوش ہوتا ہے۔ جیسا کہ آپ روز سنتے ہونگے کہ فلاں شخص کو چوٹ لگی اور وہ پاگل ہو گیا۔ فلاں پر آسیب پڑ گیا فلاں بچہ پر سایہ پڑ گیا۔ اور وہ سوکھ کر انتقال کر گیا۔ فلاں جسم پر کوئی ایسا سایہ پڑا ہے کہ اُسے سب زخم ہو گئے ہیں اور گل سڑ کر مر رہا ہے اور مر گیا ہے۔ فلاں عورت کو عجیب قسم کی ڈراؤنی اشکال دکھائی دیتی ہیں اور خاص قسم کے دورے پڑتے ہیں۔

فلاں شخص کے گھر میں اکثر آگ لگ جاتی ہے۔ فلاں زمیندار کی فصل بلاوجہ تباہ ہو جاتی ہے۔ فلاں کی چیزیں خود بخود غائب ہو جاتی ہیں۔ فلاں عورت یا مرد گھٹنوں سر مارتا رہتا ہے وغیرہ۔

میں ایسے بد افعال کو کہاں تک گنواؤں۔ ہندوستان کے عوام ان تمام موذی اور تباہ کن

واقعات کو روزانہ اپنی چشم سے دیکھتے رہتے ہیں۔ اور بخوبی اس کے نتائج سے آگاہ ہیں۔

جن لوگوں پر اس قسم کے بھوت پریت کے بد اثرات اور سایہ پڑتا ہے تو اُن کے لواحقین اس قسم کے سیانوں ملاں مولانوں پنڈت گوسائیں اور قسم کے کھیل کھیلنے والوں اور ایسے سایوں کو دور کرنے والوں اور بھوت پریت سے جسم انسان کو نجات دلانے والوں کے مکانوں کا طواف کرتے رہتے ہیں۔ جہاں کسی مندر مسجد خانقاہ کا نام سنا وہاں پہنچ گئے اور ان کے معالجوں اور سیانوں نے اُن کے بھوت نکالنے کے لئے جب وہ دوروں میں ہوتے ہیں انہیں طرح طرح کی مار پیٹ کے عذاب دیئے اور ان پر بتوں سے وعدہ لیا کہ پھر وہ اس انسان و تنگ نہ کریں گے اور دوسرے نیک قسم کے اُپائے اور تدارک کر دیئے جاتے ہیں۔ روپیہ پانی کی طرح بہایا جاتا ہے جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ شاید دو چار فیصدی آدمی تو درست ہو جاتے ہیں باقی مایوس ہو کر اپنی تقدیر کے شاکر ہو کر اپنی سر دھن کر رہ جاتے ہیں۔

بعض دفعہ تو ایسا ہوتا ہے کہ کوئی بھوت پریت کا سایہ ہوتا ہی نہیں۔ کچھ اُن کے سایے سے ملتی جلتی امراض کی علامات ہوتی ہیں ان کا بھی اسی طرح تدارک ہوتا ہے اور اصلی مرض کا علاج نہ کر کے ان کو بڑھنے دیا جاتا ہے جو مریض کے لئے مہلک ثابت ہو کر باعث درد اور مفارقت ہوتا ہے۔

آپ کو جہاں اس قسم کا مظلوم ملے یا اس کے کسی متعلقین سے اس کی نسبت سنیں تو آپ کو چاہیے کہ اسے سمجھا دیں کہ فضول ملا ملانوں اور سیانوں کے پاس جا کر مفت نہ وقت ضائع کرے اور نہ اپنی نیک کمائی یعنی دولت کو فضول کھوئے بلکہ آپ کی تلقین کے زیر اثر ہو کر آپ کے بتائے عمل کو خود کرے یا آپ اس کے لئے عمل کر کے اسے دکھوں سے نجات دلائیں۔

ایسے لوگوں کے لئے آپ بروز ایکادشی ہندوؤں کے مسان یعنی جہاں مردے جلائے جاتے ہیں۔ یا اہلِ اسلام کے قبرستان سے چار ملی جلی (۱) سر (۲) بازو (۳) ٹانگ (۴) سینہ کی ہڈیوں کے ٹکڑے چھوٹے چھوٹے اٹھا لائیں۔ اور بوقت سندھیا یعنی کہ جس وقت دن اور رات کا ملاپ ہوتا ہے چاہے وہ شام کے وقت کا ہو چاہے علی الصبح پو پھٹنے کے وقت ان ہڈیوں کو کشا گھاس کی ایک چھوٹی سی چٹائی پر ایک سوتی کپڑا بچھا کر اور ان کو ان پر رکھ کر لوبان کا فور دھوپ اور اگر کا دھواں دیں یہ دھواں ان کو پندرہ بیس منٹ تک ملتا رہے اور خود اس کمرے کو بند کر دیں۔ ایک گھنٹہ کے لئے

باہر نکل آئیں۔ایک گھنٹہ کے بعد آپ اس کمرہ میں جائیں اور اسی سرخ رنگ کے کپڑا میں جس پر کہ یہ ہڈیاں پڑی ہوئی تھیں۔ان کو اس کپڑا کی تین گانٹھ لگا کر باندھ دیں۔ان کو محفوظ رکھ لیں۔

اب آپ جس مسان یا قبرستان سے ان ہڈیوں کو لائے تھے اس کے اندر یا نزدیک کسی کوا کے گھونسلہ کی تلاش کریں جس میں کہ نر کوا رہتا ہو۔جب اس قسم کا درخت اور گھونسلہ آپ تلاش کر لیں تو نومی کی رات کے ایک بجے کے قریب اس درخت پر پہنچیں اور خود مادر زاد برہنہ ہو جائیں اور اسی برہنہ حالت میں درخت پر چڑھ کر اس گھونسلہ سے اس کوا کو پکڑ لیں۔اور نیچے اتر کر اب اپنی پوشاک پہن لیں اور اس کوا کو کسی لال لتہ کے تھیلے میں ڈال کر جسے آپ پہلے ہی ساتھ لے کر گئے ہوں میں بند کر کے اور اس تھیلے کو سارے راستے اپنے بائیں ہاتھ میں پکڑ کر اس کوا کو اپنے مسکن پر لائیں اور ایک ایسے تانبے کے پنجرہ میں جو تانبے کے تاروں سے بنا ہو ڈال دیں۔اور اس ہڈی کی پوٹلی کو جسے آپ نے تین گانٹھ لگا کر باندھا ہے اس پنجرہ میں کوا کے پاس ڈال دیں۔اس پنجرہ کو بھی لال رنگ کی سوتی کپڑے سے ڈھانپ کر سو جائیں۔

دوسری صبح اٹھ کر اس کوا کو پانی دانہ دنکا ڈالیں اور گٹھری اس کے پنجرہ سے نکال کر کسی اندھیرے کمرے میں ایک بکس میں رکھ دیں اور اس کوا کے پنجرہ میں یا ہر روشنی میں لائیں تا کہ یہ اپنی غذا آسودگی سے کھا سکے اور پانی وغیرہ پی کر چین لے سکے۔

پھر اسی شام سندھیا کے وقت ایک لوہے کے پیالہ میں دو تولہ وہی ایک تولہ دودھ کچا اور ایک ماشہ عرق گلاب میں سات عدد زعفران اور ایک ماشہ لوبان ملا کر سب کو یک جان کر دیں اور اس آہنی پیالے میں ڈال کر اس کوا کے پنجرہ میں رکھ دیں۔اور اس استخوانی گٹھری کو بھی پنجرہ میں رکھ دیں۔اور ایک مٹی کے برتن میں اس وقت لوبان۔اگر کافور چندن کا بورا۔دھوپ اور مرحل ڈال کر چند ... کے کوئلے ڈال دیں اور دھواں پیدا کر دیں تا کہ گٹھری کو اور اس دودھ اور دوغ والی غذا کو دھواں لگے۔کوا اس غذا کو بخوشی کھا لے گا۔بس اتنا کافی ہے۔

رات کو سوتے وقت یہ گٹھری اسی پنجرہ میں پڑی رہے اور پنجرہ کو سرخ رنگ کے کپڑے سے ڈھانپ کر آپ سو جائیں۔پھر دوسرے دن بھی اسی طرح عمل کریں اور نو دن تک برابر عمل کرتے رہیں۔دسویں دن سندھیا کے وقت چاہے پو پھٹنے وقت چاہے شام کی سندھیا کے وقت گٹھری کو پنجرہ سے نکال کر ایک آہنی بکس میں محفوظ رکھیں اور کوا کو جس سرخ تھیلہ میں لائے تھے

سرخ تھیلہ میں بند کر کے اسی درخت کے پاس لے جائیں جہاں سے آپ اُسے لائے تھے۔

وہاں آپ اس کوا کو ذبح کریں اور اس کے سینہ سے اس کا دل نکال کر اسی سرخ رنگ کے تھیلہ میں جس میں کوا لایا اور لیجایا گیا تھا ڈال کر اپنے مسکن پر لائیں۔ اور اس تھیلہ کو اس تخوانی گٹھری کے ساتھ آہنی بکس میں بند کر کے رکھ دیں۔

جمعرات کی شب رات کے دس بجے ایک بڑی کھرل میں جس میں کہ ایک سیر پانی سما سکتا ہو اس گٹھری کی تمام اشیاء کو اور تھیلہ سے کوا کا دل نکال کر ڈال دیں اور ساتھ ہی ایک بوتل عرق کیوڑہ بھی ڈال دیں۔ عرق کیوڑہ کا وزن قریب ایک پاؤ کے ہونا لازمی ہے۔

ان سب اشیاء کو اس وقت تک کھرل کرتے رہیں جب تک کہ یہ خشک ہو کر گولی یا ٹکیہ بنانے کے قابل ہو جائے۔

اب اس کے تین حصہ کر کے ٹکیہ سی بنالیں اور خشک کریں جب یہ خشک ہو جائیں تو ایک ٹکیہ ایک ماشہ کافور ایک ماشہ زعفران ایک ماشہ کستوری ایک ماشہ لوبان کو اس ٹکیہ کے ساتھ شامل کر کے لال رنگ کے سوتی کپڑا میں لپیٹ کر لال رنگ کے سوتی دھاگے سے سی لیں۔ تاکہ کوئی چیز اس کپڑا سے باہر نہ گر سکے۔

جس شخص پر کسی قسم کے آسیب یا بھوت پریت کے سایے کا اثر ہو اور اس کے تاثرات چاہے کسی بھی علامت سے کیوں نہ ظاہر ہوتے ہوں تو اُسے چاہیے کہ اس لتہ میں بند ٹکیہ اور خوشبو دار اشیاء جو اس میں ڈالی گئی تھیں کو تانبے میں مڑھا کر اپنے گردن میں لٹکا لے یا اپنے دائیں بازو پر باندھ لے۔ قادر مطلق کے فضل سے وہ ہر قسم کے آسیب وغیرہ سے بچ جائے گا۔ اور شفاء کامل حاصل کرے گا۔ اور جس کی بھی بھوت یا پریت کا اس پر سایہ جما رکھا تھا وہ اس کے نزدیک نہ پھٹکے گا۔ بلکہ اس کے سایہ سے بھی کوسوں دور بھاگے گا۔

اگر کسی کے مکان میں آگ لگ جاتی ہو یا اس کی بلا وجہ اشیاء گم ہو جاتی ہوں تو اُسے چاہیے کہ اس ٹکیہ کو جو معہ خوشبوؤں اشیا کے لال رنگ کے لتہ میں ملبوس ہے ایک عدد کو اپنی دہلیز کے نیچے اور ایک عدد اپنے کمرہ میں اور ایک عدد اپنے مکان میں چھت پر زمین میں دفن کر چھوڑے اس

آسمانی کریم کے پاس نہ کبھی کوئی آگ کا وقوعہ ہوگا نہ کبھی کوئی اشیاء ضائع یا چوری جائے گی۔ بشرطیکہ وہ کسی بھوت پریت کے تاثرات سے ہوتی ہوں اور جس کسی شخص کی فصل یا باغات بلاوجہ برباد ہو جاتے ہوں اُسے چاہیے کہ اس نادر سرخ رنگ کے لتہ میں بند تکیہ اور بقایا اشیاء کو اپنی زمین یا باغ کے مرکز میں ایک گڑھا کھود کر ایک فٹ گہرا دفن کرنے میں کوئی نقص نہ ہوگا۔



کوّا کے ذریعہ سنگرہنی کا معجزہ نما علاج



سنگرہنی جسے عام ہندی زبان میں اتی سار اور انگریزی میں سپرو کہا جاتا ہے ایک نہایت مہلک مرض ہے اس سے مریض کو کچھ اس قسم کے دست لگتے ہیں جیسے کہ ہیضہ کے ہوں۔ آہستہ آہستہ یہ خونی دستوں میں بدل جاتے ہیں۔

جب یہ مرض شروع ہو جاتا ہے تو یہ کسی علاج کو مشکل سے مانتا ہے روز بروز دستوں کی تعداد بڑھتی جاتی ہے اور مریض کمزور ہو کر راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔

عام طور پر تو یہ مرض چالیس سال کی عمر کے بعد ہوتا ہے مگر کبھی جوان بھی اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ ڈاکٹر لوگ اس کے لئے طرح طرح کے قابض اور خراش رفع کرنے والی ادویات دیتے ہیں۔ اور گوناگوں قسم کے ٹیکہ جات مثلاً ایمی تین اور کیلسی او سے لین دیگر کیلشیم کے مرکبات جلدی پچکاری کے ذریعہ خون میں داخل کرتے رہتے ہیں اور طبیب لوگ بھی انواع واقسام کی قابض ادویات بیلگری وریانی۔ تامیل۔ اسپغول بارتنگ اور افیون کے مرکبات جامن کی گٹھلی آم کی گٹھلی کے مغز وغیرہ استعمال کرکے ہار جاتے ہیں اور مریض بھی روز کا پرہیز فاقے اور روپے کی بربادی کے دکھ سے لاچار ہو کر تنگ آ جاتا ہے۔ شاید ایک آدھ فیصدی لقمہ اجل سے ان علاجوں سے بچ جائے وگرنہ عام طور پر اس کا نتیجہ موت ہی ہے۔

ایسے مریضوں کے لئے یہاں ایک ایسا نسخہ درج کیا جاتا ہے جو اپنے اعجاز سے اپنی تاثیر کا معجزہ دکھاتا ہے اور تقریب قریب نوے فیصدی اس کے استعمال سے اس مرض سے شفا کامل حاصل کرتے ہیں سنیچر وار کی شب کسی پھل اور پھول دار باغ سے ایک نر یا مادہ کوا کو پکڑ لائیں اور اُسے اپنے مکان میں آ کر ایک سرکنڈے کے پنجرہ میں بند کر دیں۔ صبح اُسے غذا و پانی ڈالیں۔ شام کو اُسے دہی کھانے کو دیں اور پھر ہر روز پندرہ یوم تک اُسے دو تین بار اُبلے ہوئے چاول اور دہی ملا کر

علیحدہ علیحدہ کھانے کو دیں۔ اور کسی دوسری قسم کی جنس ہرگز کھانے کو نہ دیں۔ البتہ پھلوں میں اُسے کیلہ یا کیلے کے پتے دے سکتے ہیں۔

دوسرے دن سے جس دن سے آپ نے اُسے چاول کھلانے شروع کئے ہیں اس کی بیٹ یعنی فضلہ اکٹھا کر کے محفوظ کرنا شروع کریں۔

پندرہ دن کے بعد اس کوا کو ذبح کر کے اس کے جسم سے اس کے معدہ کو نکال لیں اور بقایا نعش کو اس کی کہیں آبادی سے دور زمین میں دفن کر دیں۔ اب اس کے اس معدہ کو چاک کر کے اسے گرم پانی میں قدرے نمک طعامی ملا کر صاف کریں اور پھر اس کے معدہ کی اندر کی جھلی یعنی استر کو آہستہ آہستہ علیحدہ کریں اور بقایا معدہ کو پھینک دیں۔ اس معدہ کی جھلی کو سایہ میں خشک کریں۔

اس معدہ کی نیم ماشہ جھلی کو طباشیر کبودی ۲ ماشہ دانہ الائچی خورد تین ماشہ اسگندھ ایک تولہ افیون دورقی کے ہمراہ کھرل کریں بہت باریک پیسیں۔ جب یہ مانند سفوف باریک ہو جائے تو اس میں ایک تولہ گوند ببول عمدہ ڈال کر اور اس میں ایک پاؤ عرق بید مشک ڈال کر کھرل کریں اور جب یہ خشک ہونے کے قریب گولیاں باندھنے کے قابل ہو جائے تو اس کی دو دورتی کی گولیاں بنا دیں اور مریض کو روزانہ تین گولی ایک صبح ایک دوپہر ایک شام ہمراہ عرق بید مشک ۵ تولہ شربت صندل دو تولہ کے دیں۔ گولی نگل جانی چاہیے۔ اس طرح ایک ایک ماہ تک متواتر دینے سے آہستہ آہستہ یہ مریض رو بصحت ہو کر شفا کلی پاتا ہے اور پھر اس مرض کے دوبارہ عود کر آنے کا کوئی بھی خطرہ باقی نہیں رہتا۔ تا علاج ایسے مریض کو بطور غذا دو دھ لسی دہی اُبلے چاول جن میں گھی یا چینی بالکل نہ ڈالی گئی ہو البتہ نمک ڈالا جا سکتا ہے علیحدہ علیحدہ یا ملا کر دیں۔

کوّا کے ذریعہ بال عمر بھر پیدا نہ ہوں

بعض انسانوں کے تمام جسم پر اس قدر بال پیدا ہو جاتے ہیں کہ انسان بدنما ایک ریچھ کی شکل کا ہو جاتا ہے اس کے علاوہ بعض شوقین لوگ یہ چاہتے ہیں کہ مدت سے شرمگاہ اور موئے زہار کی روز روز کی صفائی سے نجات ملے۔

بعض لوگ تو یہ بھی چاہتے ہیں کہ ہر روز کی داڑھی کی صفائی کیلئے خرچ حجامت نہ پڑے

کسی جنگلی یا پہاڑی کوا کو پکڑیں مگر یاد رہے کہ کوا ایسا ہو کہ جسے انسانی غذا جو آگ پر پکائی جاتی ہے نہ ملی ہو بلکہ اس نے قدرتی غذاؤں پر جو جنگلوں اور پہاڑوں میں ملتی ہوں پر پرورش پائی ہو اُسے پکڑ کر گھر پر لائیں اور اسے تین دن تک بجائے پانی کے سنگترہ کا رس پلائیں اور بطور غذا کے پھلوں مثلاً کیلا سیب امرود پپیتا خربوزہ پھل بیر وغیرہ کھانے کو دیں۔

مگر یاد رہے کہ پانی کے بجائے صرف سنگترہ کا یا لیموں کا رس ہی دیں اور کسی قسم کے پھل کا رس ہرگز نہ دیں اور خاص پانی بھی نہ دیں۔ تیسرے دن اُسے ہلاک کر کے اُس سے جتنا خون میسر ہو سکے حاصل کریں اور اسے کسی چینی کے برتن میں ڈھانپ کر رکھ دیں تا کہ یہ خشک ہوتا رہے اور اسی کوا کے دم کے نیچے کے سفید نرم بالوں کو قدرے چھ ماشہ کے تراش لیں اور اس کی نعش کو کہیں باہر جا کر دفن کر دیں۔ اب اس کے خشک شدہ خون کو ایک کھرل میں ڈال دیں۔ اور اس کے ساتھ ان نرم بالوں کو بھی۔ دونوں کو خوب دو چار دن تک کھرل کریں۔ کہ یہ نہایت ہی باریک نرم سا سفوف ہو جائیں۔

جب یہ اس طرح کا سفوف بن جائے تو اس میں پانچ تولہ روغن چنبیلی ملا کر کھرل کریں اور اس وقت تک برابر کھرل کرتے چلے جائیں۔ اب کھرل کو ایک گھنٹہ تک رکھ دیں تو نیچے کچھ بھی تہ نشین نہ ہو۔ یعنی کہ خون اور بال تیل میں پوری طرح مل کر یکجان ہو جائیں اب جس مقام کو بالوں سے مبرا کرنا ہو یعنی جہاں آپ چاہتے ہیں کہ بال پیدا نہ ہوں اس جگہ کے بالوں کو مونڈ ڈالیں اور پھر صابن سے خوب اچھی طرح سے صاف کر کے اس تیل کو وہاں تین چار منٹ کے لئے ہلکا سا مالش کرتے رہیں۔ اسے آٹھ دن تک اسی طرح مالش کریں۔ نسبتاً تھوڑے بال پیدا ہوں گے پھر اسی طرح انہیں مونڈ دیں اور صابن سے صاف کر کے پھر اس تیل کی روزانہ ایک بار آٹھ دن تک مالش کریں۔

اس طرح چار پانچ بار عمل کرنے سے بال نکلنا بند ہو جائیں گے۔ مگر آپ اس تیل کی مالش بالوں کے نکلنا بند ہونے کے بعد بھی تین چار ماہ تک برابر کرتے چلے جائیں بھگوان نے چاہا تو اس جگہ پھر کبھی بھی بال پیدا نہ ہوں گے اور اس جگہ کی جلد ریشم کی طرح ملائم اور چمکدار ہو جائے گی۔ مگر میں پھر بھی یہی مشورہ دوں گا کہ مرد اپنی داڑھی اور مونچھ کے مقام پر ایسے عمل نہ کریں۔ چونکہ یہ مقام مردی کا نشان خاص ہے۔

کوئی ایسی دوائی دستیاب ہو جائے کہ جس کے استعمال سے ان بالوں سے ہمیشہ کے لئے نجات ملے۔

بال بھگوان نے جہاں جہاں بھی پیدا کئے ہیں وہ بغیر مفاد نہیں ہیں۔ پرانے زمانے میں لوگ کسی جگہ کے بال بھی نہ مونڈتے تھے اور نہ ہی تراشتے تھے سر کے بال بھی قدرتی حالت میں رکھے جاتے تھے ورڈاڑھی مونچھ کے بھی اسی طرح موئے زہار اور شرم گاہ کے بالوں کو بھی صاف نہ کیا جاتا تھا۔

مگر اس زمانے کے لوگوں نے اپنی سجاوٹ اور بناوٹ کی خاطر بالوں کو مونڈنا اور تراشنا شروع کر دیا ہے اور آج کے لوگ تو مونچھوں کے بال بھی مونڈ دیتے ہیں اور کرزن فیشن کو بڑا پسند کرتے ہیں جو ایک مردمی کی نشانی ہے۔

خالق مطلق نے سر کے بال دماغ کو دھوپ اور سردی سے بچانے کے لئے پیدا کئے۔

ناک کے بال اس لئے پیدا کئے کہ سانس کے ساتھ جراثیم یا گرد ناک میں داخل ہو کر مانع صحت نہ ہو۔

مونچھوں کے بال اس لئے پیدا کئے کہ ناک اور منہ کی گرد اور ہوا میں ملے جراثیم جسم انسان میں داخل نہ ہو سکیں۔

داڑھی کے بال اس لئے لمبے اُگائے کہ وہ گردن اور چھاتی کو سردی اور گرمی سے محفوظ رکھیں۔

موئے زہار اور شرمگاہ کے بال اس لئے پیدا کئے کہ انہیں ڈھانپیں رکھیں اور اُن کی حفاظت رکھیں۔

یورپ کے زنان اور مرد ان بالوں کی خاص حفاظت کرتے ہیں اور انہیں خوب صاف کر کے ریشم کی طرح رکھتے ہیں۔

آج کی ہندوستانی اور یورپین عورتیں تو اپنے سر کے بال بھی تراش کر طرح طرح کے فیشن بنا رہی ہیں۔ حالانکہ لمبے بال عورت کیلئے زیبائش میں جو اس کی خوبصورتی میں چار چاند لگا دیتے ہیں۔

خیر حضرت انسان جو ٹھہرا جو اپنے آپ کو اشرف المخلوقات کہہ کر طرح طرح کی اختراع دماغی کرتا رہتا ہے۔ اخباروں میں بھی اب بال عمر بھی نہ اگنے کے اشتہارات چھپتے رہتے ہیں بعض لوگوں کو ایسی تیز اور جلا دینے والی ادویات سے نقصان بھی ہوا ہے۔

یہاں پر ایک نہایت ہی بے ضرر نسخہ درج کیا جاتا ہے جس کے استعمال سے بال ہمیشہ کے لئے یعنی عمر بھر نہیں اگتے اور جلد بھی چمکدار اور ملائم رہتی ہے۔



کوّا کے ذریعہ جادو ٹونہ کو بے اثر کر دینا



ہندوستان میں بہت سے اشخاص اس مزاج کے ہوتے ہیں کہ دوسرے کی خوشحالی انہیں ایک آنکھ نہیں بھاتی۔ کسی کی دکان یا کاروبار چل نکلے تو اُن کے پیٹ میں درد ہو جاتا ہے۔ کسی کا فصل اچھا ہو جائے تو اُن کو ناگوار گذرتا ہے۔ کسی کی سنتان بڑھ جائے تو اُن کو دکھ ہوتا ہے۔ کسی کا بچہ امتحان میں پاس ہو جائے تو انہیں ہوک اٹھتی ہے کسی کی منگنی ہونے کو ہو تو وہ بے ذوق ہو جاتے ہیں کسی کی نوکری لگے یا ملازمت میں ترقی ملے تو وہ جلنے لگتے ہیں۔ غرض اُن کے دل و دماغ میں حسد ہی حسد بھرا رہتا ہے۔ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ ہم خوشحال رہیں اور ساری دنیا بدحال ہو۔ بلکہ بعض لوگ تو ایسے بھی ہوتے ہیں جو چاہتے ہیں کہ میرا چاہے نقصان کیوں نہ ہو جائے مگر دوسرے کا بھلا ہرگز نہ ہو۔ کسی کی خوشی اُن کو ایک آنکھ نہیں بھاتی اُن کا بس چلے تو وہ دنیا کے تمام لوگوں کو فقیر کر کے خود نواب بن کر ان کا مذاق اڑائیں۔ اور اُن پر حکومت کریں۔

اس مطلب کے لئے وہ لوگ ملاں ملاؤں کے پاس جا کر اس قسم کے ٹونے تعویذ اور جادو کے تدارک لیتے اور دریافت کرتے رہتے ہیں۔

اول تو ان ملاں مولانا گنڈے تعویذ دیتے ہوئے پنڈتوں اور جیوتشیوں کو چاہیے کہ جب کبھی بھی اُن کے پاس ایسا بدخواہ آئے اُس کو ڈانٹ ڈپٹ کر بھگا دیں اور انسانیت کی زندگی بسر کرنے کی تلقین کریں۔ اور اگر اس پر بھی وہ باز نہ آئے تو اسے پوری طرح رسوا اور ذلیل کریں تاکہ آئندہ کے لیے وہ ان بد و قبیح حرکات سے باز آئے مگر دیکھا گیا ہے کہ یہ لوگ اپنے پیسے کے لالچ میں آکر ان لوگوں کی امداد کرتے ہیں دوسروں کے گھروں کو برباد کر کے اپنا گھر بھرنا اس میں خوش ہو کر اسی کو ہی اپنا ذریعہ معاش بنا کر خوش ہوتے ہیں۔ انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اس طرح کی روزی اور ذریعہ معاش رکھنے والے اور اس قسم کی مذموم اور گری ہوئی قبیح حرکات کرنے والے نہ تو اس دنیا میں کبھی خوشحال رہ سکتے ہیں اور نہ ہی ان کی سنتان اور نسلیں بڑھتی ہیں اور نہ ہی وہ کسی دوسری طرح سے پھلتے پھولتے ہیں۔ بلکہ وہ قادر مطلق بھی اُن پر اس قدر ناراض ہوتا ہے کہ اپنے عتاب سے ایسے لوگوں کو اس طرح سے تباہ و برباد کرتا ہے کہ دنیا میں اس کا نشان مٹ جاتا ہے۔

انہیں معلوم ہونا چاہیے کہ اگر ان کے پاس اس طرح لوگوں کو تباہ و برباد کرنے کے اسباب ہیں تو اس کریم نے ایسے انسان اور جاندار بھی پیدا کیے ہیں جو ان کی ہر حرکت کو توڑ کر پاش پاش کر دیتے ہیں اور اُن کے تاثرات کو خس و خاشاک میں ملا دیتے ہیں۔ بلکہ وہ تو اپنی طرف سے بدی کرتے ہیں۔ دوسروں پر مگر ان کے تاثرات اُن ہی پر پڑتے ہیں اور جسے وہ برباد کرنا چاہتے ہیں وہ خوشحال رہتے ہیں۔

سعدی صاحب نے درست فرمایا ہے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش اس طرح جب کوئی شخص بدحال ہونے لگتا ہے یا اُسے کچھ شبہ ہوتا ہے کہ میں فلاں اثر سے برباد ہو رہا ہوں تو وہ شخص بھی انہی ملاں گو سائیوں اور پنڈتوں کی آستانہ بوسی کرتا ہے اور ان سے پوچھتا ہے کہ مجھ پر کیا گذری ہے۔ بعض لوگوں کو تو اپنے گھروں یا کھیتوں دوکانوں سے ایسے ٹونے اور تعویذ گنڈے بھی مل بھی جاتے ہیں اور وہ لوگ ان کو بھی سیانوں کے پاس لے جاتے ہیں۔ اور ان سے پوچھتے ہیں کہ یہ کس نے کیا اور کہاں سے آیا۔ اس کا کیا اثر تھا۔

اس طرح سے یہ لوگ ان کو خوب لوٹتے ہیں۔ ان کے توڑ بتاتے ہیں اور انتقام لینے کی تلقین کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ پر مشورہ بخشے۔

مصنف آپ کو تلقین کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ کہ ایسے بدکردار لوگوں سے بچو اور ہمیشہ نیک صحبت اختیار کرو جس سے کہ تمہارا ہر دن بھی شگفتہ رہے اور ہمیشہ نیکی کی منزل پر گامزن ہو۔ ہاں اگر کسی رذیل بدکردار اور حاسد نے آپ کو تباہ کرنے کی ٹھانی ہے اور آپ پر اس قسم کے تاثرات ڈال رہا ہے یا کوئی اس قسم کا تعویذ یا ٹونا آپ کو اپنے مسکن سے مل گیا ہے۔ تو آپ اس کی تلاش کرنے اور اس سے انتقام لینے کی طرف ہرگز توجہ نہ دیں۔ بلکہ مفصلہ ذیل توڑ سے اس کے تمام اثرات سے بے اثر کر کے خوشحالی کی زندگی بسر کریں۔ اُسے خداوند اس کے کئے کی سزا خود دینگے اور وہ اپنے گناہ اور حسد کی آگ سے جل کر خود فنا ہو جائے گا۔

اماوس کے دن چار بجے صبح کسی قبرستان میں جائیں اور وہاں کے کسی درخت کے گھونسلہ سے ایک نر کوا کو پکڑیں اور اسے اپنے مسکن لے آئیں اور اسے پنجرہ آہنی میں بند کر کے

اس کی مستک پر کیسر کا تلک لگا دیں اور کسی کنیر کے تلک سے اس کی گردن کے گرد ایک گھیرا دے دیں یعنی اس کی کیسر کے تلک کا اس کے گرد چکر دے کر جنیو پہنا دیں۔

سورج نکلتے ہی اُسے آرو ماش کا حلوہ جس میں لوبان پڑا ہو۔ اور خالص گھی اور چینی سے بنا ہو کھانے کو دیں اور پھر سارا دن اُسے اسکی معمولی غذا ڈالتے رہیں۔ مگر پانی کی جگہ اُسے پانی کے برتن میں دوغ پھٹنے سے جو ہلکا نیلا سا پانی نکلتا ہے یعنی کہ دوغ کا رسا ہوا پانی ڈالیں اسی طرح ایک ہفتہ میں جس دن سنیچر ہو اُس دن کا اس کا حلوہ خاص گھی کی بجائے روغن کنجد اور قند سیاہ سے بنا دیں جس کے بنانے میں برتن بھی آہنی استعمال ہوں۔ اور اُسے کھانے کے لئے بھی آہنی برتن میں کھانے کو ڈالیں اور اُسے اس کے کھانے کے برتن میں ڈالنے سے پہلے اسپرنیم ماشہ۔ سندور خالص چھڑک دیں اور اس حلوہ میں ایک چھوٹا سا ٹکڑا خالص تانبا کا ڈال دیں۔ حلوہ تو کوا کھا جائے گا مگر تانبہ کا ٹکڑا برتن میں پڑا رہے گا۔ اس تانبے کے ٹکڑے کو آپ برتن سے نکال کر محفوظ کر لیں۔ اب اس کوا کو پکڑنے والے دن سے لے کر ایک ہفتہ تک رکھ کر آزاد کر کے اپنا اور کوا کا منہ آسمان کی طرف کر کے چھوڑ دیں۔

اس تانبہ کے ٹکڑے کو کسی سنار کے پاس لے جا کر اسے کہیں کہ اس کی ایک ایسی شبیہ تیار کر کے دے جو انسانی شکل سے ملتی جلتی ہو اور اس پر ایک طرف وہ کوا کی شبیہ کندہ کرے اور دوسری طرف ترازو کی شکل بنائے جس کے پلڑے اور ڈنڈی بالکل توازن میں ہوں۔

اب اس ٹکڑے کو بالکل محفوظ کر لیں۔ اگر کسی کے جسم پر کسی تعویذ گنڈے یا ٹونہ کا اثر ہے تو اسے تاگہ میں پرو کر گلے میں ڈالیں اور اگر کسی مکان پر اس کے اثرات اس کے رہنے والوں کے لئے ڈالے گئے ہیں تو اس مکان کے مصدر میں اُسے زمین میں دفن کر دیں اور اگر کسی باغ یا کھیت کو برباد کرنے کے لئے اس کے تاثرات ڈالے گئے ہیں تو اس باغ یا کھیت کے مرکز میں اُسے دبا دیں۔ اور اگر معلوم نہیں کہ اس کے تاثرات کس کے لئے ہیں تو اہل خاندان کا رکن اعلیٰ اُسے ہروقت اپنی جیب میں رکھے۔ بھگوان کی کرپا سے سخت سے سخت جادو ہو تو اثر نہیں کر سکتا۔



کوّا کے ذریعہ نہ مٹنے والے داغ مٹائیں



آپ کو اپنی اور دوسرے لوگوں کی نہایت قیمتی اشیاء اونی سوتی ریشمی پارچات فرنیچر وغیرہ پر بہت دفعہ کسی معلومہ یا غیر معلومہ مادوں کے نہ مٹنے والے داغ دکھائی دیئے ہوں گے۔ جن کی وجہ سے یہ شاندار قیمتی اشیاء بے قدر ہو کر ضائع چلی جاتی ہیں۔ حالانکہ داغ اور دھبے ہٹانے کے لیے ماہرین ان داغوں اور دھبوں پر طرح طرح کے کیمیاوی نسخہ جات اور ادویات اور دوسرے طریق استعمال کرتے ہیں۔ اور اگر وہ داغ اور دھبے نہیں تو گو وہ چیز کام تو دیتی ہے مگر جو اس کی قدر اور جلا ہوتی ہے وہ جاتی رہتی ہے۔ ایسے داغوں اور دھبوں کو ہٹانے کے لئے یہاں ایک نسخہ مطالعین کے لئے درج کیا جاتا ہے جس کے استعمال سے چاہے داغ یا دھبہ کتنا ہی سخت اور نہ مٹنے والا کیوں نہ ہو فوراً ہی کافور ہو جاتا ہے اور لطف یہ کہ اس نسخہ کی دوا یا اس شے پر ذرا بھی کوئی رنگ نہیں چڑھتا۔ اور نہ ہی کوئی کسی قسم کا بے معلوم سا بھی داغ پڑتا ہے۔ بلکہ اس کے لگانے سے وہ دھبہ وار داغ ہی صرف نہیں اترتا بلکہ اس اشیاء کی رنگت چمک دمک موجود رہتی ہے۔

ایک کوا کا پانچ بوند خون لیں اور اس میں نیم ماشہ نمک طعام ملا کر ان دونوں کو دو تولہ پانی میں ملا دیں۔ خون تازہ ڈالنا ہوگا۔ تاکہ اس میں رل مل کر گھل جائے۔ اور اس کا کوئی ذرہ بھی جم کر پانی میں ذرے یا ریزے نہ بناوے۔ کسی بلاٹنگ پیپر یا ڈاکٹری صاف جراحی والی کپاس سے تقطیر یعنی فلٹر کر لیں۔

کوا کے سیاہ پروں کے بال اکھیڑ کر عارضی طور پر ایک چھوٹا سا برش بنالیں۔ اس برش سے پانی مذکور تر کر کے جہاں جہاں داغ ہو وہاں ہلکا ہلکا لگا دیں۔ اور اس چیز کو دھوپ میں رکھ دیں۔ جب یہ خشک ہو اور ایک ہلکا سا گھیرا وہاں نظر پڑے گا۔ اس لئے اس پانی کی ایک دور پھر یہی برش مذکور سے اس جگہ پر دوبارہ پھیر دیں اور اسے پھر دھوپ میں رکھیں بالکل صاف ہو جائے گا۔ اگر کوئی کسر باقی رہے تو تیسری بار بھی ایسا کر سکتے ہیں۔



کوا کے ذریعہ راج دربار میں عزت پانا



سچ پوچھئے تو جو لطف سادگی اور تنہائی کی پرہیزگار زندگی میں ہے وہ کسی میں نہیں۔ انسان صبح اٹھے حاجات ضروری سے فارغ ہو کر اپنے خالق کی حمد و ثنا پوجا پاٹھ کرے اور اپنے کاروبار میں نیک نیتی سے لگ کر اپنی کاروباری مشغولیت سے گاہکوں سے اور راست بازی سے پیش آ کر ایمانداری اور تندہی سے اپنا کام سرانجام دے۔ وقت پر کھانا کھائے اور اپنے عیال و اشغال کی خبر گیری کر کے سو جائے۔

کسی سے قرض نہ لے آمدنی سے زائد خرچ نہ کرے بلکہ جو کچھ بھی کمائے اس میں سے بھی کچھ بچا کر رکھے تاکہ وقت ضرورت کام آئے کہا گیا ہے داشتہ آید بکار۔

نہ کسی سے زیادہ دوستی رکھے اور نہ کسی سے دشمنی رکھے۔ کم گو رہے کہ کسی کی گالا گمازی میں حصہ نہ لے کر ہر ایک کا بہی خواہ ہو اور ہر کس و ناکس کے دکھ درد میں شریک اور اگر ہو سکے تو اپنی نیک کمائی سے کچھ خیرات بھی کرے اور ضرورت مندوں کی مدد کرے اس کا نام اصلی جیون ہے۔ اسی میں ہی نامور اور شہرت ہے۔ ایسے آدمی کا دنیا میں وقار بلند ہوتا ہے۔ شہرت اور اعتبار بڑھتا ہے۔ یہ تو ہے حقیقی شہرت مگر آجکل کے حرص و شہرت کے بندے اس قسم کی حقیقی عزت کے خواہاں نہیں۔ بلکہ چاہتے ہیں کہ دولت، حشمت، طاقت اور خلوص کے زور ور کور سے لوگ عزت کریں۔ شان دوبالا۔ عز و احتشام کی زندگی بسر ہو۔ ہر وقت ڈیرہ پر عوام کا اجتماع ہو۔ افسران ملنے کو آئیں راج دربار میں عزت ہو یعنی کہ اس دکھاوے کی عزت حاصل کرنے کے لئے طالبین ہزار ہا روپیہ خرچ کر کے اپنے مطلب کے لئے مختلف سبھاؤں سوسائٹیوں کے ممبر بنتے ہیں۔ افسران کو ملنے جاتے ہیں۔ ڈالیاں دیتے ہیں تحفے تحائف پیش کرتے ہیں اور ان کے ساتھ مل کر بیٹھتے ہیں۔ اور اپنی عزت اور شان سمجھتے ہیں کہ چاہیے اُسے حاصل کرنے کے لئے لوگوں کو کیوں نہ گلہ شکوہ کرنا پڑے اور افسران کی خوشامد کرنی پڑے اور ان کی ہر جائز و ناجائز بات کو ماننا پڑے۔ غلط و درست بری و بھلی بات میں ہاں ملاتے چلے جائیں گے۔ چاہے اس میں قوم یا شہر و عوام کا کسی کتنا نقصان ہی کیوں نہ ہو۔ مگر اُن پر افسران خوش رہیں۔

اس لئے ایسے شہرت وشان پانے کے لئے راج دربار میں عزت کا ہونا لازمی ہے تاہم بھی یہاں خواہشمندان خوشنودی کے لئے ایک ایسا عمل درج کیا جاتا ہے کہ جس پر عمل کرنے سے نہ دولت خرچ کرنی پڑے گی اور نہ جبہ سائی کی ضرورت رہے گی۔ نہ گلہ کمتری سے واسطہ رہے گا۔ اس کے تاثرات کچھ اس طرح افسران اعلیٰ پر ہوں گے وہ عامل سے ہر کام میں صلاح ومشورہ کریں گے اور اس کو نیک اور فرشتہ سیرت انسان سمجھ کر سب سے بڑھ کر اس کی توقیر وعزت کریں گے۔ اور اپنے پاس سب سے پہلی نسبت دے کر اسے سرفراز کریں گے۔

بایں ہمہ یہ بھی لازمی ہے کہ ایسا انسان اپنے آپ کو ان صفات کا مالک بھی ضرور ثابت کرے بلکہ غرض کا بندہ نہ بلکہ ایک نیک انسان ہو کر رہے۔

بوقت طلوع آفتاب کسی وسیع مندر یا مسجد یا گرجا کے باغ یا صحن کے کسی درخت پڑے کے گھونسلے سے ایک کوا کو پکڑیں اور اسے سرخ رنگ کے ریشمی کپڑے میں جو اس غرض کے لئے پہلے ہی ساتھ لے جایا گیا ہو لپیٹ کر اپنے مسکن پر لائیں اور ایک ایسے چوبی پنجرہ میں بند کریں کہ جس کے چیندے میں ایسا ہی سرخ رنگ کا کپڑا بچھا ہوا ہو اسے روغن زرد خالص سے گندم کے آرد کی چوری بنا کر ایسی دہی کے ساتھ جس میں قدرے زعفران عرق گلاب اور کیوڑہ ملا ہو کھانے کو دیں اور ہر چوری کا ٹکڑا جو اسے کھانے کے لئے ڈالیں اس میں ذرا ذرا سا شہد خالص بھی ضرور لگا ہو۔ پھر باقی وقت جو بھی غذا مناسب سمجھیں اسے ڈالیں۔

رات کو اس کے پنجرہ کے سامنے کافور، اگر، حرمل۔ گوگل بورہ صندل سفید کی دھونی دیں۔ اسی طرح برابر پانچ دن عمل کرتے رہیں۔ پانچویں دن اس کوا کا ایک سب سے بڑا اور داپر کا پر نکال لیں اور پھر اسے اپنے سر کے گرد دائیں سے بائیں تین چکر دے کر چھوڑ دیں۔ اب آپ جب کبھی بھی کسی پنچایت، پارٹی، سوسائٹی میں جائیں یا کسی افسر کی ملاقات کے لئے جائیں تو اس پر کوا کو ذرا سا زعفران کا تمک لگا کر اپنی دائیں جیب میں یا اپنی دستار کی اگلی طرف رکھ کر جائیں۔ بھگوان چاہے گا تو یقیناً ہی پرند مذکور کے تاثرات بموجب بیان ثابت ہوں گے۔ اور عزت و شہرت کو چار چاند لگ جائیں گے۔



کوا کے ذریعہ فیل پا کے لئے بے بہا تحفہ



فیل پا ایک مرض ہے جس سے کہ پاؤں ہاتھی کے پاؤں کی طرح موٹا اور بھاری ہوجاتا ہے۔ آپ نے ایسے بہت سے مریض سڑکوں اور بازاروں میں دیکھے ہوں گے۔ اس مرض کا مریض چل پھر نہیں سکتا چونکہ اس پاؤں اور ٹانگ دس سیر سے لے کر ایک من تک کی ہوجاتی ہے۔ اول تو ایسی ٹانگ اٹھائی ہی نہیں جاتی اور اگر انسان جبر کر کے اٹھا بھی لے تو اس میں درد ہوتا ہے اور باقی جسم پر بھی اس کا تناؤ پڑتا ہے اس لئے مجبور ہو کر انسان بیٹھے ہوئے گھسٹ کر چلتا ہے لوگوں کو ایسے مریضوں سے سخت نفرت ہوجاتی ہے۔ چونکہ جب یہ مرض بہت بڑھ جاتا ہے تو قدرتی گوشت کو اتنا پھیلا نہیں سکتا اس لئے پوست انسان یعنی جلد پھٹ جاتی ہے اس سے خون بہتا ہے اور بعدہٗ پیپ پڑ کر متعفن سی ٹانگ ہوجاتی ہے جس میں سے زخم کی بو پیدا ہوجاتی ہے اور ہر وقت ریم اور پانی بہتا رہتا ہے اس لئے ایسے مریض کے نزدیک بھی کوئی نہیں ٹھہرتا گھر والے بھی تنگ آ کر ایسے مریض کو گھر سے باہر کر دیتے ہیں یا خود شرم کے مارے مریض گھر سے باہر نکل آتا ہے اور زندگی سے مایوس ہو کر سڑکوں پر پڑا رہتا ہے گداگری کی زندگی بسر کرتا ہے۔ پناہ بخدا۔

اس مرض کے لئے ڈاکٹروں ویدوں اور حکماء نے لاکھوں لکھوکھا ادویات کی آزمائش کی ہے۔ امیروں نے زر کثیر خرچ کئے ہیں۔ سالوں تک ایسے مریضوں کا علاج ہوا ہے مگر کامیابی شاید ہی کسی مریض کو ہوئی ہو تو ہو مگر عام طور پر اس مرض کا انجام خراب ہی خراب رہا ہے۔ کہا گیا ہے کہ بروز منگل اندھیری رات کو دس بجے قریب کسی قبرستان میں جا کر بوسیدہ پرانی سے پرانی مدتوں پاؤں کی انگلی کی ہڈی تلاش کر کے لائیں اور اُسے نیم کوفتہ کر کے خوب پیس کر کھرل کریں اور پھر اس میں کوا کے چار انڈے ملا کر کھرل کر کے ایک جان کر دیں اور اس میں ایک سیر گل چنبیلی کا شیرہ یعنی پانی نکال کر ملا دیں اور اُسے روزانہ چار گھنٹے متواتر کھرل کرتے رہیں جب خشک ہونے لگے تو اس میں ایک سیر برگ تلسی کا شیرہ ملا دیں اسے بھی روزانہ متواتر چار گھنٹہ

کھرل کریں اور جب یہ خشک ہونے لگے تو سیاہ بھنگرہ تازہ کا شیرہ ایک سیر شامل کریں اسے بھی روزانہ چار گھنٹہ متواتر کھرل کرتے رہیں۔ اور جب یہ خشک ہونے لگے تو اس میں نصف سیر شیرہ گل درد بہاری ملادیں اور جب یہ خشک ہونے تک تو اس کا ایک گولا سا بنالیں اسے سایے میں خشک کریں جب یہ پتھر کی طرح خشک ہوکر سخت ہوجائے تو اسے گلحکمت کرکے ایک من جنگلی اُپلوں کی آگ میں رکھ چھوڑیں مگر یاد رہے کہ آگ کو کسی گہرے گڑھا میں جلادیں تاکہ ہوا کی تیزی سے جلدی بھسم نہ ہوجائے اس گولا کو آگ کے بالکل درمیان میں رکھنا ہوگا۔ دوسرے دن جب آگ سرد ہوجائے تو اس گولا کو نکال لیں اور اس کی مٹی کو احتیاط سے توڑ کر گولا کو احتیاط سے نکالیں۔ یہ گولا خاکی مائل سفید رنگ کا ہوگا اسے کھرل میں ڈال کر خوب کھرل کریں جب یہ مثل میدہ کے باریک پیس کر بالائی کی طرح ملائم ہوجائے تو اسے کسی بند بوتل میں محفوظ کریں اور نمناک کی جگہ سے بوتل کو بچا کر رکھیں۔ روزانہ چار رتی دوائی مذکور کو ایک بار صبح و ایک بار شام کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ قبل ہمراہ عرق بادیان ایک چھٹانک عرق مکو ایک چھٹانک کے پئیں اور مفصلہ ذیل روغن کی پاؤں اور ٹانگوں پر سوتے وقت رات کو مالش کریں۔ مگر یاد رہے کہ مالش ہوا سے بچا کر کریں۔ اور مالش کے بعد پاؤں کو کسی کمبل یا رضائی میں ڈھانپ کر سوئیں۔ تاکہ پسینہ آزادی سے ہوسکے اور سردی یا ہوا وغیرہ کے لگنے سے فعل پسینہ کے رکنے میں رکاوٹ نہ ہو اور خارج شدہ پسینہ جلد خشک ہوجائے۔

نسخہ روغن متذکرہ بالا یہ ہے:

برگ آک نصف سیر۔ گل آک نیم پاؤ۔ برگ برگد نصف سیر حرمل نصف پاؤ۔ اجوائن خراسانی نصف پاؤ۔ برادہ قسط نصف پاؤ۔ سورنجان تلخ نصف پاؤ۔ نیم کوفتہ کو تین دن کے لئے ایک آہنی کڑاہی میں بیس سیر پانی میں بھگو کر رکھ دیں۔ چوتھے دن اسے چھ گھنٹے تک درمیانی آگ کے اوپر رکھ کر اُبالیں۔ جب پانی قریباً ۵ سیر کے آرہے تو اُسے آگ سے نیچے اتار لیں جب خوب ٹھنڈا ہوجائے تو اس پانی اور ادویات کو نصف گھنٹے تک خوب ملیں پھر دونوں کو کسی باریک کپڑے میں چھان لیں۔ اس میں یعنی اس چھنے ہوئے پانی میں دو سیر روغن کنجد ملاکر پھر دونوں کو ایک آہنی کڑاہی میں ڈال کر آگ پر رکھ دیں اور درمیانی آگ دیتے رہیں اب یہ تیل اور پانی اس وقت

تک برابر ابلتا رہے جب تک کہ تیل میں سے پانی بالکل خشک نہ ہو جائے۔ جب آپ کو یقین ہو جائے کہ اس تیل میں پانی نام کو باقی نہ رہا تو اس کو آگ سے اتار کر محفوظ ڈھانپ کر رکھ چھوڑیں۔ جب یہ بالکل ٹھنڈا ہو جائے تو اسے سرخ رنگ کی بوتلوں میں بھر کر چالیس دن کے لئے ان بوتلوں کو سارا دن دھوپ میں رکھیں بعدہ جب چالیس دن یہ دھوپ میں مکمل طور رہ چکا ہو تو اسے استعمال میں لائیں۔

جب آپ کھانے کی دوائی روزانہ اور مالش روزانہ ایک ہفتہ کر چکیں گے تو اس کے بعد آپ کو روزانہ مرض میں کمی ہوتی عیاں طور پر دکھائی دے گی اور جلد ہی ایک دن ایسا آئے گا کہ بفضل خدا بیماری کا نام و نشان باقی نہ رہے گا۔



کوا کے ذریعہ یرقان کیلئے بے بہا تحفہ



جسے عام طور پر پیلیا اور انگریزی میں جوانڈس کہتے ہیں اس سے جسم کا رنگ زرد ہو جاتا ہے حتیٰ کہ ناخن اور آنکھیں تک بھی پیلی ہو جاتی ہیں بعض اوقات تو یہ زردی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ مریض کو دنیا کی ہر شے پیلے رنگ کی دکھائی دینے لگتی ہے جسم ٹوٹتا رہتا ہے دل مشوش اور بے چین رہتا ہے کسی کام میں دل نہیں لگتا ہر وقت ہلکا ہلکا بخار سا ہوتا ہے اور بعض اوقات بخار تیز ہو کر ۱۰۳ یا ۱۰۴ ڈگری تک بھی چلا جاتا ہے۔ پیاس زیادہ لگتی ہے جسم میں سے چنگاریاں سی نکلتی رہتی ہیں۔ اور رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں بعض مریضوں میں سخت قبض رہتی ہے اور بعض کو سخت زرد رنگ کے دست آتے ہیں اور مریض روز بروز کمزور ہوتا جاتا ہے اور اگر درست علاج نہ ہو تو آخر نتیجہ خراب اور مہلک ہوتا ہے ایسا کیوں ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی وجہ تو جسم میں خلط صفرا یعنی پت کا بڑھ کر خون میں مل جاتا ہے جو کہ خون کی رنگت کو بوجہ زرد ہونے زرد کر دیتا ہے اور خون کے ساتھ کثرت سے مل کر جسم کے ہر حصے میں پہنچ کر دھما تیک بن جاتا ہے اکثر صفرا تیز گرم اور بادی غذا میں مثلاً تیز مصالحہ جات اچار چٹنیاں گوشت انڈا اور دیگر حیوانی اغذیہ منشیات شراب وغیرہ کے کثرت استعمال سے ہوتا ہے۔ اور کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ صفرا کی نالی جو مرارہ یعنی پتہ اور جگر اور پتہ اور آنتوں کے درمیان واقع ہے میں کوئی سدہ وغیرہ پھنس گیا تو صفرا کو پتہ میں داخل ہونے

سے روک لیتا ہے یا آنتوں میں اخراج کے لئے گرنے سے روک لیتا ہے جس کی وجہ سے اس کا اخراج نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا یہ جسم میں بڑھ کر خون میں مل کر جسم میں دورہ کرتا ہے اور خون کو زہر دار بنا کر موجب مرض ہوتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

اگر آپ کو اس موذی مرض کا کوئی مریض ملے تو آپ کوکوا کے انڈے کو توڑ کر اس کی رطوبت کو خارج کریں اور اس کے پوست یعنی خولوں کو محفوظ کر کے تولہ بھر پوست بیضہ کوا کو لیں اُن کو گرم پانی میں جس میں کہ نمک ڈالا گیا ہو ڈال کر تھوڑی دیر کے لئے رکھیں اس کے اندر ایک نہایت ہی باریک جھلی ہوتی ہے کہ اس کو پانی کی مدد سے علیحدہ کریں جب پوست بیضہ کوا کو کھرل میں ڈال کر خوب باریک پیس لیں جب یہ مثل بالائی نرم اور مثل میدہ باریک ہو جائے تو اس میں ایک تولہ پھٹکری سفید ملا کر پھر کھرل کریں۔

اب ان دونوں کے مرکب کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر سرخ انگاروں کی آگ پر رکھ دیں۔ جب یہ خوب گرم ہو گا تو پہلے تو یہ خوب ابھرتا رہے گا اور پھر پگھل کر سفید براق کے رنگ میں ہو کر خشک ہو جائے گا۔ اب اس کو آگ سے اتار لیں اور ٹھنڈا ہونے دیں۔ بعد اسے پھر کھرل میں ڈال کر بالائی کی طرح ملائم اور میدہ کی مانند باریک پیس ڈالیں اور اُسے کسی شیشی میں محفوظ کر لیں۔

ہر روز صبح و شام ایک رتی بھر سفوف لیں اور کھانا کھانے سے ایک گھنٹہ پہلے کاسنی ۲ ماشہ ۲ ماشہ شاہترہ ۳ ماشہ برگ نکو ۳ ماشہ کو جو تین گھنٹے پہلے نیم سرد پانی میں بھگو دی گئی ہوں کونڈی ڈنڈہ سے رگڑ کر ان کا ایک پاؤ بھر شیرہ نکالیں اس شیرہ میں نیم ماشہ شورہ قلمی ملا کر اس ایک رتی سفوف کو اس شیرہ سے نگل لیں۔

اگر مریض کو سخت قبض ہو تو اسی شیرہ میں ایک تولہ ترنجبین ڈال کر حل کر کے چھان کر پھر اس کے ہمراہ سفوف مذکور کو لیں اور جس مریض کو دست آ رہے ہوں تو اسے کوئی قابض دوا دینے کی ضرورت نہیں چونکہ اسہال کے ساتھ اس کا یعنی صفرا کا اخراج مریض کے لئے نہایت مفید ہے مریض کو چاہیے کہ وہ حیوانی اغذیہ شراب تیز مصالحہ جات مثل روغن گر اور حتیٰ الامکان چینی سے پرہیز رکھے۔ سنگترہ شیریں مالٹا اور موسمی کا پھل استعمال کرنا بہترین ہے دہی بھی ایسے مریضوں کے لئے ایک بہترین غذا ہے باقی سبزیات مثل شلغم سبز مٹر پالک کا ساگ سے خشک گیہوں کی روٹی استعمال کی جا سکتی ہے۔

اگر کسی مریض کو متذکرہ بالا ادویات کا شیرہ بنانے میں تکلیف ہو یا میسر نہ ہو سکے تو سفوف کو آلو بخارہ ۴ عدد املی ۶ ماشہ پانی پاؤ بھر کے مالیدہ کے آب سے بھی استعمال کر سکتے ہیں یاد رہے کہ اس مریض کے لیے قبض کا ہونا نقصان دہ ہے اس لئے قبض پر خوب توجہ رکھیں۔ روزانہ ایک دو اسہال کا ہو جانا اخراج صفرا میں مدد کرتا ہے اور بے حد مفید ہے۔ سفوف مذکور الصدر اس مرض کے دفعیہ کے لئے ایک لاثانی دوا ہے اور دنیا کی تمام ادویات سے بہترین مجرب اور آزمودہ ہے۔

اس کے استعمال سے مرض چاہے کتنا ہی شدید ہی کیوں نہ ہو ہفتہ عشرہ میں مکمل شفا پا کر مریض راحت وسکون حاصل کرتا ہے۔

کوا کے ذریعہ ملیریا کا بہترین علاج

موسمی بخار جسے انگریزی میں ملیریا کہتے ہیں ایک قسم کا شدید بخار ہے جو اکثر جاڑے سے چڑھتا ہے اس کی کئی قسمیں ہوتی ہیں عام طور پر تو یہ بخار روزانہ ایک بار ہوتا ہے جو چھ سے بارہ گھنٹے تک رہتا ہے اور بعض دفعہ دن میں دو بار چڑھتا ہے اور اٹھارہ گھنٹے تک رہتا ہے کئی مریضوں کو یہ تیسرے دن اور بعض کو چوتھے دن چڑھتا ہے جسے باری کا بخار کہتے ہیں۔

بازو ٹوٹتے ہیں اور درد سر اور قبض کی اکثر شکایت ہوتی ہے اس بخار سے مریض دو چار دن میں سخت لاغر اور کمزور ہو جاتا ہے۔ کبھی کبھی تو یہ بخار اتنی شدت سے ہوتا کہ ۱۰۵ سے لے کر ۱۰۷ درجہ حرارت تک پہنچ جاتا ہے اور مریض بے ہوش ہو جاتا ہے اور ہذیان میں مبتلا ہو کر طرح طرح کی بے ہودہ باتیں کرتا ہے جس سے لواحقین نہایت ہی خوفزدہ ہو کر گھبرا جاتے ہیں اس کا سبب ملیریا کا مچھر ہوتا ہے اور جو زیادہ تر ایام بارش میں جہاں بارش کا پانی رکا ہو یعنی گڑھوں، جوہڑوں اور تالابوں میں بھر جاتا ہے اکثر پایا جاتا ہے جہاں وہ انڈے دے کر کثرت سے نسل کی افزائش کرتا ہے انسان کو آ کر کاٹتا ہے اس کا زہر انسان کے خون میں مل کر باعث ملیریا بخار ہوتا ہے۔ یہ بھی ایک مہلک مرض ہے اگر اس کا درست علاج نہ کیا جائے تو انسان بہت سے دیگر عوارضات و امراض مثل ورم طحال۔ ورم جگر۔ پیچش۔ کھانسی۔ نمونیہ وغیرہ کے ہو جانے کا سخت

ایلو پیتھک ڈاکٹر تو اس مرض کے لئے کونین جو درخت سنکونا کی چھال کا جوہر ہے کو اکسیر خیال کرتے ہیں جو واقعی بہت سے مریضوں میں اسی طرح کام کرتی ہے مگر بعض مریضوں میں یہ مخالف اثر کرتی ہے۔ بخار شدت سے ہوتا ہے کان بجتے ہیں دماغ چکراتا ہے۔ قبضیں ہوتی ہیں دل دھڑکتا ہے اور سنکونزم یعنی سنکونا کی زہر کی علامات ہو جاتی ہیں گو کہ اس کی اصلاح بھی کی گئی ہے مگر تاہم یہ ہر ایک مریض کو موافق نہیں آتی اس کے بعد اس کو بدل کر کونین۔ پیلا ڈرین وغیرہ دوسری ادویات بھی اسی صیغہ میں ایجاد ہوئی ہیں۔ مگر گو کہ وہ بہت حد تک اس مرض کا وفعیہ کرتی ہیں مگر تاہم انہیں اس مرض کے لئے قطعی دوا کا نام نہیں دیا جا سکتا۔

یونانی اطباء اس کے لئے املی و آلو بخارہ کے نقوع و عرقیات مکو کاسنی۔ گلو و شاہترہ تیز شربت نیلوفر عناب کے علاوہ جوشاندہ اسی کو مفید خیال کرتے ہیں اور اکثر استعمال کرتے ہیں۔

اور وید لوگ بھی سدرشن وغیرہ مرکب سفوف کا پریوگ کرتے ہیں گو کہ یہ چیزیں اپنی برودت اور قاطع صفرا ہونے کی وجہ سے اس مرض کے لئے باعث تسکین ہیں۔ مگر انہیں بھی مرض مذکور کا علاج شافی کہنا بجا نہیں۔

اس ضمن میں ایک نہایت ہی مفید بے ضرر خوش ذائقہ علاج اور ہر مریض کے موافق درج ذیل ہے۔

ایک تولہ بھر کوے کے پر کی شاخ یعنی کوے کے پر کی ڈنڈی جس سے کہ اس کے بال لگے ہوتے ہیں کے پر بالکل صاف کر لیں اسے قینچی سے کاٹ کر نہایت باریک ٹکڑے کر لیں اس میں ایک تولہ ابرک سفید ملا دیں اس کے بھی نہایت باریک ٹکڑے کر لیں اور دونوں کو خوب کھرل کر کے باریک پیس لیں ان دونوں کو ایک مٹی کے برتن میں ڈال کر اوپر سے ایک دوسرے پیالے سے بند کر کے گل حکمت کریں اور اسے سرخ دھکتے انگاروں کی تیز آگ پر چڑھا دیں۔

یہ پیالے پانچ گھنٹے تک آگ کے نیچے رہیں اس کے بعد جب آگ ٹھنڈی ہو جائے تو ان پیالوں کو نیچے اتار کر کھول دیں ایک سفید براق کی طرح پھولا ہوا جسم اس میں ہوگا جس میں اب چمک کا نام و نشان باقی نہ ہوگا۔

اس مرکب کو پھر کھرل میں ڈال کر خوب باریک مثل بالائی ملائم کھرل کریں اور کسی شیشی میں محفوظ کریں۔

مرچ سیاہ ایک تولہ کو بھی کھرل میں خوب باریک پیس ڈالیں۔ اب حرکرہ بالا مرکب کو مرچ سیاہ کے سفوف میں ملا کر آب برگ تلسی میں ایک پاؤ کے ساتھ کھرل کریں۔ جب اس کا قوام گولیاں بنانے کے قابل ہو جائے تو اس قوام کی مونگ کے دانے کے برابر گولیاں بنالیں روزانہ صبح کو نہار دو گولیاں ہمراہ عرق مکو نیم پاؤ کے نگل لیں۔ بفضل خدا پہلے ہی دن آرام ہوگا۔

تین چار روز ان گولیوں کا ایک بار روزانہ دینا مرض کا علاج شافی ہے۔

مریض کو دوران علاج میں غذا روٹی یا کوئی دوسرا اناج نہ لینا چاہیے۔ صرف دودھ۔ چھاچھ۔ موسمی۔ مالٹا۔ سنگترہ۔ آلو بخارہ۔ آلو چہ وغیرہ تک کے پھلوں پر ہی گذارہ کرنا بہتر ہے۔ اگر اس پر اکتفا نہ ہو تو مریض سا گودانہ اراروٹ یا ابلے ہوئے چاول مونگ کی دال اور چاول کی کھچڑی بھی سخت استعمال کر سکتا ہے۔

کوّا کے ذریعہ مالیخولیا کا علاج

مالیخولیا ایک نہایت ہی خبیث مرض ہے جسے انگریزی میں میلن کولیا کہتے ہیں۔ اس مرض میں مریض کے افکار و خیالات فاسد و پریشان ہو جاتے ہیں یعنی وہ وہمی و متفکر ہوتا ہے گندے خیالات وخبیث وہموں کا غلبہ ہوتا ہے جن میں کوئی حقیقت نہیں ہوتی مالیخولیا مرکب ہے دو الفاظ سے ایک مالن و میلن جس کے معنی ہیں سیاہ اور دوسرے خولیا (کولیا) جس سے مراد ہے صفراء سے پس مالیخولیا (میلن کولیا) کے لغوی معنی ہیں سیاہ صفرا یا جلا ہوا صفرا۔

چونکہ یہی محرق صفرا اس مرض کا باعث ہوتا ہے اس لئے اس مرض کو اس نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

مالیخولیا اور جنون کا فرق:

مالیخولیا میں مریض کے دل و دماغ میں خیالات افکار خبیثہ پیدا ہو جاتے ہیں اور دل و دماغ میں وہم اور فکر اعتدال سے بہت بڑھ جاتا ہے اور مریض ہر وقت خوف اور ڈر اور رنج والم کی طرف راغب رہتا ہے لیکن اس کی طبیعت میں بے قراری اور جوش نہیں ہوتا۔ لیکن اس کے برخلاف مریض جنون اچانک اور دفعتاً ہی نامعقول حرکات کرنے لگتا ہے اس کی طبیعت میں وحشی

پن آ جاتا ہے کبھی وہ لوگوں اور اپنے تعلق داروں و رشتہ داروں کو اپنی جان کا دشمن خیال کرتا ہے اور اُن سے دور رہنے کی کوشش کرتا ہے اور کبھی غصہ اور وحشت میں آ کر جنگلی جانوروں کی طرح عوام اور متعلقین پر حملہ کرتا ہے کبھی جھگڑا کرنے اور مار پیٹ پر آمادہ ہو جاتا ہے۔

ہر وقت رنج غم میں مبتلا رہتا ہے یا دماغی پریشانیاں مالی صعوبتیں اکثر اس کا سبب ہوتی ہیں مگر تیز بخاروں مثلاً موسم وغیرہ کی تبدیلی سے یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے بعض مریضوں کو یہ ورثہ میں ملتا ہے۔

طبیب لوگ تو اس کے لئے منضجات صفرا دیگر اکثر تنقیہ وغیرہ کرتے ہیں اور مفرحات مثلاً خمیرہ گاؤزبان شربت ابریشم اور صندل عرق گلاب کیوڑہ بید مشک کاسنی شاہترہ اور مکو وغیرہ کا استعمال کراتے ہیں اور مقوی دل و دماغ وغیرہ ادویات دیتے ہیں اور ایلو پیتھک ڈاکٹر بھی اثر برومائنڈز وغیرہ کا استعمال کرتے ہیں اور پھر مقوی اعصاب و دل و دماغ ادویہ دے کر ہر وقت خوش و خرم اور اوہام دور کرنے کی ترغیب دیتے ہیں مگر یہاں پر ایک عجیب و غریب نسخہ لکھا جاتا ہے جو آزمودہ اور مجرب مانا گیا ہے۔

پورنماشی کی شب کے دو بجے کے قریب کسی گل روش یا کنجے میں سے کسی گھونسلے میں سے ایک کوا پکڑ کرا لیں اور اسی شب اُسے اپنے گھر میں چوبی پنجرہ میں رکھیں اور فوراً اُسے بُرادہ صندل کی دھونی پندرہ بیس منٹ تک دیں جب دھونی ختم ہو جائے تو اس کے پنجرہ میں پانچ سات گل و دو شگفتہ پھینک کر سو جائیں صبح اٹھ کر پنجرہ سے نکالیں اور اس کے دماغ اور سینہ پر عرق گلاب و کیوڑہ چھڑکیں اور اس کے پنجرہ میں ایک سبز سوتی کپڑا بچھا کر اسے پھر پنجرہ میں چھوڑ دیں۔ اس کے بعد پھر برادہ صندل اور کافور کی دھونی پندرہ بیس منٹ کے لئے دیں کہ کمرہ خوشبو سے معطر ہو جائے۔

ایک گھنٹہ بعد ایک چھٹانک آرد گندم جس میں قدرے نمک ملا ہو کو عرق گلاب و عرق کیوڑہ کے مرکب سے گوندھ لیں اور اس کی روٹی بنائیں اور اس روٹی کو مالیدہ کر کے دوغ گاؤ مادہ اور شہد میں یک جان کر دیں اس کے اوپر تھوڑا سا عرق گلاب و عرق کیوڑہ کا مرکب چھڑک کر اس کے پنجرہ میں بطور اس کی غذا کے رکھ چھوڑیں اور خود اس سے دور ہو کر اس کی نظر

سے غائب ہو جائیں یعنی کہ اُسے ساعت دو ساعت کے لئے اکیلا چھوڑ دیں۔ اور پیاس بجھانے کے لئے ایک مٹی یا چاندی کے برتن میں بجائے پانی کے اس کے لئے وہی عرق گلاب و کیوڑہ کا مرکب رکھ چھوڑیں اسی طرح برابر پانچ دن عمل کرتے رہیں یاد رہے کہ ہر آدھی رات کے وقت اسے برادہ صندل کی دھونی ضرور پندرہ بیس منٹ کے لئے دے دیا کریں۔ پانچ دن کے بعد اس کو ایک باغیچہ میں لے جائیں۔ اور اسے وہاں ہلاک کر کے اس کے جسم سے اس کا دل علیحدہ کر لیں۔ اور بقایا نعش کو ایک گڑھا کھود کر دبا دیں۔ اور دل کو اپنے ساتھ لے آئیں۔ اسے برادہ صندل سفید اور کافور پسے ہوئے میں لت پت کر کے خشک ہونے کے لئے رکھ چھوڑیں۔

واضح رہے کہ اسے سایہ میں کسی جگہ خشک کرنا ہوگا۔ جب یہ خشک ہو جائے تو اسے ایک کھرل میں ڈال دیں۔ اور ایک تولہ کافور اور چھ ماشہ برادہ صندل دو ماشہ کہربا ایک تولہ سنگ یشب و تین ماشہ کستوری بھی اس کھرل میں ڈال دیں اور پھر پاؤ بھر عرق گلاب و کیوڑہ کا مرکب اس میں ڈال کر ان سب کو کھرل کرنا شروع کریں حتیٰ کہ یہ بالکل یک جان ہو کر بالکل ہی بغیر ذرک کے مائیدہ ہو جائیں۔ اگر کوئی کمی محسوس ہو تو مرکب کیوڑہ و گلاب کا عرق حسب ضرورت اور بھی ڈالا جا سکتا ہے اسے اس قدر کھرل کریں کہ اس کا قوام اس طرح کا ہو جائے کہ آپ اس تگدہ سے ایک گول ٹکیہ سے بنا لیں اس ٹکیہ کو اب خشک کرنے کے لئے کسی چوبی یا چاندی کی ڈبیہ میں رکھ چھوڑیں۔ جب یہ بالکل خشک ہو جائے تو پھر کسی سنار کو دیکر اسے سونا یا چاندی میں حسب توفیق مڑھا لیں۔

اب اسے کسی سبز رنگ کے ریشمی تاگہ میں پرو کر مریض کے گلے میں ڈال دیں۔ اور شربت آبریشم یک تولہ شربت صندل یک تولہ عرق گاؤزباں پانچ تولہ عرق کیوڑہ پانچ تولہ عرق بیدمشک پانچ تولہ ملا کر ایک بار صبح و ایک بار شام پینے کو دیں۔ مریض کو روزانہ سیر و تفریح کے لئے صبح و شام باغ اور کھلی سڑکوں پر لے جائیں۔ اور سبز پھل و دیگر مقویات و مفرحات کھانے کو

دیں۔ گرم اور حیوانی اغذیہ تیز و ترش مصالحہ جات سے پرہیز کرائیں۔ مریض کو رنج و فکر اور پریشانی سے دور رکھنے کی کوشش کریں اور اُسے ہدایت کریں کہ مذاحیہ ناول پڑھنے کی طرف رجوع ہو اور اکثر مجلسوں اور تقریبوں میں شامل ہوا کرے۔ اور دوستوں اور رشتہ داروں سے مذاحیہ باتیں کرنے کی جستجو کرے۔ اکیلا بیٹھنے سے اجتناب کرے۔ ایک ماہ سے بھی جلد تندرست ہو جائے گا۔

کوّا کے ذریعہ نمونیا کا علاج!

ورم پھیپھڑا کو انگریزی میں نمونیا اور طب میں ذات الریہ کہتے ہیں اور اس کے غلاف میں جھلی میں اگر ورم ہو جائے تو اُسے ذات الجنب یا پلورسی کہا جاتا ہے۔

یہ بیماری عام طور پر بچوں اور جوانوں میں زیادہ اور بوڑھوں میں کم لاحق ہوتا ہے۔ اکثر سردی کا لگ جانا اس کا سبب ہوتا ہے اور جاڑے میں تو یہ مرض عام ہوا کرتا ہے مگر موسم گرما میں بھی بعض لوگ اس کا شکار ہو جاتے ہیں۔ جبکہ یک لخت گرم سے زیادہ سرد ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاج میں ڈاکٹر لوگ پہلے تو صرف محرکات مثلاً برانڈی رم وغیرہ اور دافع بلغم و بخار وغیرہ ادویات مثلاً اپیکاک کمپونڈ۔ سائٹریٹ۔ امونیا کاربونیٹ و سائی وغیرہ دیگر علاج کیا کرتے تھے جس کے لیے یہ بالعموم پچاس فی صدی مریض راہی ملک عدم ہو جاتے تھے۔ مگر چند سالوں سے سلفا ڈرگس میں سے ایم۔ بی ۶۹۳۔ سیبازول اور سلفا ڈایازین کی ٹکیوں کا استعمال شروع ہوا ہے جس سے عام طور تین چوتھائی یعنی ۷۵ فی صدی مریض شفا حاصل کرتے ہیں اور آج کل تو پنسلین کی جلدی پچکاری تین یوم لگائی جاتی ہے جس سے مریضوں کے بچاؤ میں مزید اضافہ ہوا ہے۔

طبیب اور وید لوگ یا سلیق کی وریدی فصد کیا کرتے تھے۔ اور دافع بلغم اور دافع بخار و گرم ادویات اور مالش ہائے پر بھی اکتفا کرتے ہیں۔ جس سے کہ زیادہ تعداد مریضوں کی زندگی تلف ہو جایا کرتی ہے۔

اس مرض میں مریض کو سینہ یعنی پسلیوں کے نیچے اگر ایک پھیپھڑے میں ورم ہو تو ایک طرف اگر دونوں طرف ورم ہو تو دونوں طرف درد کی شکایت ہوتی ہے بخار ہو جاتا ہے شدید کھانسی ہوتی ہے اور بلغم مشکل سے خارج ہوتا ہے اور بلغم خارج کرنے پر زور لگانے سے مریض کو شدت کا درد ہوتا ہے اور مریض کمزور ہو کر نڈھال ہو جاتا ہے۔ اکثر مرض اگر علاج اچھا ہو تو ایک ہفتے میں درست ہو جاتا ہے نہیں تو گیارہ دن میں درست ہونا لازمی چیز ہے ورنہ کمزوری کھانسی کی حرکت کے بند ہو جانے سے راہی ملک عدم ہو جاتا ہے۔ گو کہ انگریزی جدید علاج سے مرض مذکورہ کے علاج سے نمایاں فائدہ ہوا ہے مگر جنگل صحرا اور ہر گاؤں میں ایسا علاج میسر ہونا کچھ معنی رکھتا ہے اس لیے یہاں اس مرض سے یقینی آرام حاصل کرنے کے ایک نسخہ کو اتنقر کا دیا جاتا ہے جس کے استعمال سے دو تین دن میں یقینا آرام ہو جاتا ہے نہ کھانسی رہتی ہے نہ بخار اور نہ درد اور نہ ہی مریض زیادہ کمزور ہوتا ہے جمعہ کے روز دوپہر کے وقت قریبا دو بجے کسی جنگل کے درخت سے ایک کوا کو پکڑیں اور وہیں اسی درخت کے نیچے بیٹھ کر پہلے تو اس کے قریب ایک تولہ کے بڑے بڑے پر نوچ لیں اور پھر اسے ذبح کر کے اس کے سینہ سے اس کی ایک پسلی نکال لیں پر کے بال بالکل صاف کر کے ڈنڈی میں اس کی شاخ لے لیں اور اور پسلی پر اگر کوئی گوشت لگ رہا ہو تو اسے بالکل صاف کر کے فقرے لے آئیں۔ پر کی شاخ اور پسلی کی ہڈی اسی درخت کے نیچے ہی بیٹھ کر سورج غروب ہونے سے پہلے ہی صاف کر کے خشک چاہیے اب ان ہر دو چیزوں کو گھر میں کسی سرخ رنگ کے سوتی لتہ میں لپیٹ کر چھوڑ رکھیں۔

اب ایک بارہ سنگھا کے سینگ کی ہڈی کا ایک ٹکڑہ وزنی قریبا ایک تولہ لے لیں۔ ببول کے کوئلہ کی آگ جلا دیں۔ جب اس کے کوئلے بالکل لال سرخ انگارے ہو جائیں اور اور ان میں دھواں تام تک نہ رہے تو وہ پسلی کی ہڈی کو ان انگاروں پر سوختہ ہونے کے لئے رکھ دیں جب یہ خوب لال سرخ ہو کر بالکل سوختہ ہو کر پھول جائیں اور آگ بھی ٹھنڈی ہو جائے تو ان سب کو نہایت ہی آہستگی سے ان تینوں اشیاء بارہ سنگھا کا سینگ سوختہ چھ ماشہ کو ایک کھرل میں ڈال کر نہایت ہی باریک ایک مثل میدہ اور بالائی کی طرح ملائم پیس ڈالیں اور [illegible] شیشہ [illegible] میں جب بھی کوئی ایسا مریض ملے تو اسے اس سفوف میں

سے ایک رتی بھر شہد میں ڈال کر ایک بار صبح اور ایک بار شام کھانے کو دیں اور اگر شہد میسر نہ ہو سکے تو اسے صرف گرم پانی سے ہی دیا جا سکتا ہے اور مقام درد پر مرغ کے انڈے کی زردی کا لیپ کریں اور اس کے اوپر تھوڑی سی روئی رکھ کر باندھ دیں اور سینک کریں اور اگر انڈہ بھی میسر نہ ہو سکے تو اسی کی پلٹس یا صرف آرد گندم کا حلوہ بنا کر باندھ دیں نہایت ہی اکسیر ہے۔ قدرت کا خدا کا کرشمہ ہے۔



کوّا کے ذریعہ پیٹ کی رسولیوں کا علاج



آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ بعض لوگوں کے پیٹ میں ایک ابھرا ہوا گولا سا ہوتا ہے۔ کچھ لوگوں میں تو یہ اتنا بڑا ہوتا ہے کہ ایک فٹ بال کی پیٹ میں نظر آتی ہے اور انسان چلنے پھرنے سے بھی عاجز ہوتا ہے۔ اور اکثر پر پٹی باندھ کر بیٹھا اور چلتا ہے۔ معدہ اور آنتوں کے فعل میں فرق پڑ جاتا ہے۔ اور قوت ہاضمہ بھی ضعیف ہو کر اکثر قبض کی شکایت رہتی ہے یا دست لگ جاتے ہیں۔ یہ گولا دراصل پیٹ کے خلا کے اندر ایک بہت پتلی سی جھلی کی تھیلی میں ہوتی ہے۔ جس میں پیٹ اور چھاتیوں کے اعضا کی رطوبتیں اور بھی شریانیں اور وریدوں سے آپ خون تراوش پا کر بھرتا رہتا ہے اور جوں جوں یہ رطوبت اس جھلی کی تھیلی میں بھرتی جاتی ہے توں توں یہ گولا بڑا ہوتا جاتا ہے اسے انگریزی میں سسٹ Cyst کہتے ہیں اور رطوبت کو فلوئڈ کہتے ہیں۔

اس مرض کے علاج میں حکما وید اور ڈاکٹر صاحبان کھلانے اور لگانے کی دوا دے کر تو کامیاب نہیں ہوئے البتہ ایک ماہر مرض پیٹ کو کھول کر اس سسٹ کو پیٹ سے نکال دے تو تھیلی نکل کر گولا کم ہو جاتا ہے اور فعل ہضم معدہ و امعا درست ہو جاتا ہے۔

مگر کہتے ہیں کہ بہت سے مریضوں میں ایسے تھیلی نکال دی گئی ہے تو وقت پا کر چند مریضوں میں یہ تھیلی پھر ایک گولا سا بن گیا۔

غرضیکہ اگر پیٹ کو کھول کر اس تھیلی کو کھول نہ دیا جائے تو یہ مرض لا علاج ہے اور د

بروز بڑھتا جاتا ہے۔ قدرت کاملہ نے کوا کے پروں اور فضلہ میں کچھ اس قسم کی طاقت عطا کی ہے کہ اس کے متواتر استعمال اس کے لیے ایک خاص تاثیر رکھتا ہے۔

اتوار کے دن کسی ایسے باغیچہ کے درخت کے گھونسلہ سے ایک نر کوا پکڑ کر لائیں کہ جس باغیچہ میں کھجور کے درخت عام ہوں اور کوا کھجور کے موسم میں بھی اس درخت پر بود و باش رکھتا ہو۔ اور کھجور کا استعمال کثرت سے کرتا رہا ہو۔ اسے گھر میں لا کر جہاں اسے غذائیت کے لئے دوسری غذا میں دانا دنکا دیں وہاں اُسے کم از کم چھ ماشہ سے لے کر ایک تولہ تک کھجور کا گودا کھلاتے رہیں۔ جب اُسے کھجور کا گودا کھلاتے قریباً ایک ہفتہ گذر جائے تب سے اس کا فضلہ محفوظ کرتے جائیں اسے جہاں تک زیادہ وقت ہو سکے اپنے پاس رکھیں تا کہ آپ کے پاس اس کا کافی فضلہ جمع ہو جائے چونکہ آپ کو اس مرض کے علاج کے لئے روزانہ قریباً ایک تولہ اس کے فضلہ کی ضرورت ہو گی۔

واضح رہے کہ اس مطلب کے لئے اسی باغیچہ سے ایک دوسرا اسی قسم کا کوا بھی اسی اثناء میں حاصل کریں تا کہ اگر کہیں خدانخواستہ یہ کوا بیمار ہو جائے اور رحلت کر جائے تو دوسرا کوا آپ کو برابر اس کا کام دے سکے۔ جب قریباً ایک پونڈ کے فضلہ جمع ہو جائے تو اس کوا کے پروں کے جتنے بھی بال میسر ہو سکیں رکھ لیں۔

اب ان بالوں کو کسی مٹی کے برتن میں ڈال کر آگ پر رکھیں اور اس کا خاکستر بنا لیں۔ ایک تولہ فضلہ اور ایک رتی خاکستر بال و پر کی نسبت سے شہد ملا کر کھرل میں ایک قسم کی مرہم سی تیار کر لیں۔

ہر روز جب مریض صبح حاجات ضروریہ سے فارغ ہو کر غسل لے لے تو اس مرہم کا گہرا سا لیپ اس تمام گولا پر کریں اور اس لیپ پر برگد یا پان کے پتے رکھ کر ڈھانپ دیں اور اوپر کچھ صاف روئی رکھ کر پٹی باندھ دیں۔ روزانہ شام اس سے پسینہ خارج ہوتا رہے گا۔ اور یہ لیپ پر رکھی ہوئی روئی تر بتر ہو جائے گی۔ آپ روزانہ ایک ماہ تک اسی طرح صبح لیپ کر دیا کریں اور اسی پٹی کو چاہے کسی قدر تر بتر کیوں نہ ہو جائے

صرف نیا لیپ لگاتے وقت کھولیں ۔اس سے پہلے ہرگز نہ کھولیں اور روزانہ نئی پٹی اور نئی روئی اور نئے پتوں کا استعمال میں لائیں آپ دیکھیں گے کہ روز بروز زائد از زائد پسینہ خارج ہو کر گولا چھوٹا ہوتا چلا جائے گا۔ گو کہ بالکل درست ہو جانے کا وقت گولا کی وسعت اور کمی وبیشی پر منحصر ہے مگر قریب ایک ماہ میں گولا چاہے کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو بالکل صاف ہو جائے گا اور تھیلی بھی تحلیل ہو کر خارج ہو جائے گی ۔اور اگر گولا اتنا بڑا ہو کہ ایک ماہ بعد بھی کچھ تھوڑا رہ جائے تو لیپ کچھ دن اور لگاتے جائیں ۔ ہر حالت میں لیپ اس وقت تک متواتر کریں ۔ جب تک کہ پسینہ نکل رہا ہو چاہے گولا بالکل نظر ہی نہ آتا ہو۔ لیپ اس وقت بند کرنا چاہیے جب تین چار دن تک لیپ کرنے کے باوجود بھی پسینہ بالکل خارج نہ ہو۔ جب تک لیپ کرتے رہیں اور روزانہ صبح وشام کھانا کھانے کے بعد سپاری یعنی چھالیہ ڈال کر ایک پان ضرور کھایا کریں اور اس کا لعاب چوستے رہیں باہر تھوک نہ ڈالیں۔

کوّا اَستر کے ذریعہ محبوب کو بس میں لانے کا طریقہ

اگر آپ کسی کافر جمال حسینہ کے دام عشق میں مبتلا ہو گئے ہیں اس کے فراق میں اپنا چین وآرام کھو چکے ہیں ہر وقت اس کا عشق آپ کو بے چین کر رہا ہے اور بغیر اس کے آپ کو کسی طرح چین نہیں پڑتا ہے ۔اور وہ آپ سے اتنا متنفر اور بے زار ہو کہ آپ کی شکل سے نفرت کرتا ہو۔ تو اس وقت آپ کو کسی طرح کا ہراس نہ ہونا چاہیے ۔ بلکہ آپ مندرجہ ذیل طریقہ کو استعمال کر کے اس وقت اپنی مطلب برابری اس طرح کیجئے ۔

مگر شرط یہ ہے کہ حسینہ غیر شادی شدہ ہو کسی دوسرے کی امانت نہ ہو اور آپ جب اس کو اپنے بس میں کر لیں تو اس کو شادی سے پہلے ہاتھ سے بھی نہ چھوئیں ۔ یہ طریقہ ناجائز طور پر استعمال نہ کیا جائے ۔ کیونکہ یہ بیحد موثر ہے اس کا اثر لازمی طور پر ہوتا ہے ۔ اگر وہ شادی شدہ ہے تو

اُس پر آپ کا ظلم ہوگا۔ کیونکہ اس عمل سے جب وہ متاثر ہوگی تو ہرگز اپنے گھر میں نہ رکے گی اور بغیر آپ کے اس کو قرار نہ آئے گا۔ مگر شادی کی جکڑ بند سے مجبور ہو کر اپنے اوپر جبر کرے گی ہو سکتا ہے کہ ایسی حالت میں اس کو نقصان جانی و مالی سے دو چار ہونا پڑے اس لئے سخت احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے۔

چاند کی شروع تاریخ رات کو کسی ایسے باغ یا درخت پر جائیں جہاں کوا کا گھونسلہ ہو۔ مگر واضح رہے کہ یہ رات اتوار کی ہو۔ یعنی سنیچر کا دن گذر کر جو رات آئے اور صبح کو اتوار ہو۔ نہایت احتیاط سے اس گھونسلہ سے کوا کو گرفتار کر لائیں۔ اس کوا کو اپنے مسکن پر لا کر کسی آہنی پنجرہ میں بند کر دیں۔ اور اس کو معمولی غذا کے علاوہ صبح و شام روغنی روٹی اور لال شکر کا مالیدہ ضرور کھلایا کریں۔

ایک ہفتہ اسی طور گذار دیں۔ جب دوسرا سنیچر آئے اور دن گذر جائے تو شب کو دس بجے اس کوا کو ذبح کریں اور اس کا بھیجا نکال لیں اس بھیجا کو ایک چھٹانک روغن چنبیلی میں شامل کر کے خوب گھوٹ لیں اور ایک مٹی کے چراغ میں بھر لیں۔ پھر تھوڑی صاف روئی لے کر اس کوا مذکور کے سینہ سر اور بازوؤں کے چھوٹے چھوٹے گیارہ پر لے کر اس روئی پر بچھا کر اس کی ایک بتی تیار کر لیں اور روغن چنبیلی جو پہلے سے تیار کیا ہوا رکھا ہے اس میں ڈال دیں۔ اب یہ چراغ بالکل تیار ہے۔

رات کے بارہ بجے کسی ایسے باغ میں جائیں جہاں چنبیلی کے درخت ہوں۔ اس درخت کے نیچے بیٹھ کر اس چراغ کو روشن کریں اور اس کے آگے خود بیٹھ جائیں اور بر ذیل کا منتر پڑھنا شروع کر دیں دو تولہ گوگل جلاتے جائیں۔ یہ افسوں ایک سو ایک بار پڑھا جائے اور خیال رہے کہ اس کے پڑھنے کے درمیان میں پردۂ غیب سے چار پھول نہایت خوش رنگ ظاہر ہوں گے اور جس جگہ آپ کا محبوب ہوگا وہاں وہ پھول پہنچ کر اس کے دماغ و دل پر قبضہ جمائیں گے۔ اس کو بیقرار کر کے آپ پر مائل کریں گے اور وہ آپ کے لئے اس درجہ بیقرار ہوگا۔ کہ جب تک آپ کے پاس پہنچ نہیں جائے گا اُسے چین نہ آئے گا افسوں کی تعداد ختم کر کے چراغ کو بجھا دیں

اوراس میں جو تیل باقی رہا ہے اس کو محفوظ کر کے رکھ لیں۔ جب آپ اپنے محبوب کے پاس جائیں اور آپ کا اور اس کا سامنا ہو تو اس تیل کو اپنے منہ پر مل لیں۔ وہ دیکھتے ہی آپ پر مائل ہو جائے گا۔ بیحد متوثر اور کئی مرتبہ کا آزمودہ ہے۔ وہ افسوں یہ ہے۔ پھال پکھال مصصکہ قلون کجرہ منجرہ کھاؤں آٹھ پہر میں گھڑی حسک موہن میرا ناؤں۔

کوا منتر کے ذریعہ معشوق عاشق کے قدموں پر

کسی سنگدل محبوب کو اپنا بنانے کے لیے اگر آپ نے دنیا بھر کے تمام عمل کر کے اپنی قسمت کو آزمالیا ہے اور اس کی طرف سے آپ بالکل مایوس ہو چکے ہیں تو اس وقت اس مجرب المجرب اور خاص الخاص عمل کو کر کے کامیابی حاصل کر لیجیے۔

یہ عمل ایک کامل بزرگ کا اپنی خاص عنایت سے عطا کیا ہوا ہے۔ اور اب تک دسیوں حاجتمندوں کی حاجت اس کے ذریعے پوری ہوئی۔ اعتقاد درست ہونا چاہیے۔ اور ہمت و استقلال سے اکیس دن تک متواتر بلا ناغہ مندرجہ ذیل طریقہ پر عمل کرنا چاہیے۔ اور جب مطلب پورا ہو جائے تو اُس وقت اپنی نیت کو درست رکھنا چاہیے۔ اور حرام یا ناجائز راہ اختیار نہیں کرنی چاہیے۔ یہی اس کی شرط ہے۔ عمل یہ ہے۔

چاند کی پہلی تاریخ کو ورنہ دوسری تیسری تک جنگل سے ایک نر کوا گرفتار کر کے لے آئیں اور اس کو ایک پنجرہ میں محفوظ کر دیجئے۔ دانہ پانی مناسب طریقہ سے اُسے ڈالتے رہیے۔ جب کوا حاصل کر لیا جائے تو پھر ہفتہ یعنی سنیچر کا دن گذار کر جو رات آئے اُسی رات سے یہ عمل شروع کرنا چاہیے۔ عمل پڑھنے کے لیے ایک کمرہ الگ مخصوص کر لیا جائے جس میں بالکل تنہائی ہو اور صرف ایک معمولی سا بستر ہو اور کچھ نہ ہو۔

ایک کوڑا مٹی کا چراغ بنا کر اس میں تل کا تیل ڈال دیجئے۔ اور ایک کاغذ پر مندرجہ ذیل

نقش کالی سیاہی سے لکھ کر باریک بتی بنالیں اوراس کاغذ کی بتی پر پاک صاف روئی لپیٹ کر اس چراغ میں ڈال دیں۔ اب اُس گرفتار شدہ کوا کے پنجرہ کو اس کمرے کے وسط میں لاکر رکھیں اور یہ چراغ اس پنجرے کے اوپر رکھ کر روشن کر دیں۔ اور خود پنجرے کے سامنے بیٹھ کر اکتالیس بار مندرجہ ذیل افسوں اتنی بلند آواز سے پڑھیں کہ وہ کوا بھی سُن سکے۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو چراغ کی بتی رفتہ رفتہ بڑھا کر سب جلا ڈالیں اوراس چراغ کو محفوظ کر کے رکھ چھوڑیں صبح کو جنگل میں جا کر اس چراغ کو زمین کے نیچے دفن کر دیں دوسرے دن پھر نیا نقش لکھیں نیا چراغ بنائیں اور گذشتہ رات کی طرح وہی عمل کریں۔ اوراُس چراغ کو بھی دفن کر دیں۔

اسی طرح اکیس روز تک کرتے رہیں۔ جب اکیسویں دن رات کو عمل ختم کر چکیں تو اسی وقت ایک نقش اور کاغذ پر لکھیں اوراس کوا کے داہنے بازو میں اُس نقش کو باندھ دیں اوراُسی رات کو بارہ بجے کے بعد اس کوا کو جس جنگل سے پکڑا تھا وہیں لے جاکر چھوڑ دیں اوراپنے گھر واپس آ جائیں۔

کوا کے چھوڑنے کے بعد مُنہ پھیر کر پیچھے کی طرف نہ دیکھیں اور گھر آ کر سو رہیں۔ یہ عمل نہایت مجرب ہے بہت سے اشخاص اس کو کر کے کامیاب ہوئے ہیں۔ کبھی خطا نہیں کرتا۔ بشرطیکہ نیت حرام کی طرف رجوع نہ ہو۔

اس عمل کے فوراً بعد اسی ہفتہ میں انشاء اللہ تعالیٰ سنگدل سے سنگدل محبوب آپ کے قبضہ میں ہوگا۔ اور آپ کا مطیع ہوگا آپ کا حکم مانے گا۔ بیحد مجرب اور نہایت سریع التاثیر عمل ہے۔ وہ افسوں یہ ہے۔

کالا کوا کالی رات۔ کالا بھیجوں آدھی رات۔ جب وہ آدے آدھی رات۔ تن مجھ لاگے ساری رات۔ کلوا بیر فلانی کوں بتی کوں اٹھا لاؤ۔ سوتی کو جگا لاؤ۔ کھڑی کوں دوڑا لاؤ۔ حال لاؤ فی الحال لاؤ۔ جو نہ لاوے تو سگی بہن بھانجی کے سیج پر پگ دھرے۔

(نوٹ) فلانی کی جگہ محبوب کا نام لکھیے۔ نقش یہ ہے۔

۹ کالا کلوا	۲۲ جونہ لادے	۲۲ کھڑی کوں دوڑا لاؤ	۱۶ فلانی کوں
۲۰ حلال لاؤ	۱۵ کلوا بیر	۱۰ کالی رات	۲۱ فی الحال لاؤ
۱۴ تن مجھ لاگے ساری رات	۷ بیٹی کوں اٹھا لاؤ	۶ سیج پر پگ دھرے	۱۱ کالا بھیجوں
۲۳ تو سگی بہن بھانجی کے	۱۲ آدھی رات	۱۳ جب وہ آئے آدھی رات	۵ سوتی کوں جگا لادے

کوا منتر کے ذریعہ تسخیر محبوب کا نایاب عمل

مندرجہ ذیل عمل ایک عامل باعمل کے سینہ کا راز ہے جس کو برسوں کی خدمت گزاری کے بعد حاصل کیا گیا ہے۔ محبت کے بارے میں یہ عمل اکسیر کا کام دیتا ہے صرف سات دن کے عرصہ میں سنگدل محبوب کو قدموں میں جھکا دینا اس کا ایک کرشمہ ہے۔ عامل اشخاص کا آزمودہ ہے کبھی ناکارہ ثابت نہیں ہوتا ہے۔

شروع چاند کسی تاریخ ایک کوا کا جوڑا گرفتار کرکے لے آئیں۔ اُن کو ایک پنجرہ میں محفوظ رکھیں اور اُن کے دانے پانی کا خیال رکھیں جب چاند کی ۱۳ تاریخ گزر جائے اور چودھویں شب ہو اس وقت رات کو بارہ بجے اور ان دونوں جانوروں کو ذبح کر کے ان کے دل نکال لئے جائیں اور ان دونوں کے خون کو ایک جگہ کر کے اُس خون سے مندرجہ ذیل افسوں اور تیار ہو جائے تو اس کو تہہ کر کے اُن دونوں دلوں کے درمیان اس تہہ شدہ تعویذ کو رکھ کر ریشم کے تاگے سے لپیٹ دیں۔

پھر دو کورے مٹی کے سکّے کر اس میں اس تعویذ کو رکھ کر کسی ایسے مقام پر دفن کریں جہاں اس پر ہر وقت آگ روشن رہے اور آگ کی گرمی پہنچتی رہے۔ خیال رہے کہ سات دن اور رات آگ

ں گرمی ضرور رہنا چاہیے بعد میں کچھ ضروری نہیں اس عرصہ میں انشاء اللہ ضرور بالضرور کامیابی ہو جائے گی۔ جب آپ کے مقصد میں کامیابی حاصل ہو جائے اور آپ کا محبوب بندہ بے دام ہو جائے تو اس وقت چند محتاجوں کو کھانا کھلانا اور حسب توفیق خیرات کرنا ضروری ہے۔ افسوں یہ ہے

پھٹک پھٹک پھاٹک پکھال فلانی کھولا نکال کھلوا بیر ملادے دل ایسی مل جائیں دو دل جیسے ملے یہ دل - مصصکہ جسکک موھن ڈال ڈال سوکگند کگنوا چھال جل تو جلال پال۔

نقش یہ ہے۔

سمعه	للصصں	طلسمه	کلمے	لطحه	طططط	حصحظ
حضم	ف	ج	ث	ظ	خ	ز
بهسم	ج	ش	ث	ظ	خ	ز
کهسم	ث	ظ	خ	ز	ف	ج
طهف	ث	ظ	خ	ز	ف	ج
لسمط	خ	ز	ف	ج	ش	ث
حصمم	ز	ف	ج	ش	ث	ظ
سمعسلطل	ث	ظ	ج	ش	خ	ز

(نوٹ) افسوں میں فلانی کی جگہ محبوب کا نام مع اس کی والدہ کے نام کے لکھ جائے۔ اور مندرجہ بالا نقش کے نیچے بھی محبوب کا نام مع اس کی والدہ کے نام کے لکھے۔

کوّا اسٹر کے ذریعہ تسخیر محبوب کا ایک اور لاجواب عمل

محبت کے بارے میں مندرجہ ذیل عمل کو نہایت لاجواب اور بیحد مستند ہے تسخیر محبوب کے لئے جب کوئی عمل کارآمد ثابت نہ ہوا اور تمام کوششیں بےکار ثابت ہوجائیں تو مندرجہ ذیل نہایت آسان عمل کر کے اپنی مطلب براری کی جائے۔ یہ عمل نہایت آسان اور مجرب ہے۔

شروع چاند کی نوچندی اتوار کی رات میں کوّا کے گھونسلے سے دو انڈے حاصل کئے جائیں اور اُن کو پانی سے دھوکر صاف ستھرا کرلیا جائے بعد ازاں کالی روشنائی سے اُن انڈوں پر مندرجہ ذیل دونوں نقوش لکھ کر کسی ایسے چولھے کے نیچے دفن کردیں جس میں ہروقت آگ رہتی ہو سات دن تک ان انڈوں پر ہلکی آگ روشن رہے کسی وقت بجھنے نہ پائے۔ اس مدت میں ضرور باضرور کامیابی ہوجائے گی۔ جب مقصد دلی پورا ہوجائے تو اس وقت چاہیے کہ محتاجوں اور مساکین کو حسب توفیق کچھ خیرات کرے۔ اس عمل کو ناجائز جگہ پر ہرگز استعمال نہ کیا جائے۔ ان تمام عملیات کے لئے پاکیزگی نیت کی نہایت ضروری شرط ہے۔ خدانخواستہ اگر نیت میں خرابی ہوئی تو بجائے فائدے کے نقصان پہنچ جانے کا شدت سے احتمال ہے کیونکہ ناجائز طور پر کسی کو مسخر کرنا اور گناہ کی ترغیب دینا نہایت مذموم بات ہے۔ چالیس دن کے بعد اس کا نکاح ہونا ضروری ہے ہاتھ پاؤں سے معذور۔

نقوش یہ ہیں۔

م	ت	ی	ن		ب	ط	د	ا
۴۰	۴۰۰	۱۰	۵۰		ز	ط	ج	س
۴۰۰	۱۰	۵۰	۴۰		و	ا	ج	ظ
۱۰	۵۰	۴۰	۴۰۰		ع	ق	ک	[illegible]



کوّا منتر کے ذریعہ تسخیر محبوب کا ایک اور نادر عمل

شروع چاند کے نو چندے اتوار کو کہیں سے ایک کوّا گرفتار کر کے لائیں اس کو ایک پنجرے میں محفوظ کر کے رکھیں اور اس کو دانہ پانی مناسب طور پر کھلاتے رہیں۔

اسی دن رات کو بارہ بجے ایک علیحدہ کمرے میں اس کوّا کو ذبح کر کے اس کا دل اور زبان نکال کر محفوظ کر لیں اور اس کا خون کسی برتن میں الگ محفوظ کر لیں۔ اور اس خون سے ایک سفید کاغذ پر سات نقش تحریر کریں۔ ساتوں نقش ایک دم اُسی وقت تحریر کیے جائیں۔ ہر نقش کے نیچے محبوب کا نام اور اس کی ماں کا نام اور اسی طرح اپنا اور اپنی ماں کا نام لکھیں۔ جب یہ نقوش تیار ہو جائیں تو ایک نقش کی باریک بتی بنا کر اس کے اوپر روئی لپیٹ دیں اور ایک چراغ میں رُوغن چنبیلی ڈال کر اس بتی کو ڈال دیں دل اور زبان کو کسی ڈبیہ میں محفوظ کر رکھیں۔

جب ان تمام کاموں سے فرصت پا چکیں تو پھر اس چراغ کو روشن کریں اور بتی کا منہ محبوب کی طرف کر دیں۔ اس کے سامنے خود بیٹھ جائیں اور ایک سو ایک بار مندرجہ ذیل پڑھیں۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو دل اور زبان پر دم کریں اور ڈبیہ کو بند کر کے اپنے پاس محفوظ کر لیں۔

اسی طرح رات سات روز تک کرتے رہیں۔ چراغ ہر روز نیا اور تعویذ بھی نیا ہو۔ ہر روز چراغ کی بتی کو بالکل جلا دیا کریں اور اس چراغ کو دوسرے دن صبح ہی کسی جنگل میں زمین کے نیچے دفن کر دیا کریں۔ اور سات دن تک اس ڈبیہ کو کھول کر دل اور زبان پر دم کر دیا کریں۔ آٹھویں دن اُس ڈبیہ کو کسی چولھے کے نیچے دفن کر دیں اور اس پر کم سے کم سات دن تک آگ روشن کرتے رہیں۔ اس مدت میں انشاء اللہ تعالیٰ کامیابی حاصل ہوگی وہ محبوب جس کو آپ کے نام سے نفرت ہوگی چاہے کوسوں دور ہوگا فوراً آپ کے آگے جھک جائے گا اور زندگی بھر آپ کی اطاعت سے منہ نہ موڑے گا۔ لیکن غلط نیت سے کرنے والے کا چالیس دن کے اندر سینہ پھٹ جائے گا۔ افسوں یہ ہے۔

علیقاً ملیقا هم طبقا نجهلهم دماع نساءِ فلاں بنت فلاں انس انس انس جائرهم صندبین راها.

(نوٹ افسوں میں فلاں بنت فلاں کی جگہ محبوب اور اس کی ماں کا نام لیں۔)

نقش یہ ہے۔

علیقا	نساء	انس	عند
بین	جائرهم	هم ملیقا	راها
تلیقا	هم	فجعلهم	ماه
۱۳۱۴	۲۰۷	۱۵۱۲	۱۳۵۱



کوا تنتر کے ذریعہ دشمن کی تباہی



اگر کوئی شخص آپ کو ایذا دیتا ہو آپ کو نقصان پہنچاتا ہو یا آپ کو اس کی طرف سے اتنا خوف ہو کہ وہ آپ کی جان تک تلف کرنے کے لیے تیار ہو تو اس وقت مندرجہ ذیل طریقہ اختیار کیجیے وہ شخص تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور طرح طرح کی پریشانیوں میں مبتلا ہو کر آپ کی دشمنی کا خیال چھوڑ دے گا۔

چاند کی آخر تاریخوں میں اتوار کے دن کسی جنگل میں جا کر تلاش کر کے ایک سیہہ جانور کا کانٹا حاصل کریں یہ کانٹا بالکل سالم ہو یعنی دونوں طرف کی نوکیں موجود ہوں کوئی ٹوٹی نہ ہو اس کے بعد کسی کوے کے گھونسلے میں کسی کوا کو گرفتار کر کے اس کے بازو کے سات بڑے پر اکھاڑ لو۔ پھر مرگھٹ (یعنی اہل ہنود کے جہاں مردے جلائے جاتے ہیں) کی تھوڑی سی مٹی حاصل کرو اس کے بعد کسی پرانے قبرستان کی تھوڑی مٹی حاصل کرو ان چاروں چیزوں کو لے کر گھر آ جاؤ۔ اور ان دونوں مٹیوں کو تھوڑے پانی میں گوندھ کر دشمن کی شکل کا ایک پتلا تیار کرو۔ اس پتلے کو کسی کوری ہانڈی میں محفوظ کر کے رکھ چھوڑو اور سیہہ کے کانٹے اور کوے کے ساتوں پروں پر مندرجہ ذیل افسوں کو سات سات مرتبہ پڑھ کر دم کرو۔ پھر اس کانٹے کو مٹی کے تیار شدہ پتلے کے بائیں پہلو سے داہنے پہلو کی طرف بالکل پیوست کرو اور ساتوں پروں کو دونوں آنکھوں اور دونوں کانوں اور ایک منہ اور دونوں پیروں میں چبھو کر اسی ہانڈی میں رکھ دو۔ اب اس ہانڈی کو کسی سرپوش سے بند کر کے رات میں دشمن کے دروازے کے قریب دفن کر دو تا کہ اس دشمن کی آمد و رفت کے وقت یہ اس کے پیروں کے نیچے آتی رہے بس یہ عمل مکمل ہے اور نہایت مجرب [illegible] ہے دشمن

ہلاک تو نہیں ہوگا۔ کیونکہ ہلاک کرنا کسی کا مناسب نہیں ہے بلکہ وہ خود روحانی اور جسمانی تکالیف میں مبتلا ہو جائے گا۔ اور اتنا کہ اُسے آپ کی طرف توجہ کرنے کا کوئی موقع ہی نہ ملے گا۔ اور آپ کی دشمنی کے خیالات کو بالکل ترک کر دے گا۔ اور یہی اس عمل کا مقصد ہے۔ افسوس یہ ہے۔

لا حول و لا قوۃ الا با اللہ العلی العظیم نقھر ک مجلالک جدالک مراھا۔



کوّا تنتر کے ذریعہ دو شخصوں کے درمیان عداوت



جن دو شخصوں میں خلاف شرع محبت ہو اور اس محبت سے آپ کو نقصان پہنچتا ہو تو اس کے واسطے یہ عمل نہایت مجرب ہے۔

آخر چاند کی کسی تاریخ کو یکشنبہ کے دن کسی گھونسلے سے ایک کوا گرفتار کر کے لائیں اور اس کے سات بڑے پر بازوؤں میں سے اکھاڑ لیں اور کوا کو چھوڑ دیں۔ یہ پر قلم کا کام دیں گے۔

اب اس میں سے ایک پر لے کر زمین پر مندرجہ ذیل نقش لکھیں مگر زمین کسی کھنڈر اور ویرانے میں ہو یا جنگل میں جا کر زمین پر لکھیں اور نقش کے نیچے ان دونوں کے نام تحریر کریں۔ جن میں جدائی کرنا مقصود ہے۔

یہ نقش لکھ کر اسم یا مغرق 13 مرتبہ پڑھ کر اس نقش کو مٹا دیں اسی طرح کہ کوئی اثر تحریر کا باقی نہ رہے اور پھر دوبارہ لکھیں اور 13 مرتبہ اسم یا مغرق پڑھ کر اسے مٹا دیں۔ اسی طرح 13 مرتبہ نقش لکھیں اور مٹائیں۔ تب آج کا عمل ختم ہوا۔

دوسرے دن پھر اسی طرح عمل کریں مگر کل والا پر جو قلم کی جگہ استعمال کیا تھا اس کو استعمال نہ کیا جائے۔ بلکہ دوسرا نیا پر استعمال کیا جائے اسی طرح سات دن تک یہی عمل کیا جائے اور ہر روز نیا پر استعمال کیا جائے۔ سات دن میں یہ عمل ختم ہو جائے گا۔

اس مدت کے درمیان میں ہی ان دونوں میں جدائی ہو جائے گی۔ مجرب نقش چال سے لکھا جائے اس واسطے گوشہ میں نمبر ڈال دیے ہیں ان نمبروں کے اعداد نہ لکھا کریں۔

نقش یہ ہے۔

۲۲۵۷	۹۲۶۵	۲۲۵۹
۷۲۶۳	۵۲۶۰	۳۳۵۸
۹۲۶۱	۱۲۵۶	۱۲۶۴



کوّا منتر کے ذریعہ ناف درست ہو جائے

اکثر انسانوں کو ناف ٹلنے کی شکایت ہو جاتی ہے اور اس سے وہ سخت اذیت اٹھاتے ہیں بیحد تکلیف ہوتی ہے چلنا پھرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ غذا تک ہضم نہیں ہوتی اگر اس کو درست نہ کیا جائے تو اس سے صدہا قسم کے امراض پیدا ہو جاتے ہیں اگر کسی کو اس کی شکایت ہو جائے تو مندرجہ ذیل عمل اس کے لیے بیحد مجرب ہے۔

پہلے اس عمل کی زکوۃ دے کر آپ اس عمل کے عامل بن جائیں اس کی زکوۃ یہ ہے کہ جب چاند گرہن یا سورج گرہن ہونے والا ہو تو اس سے ایک دو دن پہلے ایک کوا گرفتار کر کے پنجرے میں محفوظ کرلیں اور اس کو مناسب غذا دیتے رہیں۔ جب چاند گرہن ہو اس وقت اس کوے کو لے کر کسی الگ کمرے میں بیٹھ جائیں اور مندرجہ ذیل افسوں کو ایک سو اکیس مرتبہ باآواز بلند پڑھیں۔ تاکہ کوا بھی سن سکے۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو فوراً ایک سفید کاغذ پر ہلدی سے اسی افسوں کو لکھ کر ایک تعویذ تیار کرلیں۔

اس تعویذ کو اس کوا کے بازو میں باندھ دیں اور جس مقام سے اس کو گرفتار کر کے لائے تھے اسی وقت لے کر جا کر اسی مقام پر اس کو چھوڑ آئیں۔ اب آپ کا یہ عمل بالکل مکمل ہو گیا اور آپ اس کے پورے طور پر عامل بن گئے۔

اب جس کسی شخص کی ناف ٹلی ہو تو اکیس مرتبہ عمل پڑھ کر عامل اپنے ہی پیٹ پر ہاتھ پھیرے جس شخص کی ناف ٹلی ہوئی ہو تو اس عمل کے کرتے ہی آرام ہو جائے گا۔

اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیرتے ہوئے مریض کا نام لے کر فلاں شخص کی ناف درست ہو جائے۔ مریض کا سامنے ہونا ضروری نہیں صرف نام کی ضرورت ہے۔ اگر ایک مرتبہ میں ناف جگہ پر نہ آئے تو تھوڑی دیر کے بعد دوبارہ اکیس مرتبہ پڑھیں اور مریض کا نام لے کر اپنے پیٹ پر ہاتھ پھیریں انشاء اللہ تعالیٰ قطعی آرام ہوگا۔

وہ عمل یہ ہے۔

لا الہ کا کوٹ الا اللہ کی کھائی فلانے کی ناف گولا ٹھکانے لا۔
حضرت علی کی چوکی محمد مصطفےؐ کی دہائی۔

(نوٹ) فلانے کی جگہ مریض کا نام لو۔ اس عمل کو ہندو مسلم سب لوگ کر سکتے ہیں۔



کوّا تنتر کے ذریعہ ایک اور محبت کا عمل



اگر کسی شخص کو کسی سے محبت ہو اور وہ اس سے نفرت کرتا ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت ہو چاہے اسی مقام پر ہو وہاں سے کوسوں کے فاصلے پر ہو یہ عمل کر کے اپنی مطلب براری کریں۔

یہ عمل شروع چاندکی جمعرات کی شب سے کیا جائے جب یہ عمل کرنا منظور ہو تو ایک دن پہلے کوا کے ایک جوڑے کو گرفتار کریں اور ان گرفتار شدہ دونوں پرندوں کو علیحدہ علیحدہ پنجروں میں محفوظ کر کے رکھیں ان کے دانے پانی کا خیال رکھیں مگر دونوں پنجرے کسی قدر فاصلے سے رکھیں ایک جگہ نہ رکھیں۔

پھر نوچندی جمعرات کو رات کے بارہ بجے کسی محفوظ مقام پر تنہا کسی جگہ مندرجہ ذیل عمل پڑھیں۔مگر پڑھتے وقت نر کوا کا پنجرہ اپنی داہنی سمت اور مادہ کا بائیں طرف قریباً دس گز کے فاصلے پر رکھیں یعنی ان دونوں پنجروں میں تقریباً دس گز کا فاصلہ ہو اور ان کے درمیان میں خود بیٹھ کر مندرجہ ذیل افسوں ایک سو ایک بار پڑھیں عمل ختم کرنے کے بعد ان دونوں پنجروں کو اسی مقام پر رہنے دیں اور خود وہاں سے چلے آئیں پھر دوسری شب میں رات کے بارہ بجے پھر اسی عمل کو ایک سو ایک بار پڑھیں مگر آج ان دونوں پنجروں کو کسی قدر قریب کر دیں اتنا کہ آج ان دونوں پنجروں کا درمیانی فاصلہ تقریباً نو گز ہو عمل ختم کر کے پھر ان پنجروں کو کل کی طرح وہیں رکھا رہنے دیں جہاں آج شروع کرتے وقت رکھا تھا۔

تیسرے دن پھر عمل پڑھیں اور دونوں پنجروں کو تھوڑا تھوڑا اور قریب کر دیں۔ سات دن تک اسی طرح پڑھتے رہیں اور پنجروں کو تھوڑا تھوڑا قریب کرتے جائیں۔ یہاں تک کہ ساتویں دن دونوں پنجرے بالکل قریب بلکہ برابر آ جائیں۔

آج عمل ختم کرنے کے بعد دونوں پرندوں کو ایک پنجرے میں بند کر دیں اور اس ایک پنجرے کو اسی وقت لے جا کر جہاں سے ان کو گرفتار کیا تھا اسی مقام پر با احتیاط لے جا کر چھوڑ دیں۔

یہ عمل محبت بے حد پر اثر ہے اکثر ایسا ہوا ہے بس اتنے دن کے اندر ہی کامیابی ہو جاتی ہے۔ اگر نہ ہو تو اگلے ہفتے ضرور کامیابی ہوتی ہے نہایت احتیاط اور عقیدہ سے اس عمل کو کیا جائے امید ہے کہ ضرور کامیابی ہوگی۔

(نوٹ) عامل کی نیت پاک ہو۔ ناجائز جگہ ہرگز استعمال نہ کرنا چاہیے ورنہ بجائے نفع کے نقصان اٹھانا پڑے گا۔ اور جائز نیت سے کرے ورنہ چالیس دن کے بعد خون جاری ہو جائے گا۔

فلاں کی جگہ محبوب کا نام مع اس کی ماں کے نام کے جائے۔

عمل یہ ہے۔

لا الہ لا دیے اُسے ملا دے اللہ وہ چاہے مجھے محمد رسول اللہ زیر کر فلانے کو دل کو مجھ بن چین نہ پڑے اس کو یا بدوح یا بدوح یا بدوح یا نو یا نو یا نو یا نو الساعته الساعته الساعته العجل العجل العجل الوھا الوھا الوھا۔



کوا منتر کے ذریعہ جملہ قسم کے درد دور ہونے کا طریقہ



اکثر اوقات انسان کے جسم کے اکثر مقامات پر درد کی تکلیف ہو جاتی ہے اور یہ درد کبھی کبھی جان لیوا بن جاتا ہے درد سر۔ درد کمر۔ درد کان۔ درد داڑھ اور اسی قسم کے بہت سے درد انسان کے جسم کے اندر پیدا ہو جاتے ہیں اور متواتر اس کا علاج معالجہ کرنے کے بعد بھی اس کو آرام نہیں ہوتا۔ مریض اس مستقل بیماری سے سخت تکلیف میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے مندرجہ ذیل عمل نہایت مفید ثابت ہوا ہے بارہا تجربہ کیا گیا ہے نہایت سریع التاثیر پایا گیا ہے۔

جب کبھی ایسی صورت ہو کہ انسان کے کسی حصہ جسم میں درد کی شکایت ہو جائے تو مندرجہ ذیل عمل کیا جائے۔

کسی قریب کے جنگل میں سے ایک کوا گرفتار کر کے لے آئیں اور اس کو ذبح کر کے اس کی کھال با احتیاط حاصل کر کے سکھا لیں اور اسی کوے کا خون بھی محفوظ کر کے رکھ چھوڑیں۔ یہ خون کسی شیشی میں بند کر کے رکھیں کہ خشک نہ ہو جائے۔ جب اس کی کھال خشک ہو جائے تو اسی کوے کے ایک بڑے پر کا قلم بنا کر مندرجہ ذیل افسوں اس کی کھال پر تحریر کریں اور اس کو خشک ہونے کے بعد تعویذ کی طرح تہہ کر کے محفوظ رکھیں۔ جب ضرورت پیش آئے تو اس تعویذ کو مقام درد پر باندھ دیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ اُس مقام کا درد فوراً جاتا رہے احتیاطاً تین روز تک اس تعویذ کو اس مقام پر باندھے رکھیں تاکہ کلی طور پر صحت ہو جائے۔ بیحد مجرب ہے افسوں یہ ہے۔

ادم ندم موسیٰ کلم فرعون غرق اسکن ایھا الوجع عن فلاں بن فلانتہ

بحق نوح و الیاس سلیمان سلمات تسلیمات کما سکنتہ الرحمتہ عن مشائخ

اھل اللقوی امبادت ال شدی سرع یا عنقرد بحق الھود



کوّا اینتر کے ذریعہ آسیب زدہ کا علاج



ہندوستان میں اکثر عورتوں اور مردوں کو آسیب دیو بھوت وغیرہ کا خلل ہو جاتا ہے کہیں کہیں یہ خلل بالکل صحیح طور پر ہوتا ہے اور واقعی کوئی بھوت جن یا کوئی اور خبیث روح اس کو ستاتی ہے اور کہیں کچھ امراض اس شکل میں رونما ہو جاتے ہیں اور مریض سے ایسی حرکات سرزد ہوتی ہیں جن کو دیکھ کر سب کو یقین ہو جاتا ہے کہ واقعی اس پر کوئی آسیب ہے اگر فی الواقع کوئی آسیب کا مریض ہو اور یقین آ جائے کہ مرض نہیں بلکہ خطرہ آسیب ہی ہے تو اس وقت مندرجہ ذیل عمل نہایت مفید ثابت ہوتا ہے اس عمل کا طریقہ حسب ذیل ہے۔

پرند کوا کے سات بڑے پر جو بالکل سیاہ رنگ کے ہوں اس کے گھونسلے سے حاصل کیے جائیں اگر گھونسلے میں ٹوٹے ہوئے مل جائیں تو بہتر ہے۔ ورنہ کسی کوا کو گرفتار کر کے حاصل کئے جائیں مگر یہ احتیاط رہے کہ یہ ساتوں پر ایک ہی پرند کے ہوں دو کے نہ ہوں۔ یعنی ایک گھونسلے سے حاصل کیے جائیں۔ ایسا نہ ہونا چاہیے کہ دو یا اس سے بھی زیادہ گھونسلوں سے اکٹھا کیے جائیں۔ جب یہ پر حاصل کر لئے جائیں تو شب یکشنبہ یعنی سنیچر کا دن گزار کر جو رات آئے اس رات کو ان پروں کو لے کر کسی گوشے میں بیٹھ جائیں جہاں اور کوئی نہ ہو بالکل تنہا مکان ہو وہاں بیٹھ کر گوگل کی دھونی دیں اور مندرجہ ذیل افسوں ہر پر کے اوپر سات مرتبہ پڑھ کر دم کریں جب ساتوں پروں پر سات سات مرتبہ یہ افسوں پڑھ کر دم کر چکیں تو اس وقت عمل کو چھوڑ کر ختم کر دیں اور ان ساتوں پروں کو حفاظت سے کسی جگہ رکھ چھوڑیں۔

دوسرے دن رات کے وقت چاہے کوئی ہو ایک پر کو ماش نکال کر صاف روئی میں اس کو لپیٹ کر مثل بتی چراغ کے بنا لیں اور ایک کورا چراغ جس میں تل کا تیل ڈالا گیا ہو اسی بتی کو ڈال کر روشن کر دیں۔ چراغ کے اندر جو بتی ڈالی جائے وہ خوب موٹی ہوتا کہ اس کی لو خوب تیز

ہو۔جس سے دھواں بخوبی نکل رہا ہو۔اس چراغ کے سامنے بیٹھ کر مندرجہ ذیل وہی افسوں جو گذشتہ رات صرف پروں پر دم کیا تھا پڑھنا شروع کریں۔آج یہ افسوں صرف سات مرتبہ پڑھیں اور ایک بتاشہ پر پڑھیں۔

عمل ختم کرنے کے فوراً بعد مریض کو اس چراغ کا دھواں ناک کے ذریعہ اس کے دماغ تک پہنچائیں یہ دھواں جس قدر زیادہ دیر تک مریض کی ناک میں پہنچائیں یہاں تک کہ سارا پر رفتہ رفتہ جلا ڈالیں جب چراغ بجھ جائے تو اس کے بعد وہ دم شدہ بتاشہ اُس مریض کو کھلا دیں۔

اسی طرح سات دن تک برابر عمل جاری رکھیں اور ساتواں دم شدہ بتاشہ ختم کر دیں اور انشاء اللہ تعالیٰ اس مدت میں مریض کا آسیب اس سے دور ہو جائے گا۔اور پھر زندگی بھر مرض کو آسیبی خطرات کبھی نہیں ہوں گے۔افسوں یہ ہے۔

سید برھنہ بالا بھولا ننگی پیٹھ پلانا گھوڑا جو سید کے چار پاھوں نوے کا نگرو باندھ کے لایا ہوں جو سید کلچایوں پان کا نگرو جلا کروں بیان سنگ کی سواری ناگ کا چابک میاں سید برھنہ کھاں کو جاتے ھم جاتے کانگرو کے باڑے وہاں دنت جڑے سو ساتھ ماروں دنت کروں گھمسام فریاد پھوپنچے مہتا کے پاس پوچھے کہ وہاں کتنے کٹک اور کتنے سوار جنھوں نے ہیں انگرو گھیرا ان کمر بھو گلے ڈنچ اسی کوس کا دھاوا کریں سر اسیر کا توشہ کھائیں جو کھاوے اُسے داماد کے پیر کا راہ کا باٹ کا کیا کرایا اپنا بگانا اوپر پرا ہے جو بھو دھواں اس کے تئیں نکال کے باھر کرو تمہیں آئشہ بی بی ترکنی کی دوہائی کی دھائی۔

کوا استر کے ذریعہ بچھو کاٹے کا علاج

بچھو نہایت زہریلا جانور ہے۔جب کبھی یہ کسی انسان کے ڈنگ مارتا ہے تو وہ تڑپ جاتا ہے۔بہادر سے بہادر انسان بھی اس کی نیش زنی کی تاب نہیں لاتا بلکہ وہ شدت تکلیف سے بے چین ہو کر چیخیں مارنے لگتا ہے انسانی ہمدردی کا تقاضا ہے کہ ہر انسان اس کی اس تکلیف کو دور کرنے کی کوشش کرے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ میرے مکان پر ایک بزرگ سیاح مقیم ہوئے۔اُن کے قیام

کے زمانے میں بہت سی عجیب وغریب باتیں ظہور میں آئیں جن کو ہم سب ان کرامتیں تصور کرتے تھے ایک دن رات کے کوئی گیارہ بجے کا وقت ہوگا ہم سب گھر والے کچھ سو رہے تھے اور کچھ باتوں میں مصروف تھے اور میرے مہمان بزرگ اپنی عبادت میں مستغرق تھے کہ پڑوس سے گریہ وزاری کی آوازیں آئیں اور یہ آوازیں رفتہ رفتہ بلند ہو کر چیخوں کی صورت میں تبدیل ہو گئیں میں دریافت حال کے لیے جائے وقوعہ پر پہنچا معلوم ہوا کہ میرے پڑوسی کے بیس سالہ نوجوان کے لڑکے کے پاؤں میں بچھو نے کاٹ کھایا ہے تمام محلّہ کے لوگ جمع ہو گئے۔ بچھو کو تلاش کر کے مار ڈالا تھا۔ اور ہر ایک شخص اپنی سمجھ کے موافق دوا دارو کر رہا تھا لیکن وہ نوجوان بچہ شدت تکلیف کے باعث نیم جان ہو رہا تھا جو تدابیر بچھو کے زہر کو دور کرنے کی مجھے معلوم تھیں وہ میں نے بھی کیں لیکن تکلیف میں کسی طرح کمی نہ ہوئی مایوس ہو کر میں اپنے مکان پر واپس آ گیا۔

مہمان بزرگ نے مجھ سے دریافت کیا میں نے کل حال اپنے پڑوسی کا کہہ سنایا انھوں نے فرمایا چلو اُس نوجوان کے پاس مجھے لے چلو۔ میں فوراً اُن کو لے کر اس تڑپتے ہوئے نوجوان کے پاس آ گیا۔ بابا جی نے فوراً ایک گلاس میں تھوڑا پانی ان کی خدمت میں پیش کر دیا۔ بابا جی نے زیرلب کچھ پڑھ کر اُس پانی پر دم کیا اور نوجوان سے کہا۔ لو بیٹا یہ پانی تین مرتبہ کر کے تھوڑا تھوڑا پی لو خدا اپنا کرم کرے گا نوجوان نے اس گلاس سے چند گھونٹ پانی پی لیا۔ بابا جی نے اپنی جیب سے ایک ڈبیہ نکالی اور اس میں سے ذرا سی دوا نکال کر پانی کے چند قطرے ڈال کر اس کا مرہم سا بنا لیا اور جس جگہ بچھو نے نیش زنی کی تھی اس مقام پر اس مرہم کا لیپ کر دیا نوجوان نے اس کے بعد چند گھونٹ پانی کے اور پیے اس بار پانی کے پیتے ہی وہ بالکل اچھا تھا۔ اس نے مسکراتے ہوئے کہا کہ اب مجھے کوئی تکلیف نہیں بابا جی کی اس کرامت کو دیکھ کر تمام لوگ محوِ حیرت ہو گئے۔

صبح کو جب بابا جی اپنی عبادت سے فارغ ہو کر بیٹھے تو میں نے رات کی حیرتناک کرامت کی بابت استفسار کیا بابا جی نے نہایت محبت اور خلوص کے ساتھ فرمایا کہ انسانی ہمدردی کا تقاضا یہی ہونا چاہیے یہ کوئی انوکھی بات نہ تھی بلکہ بچھو کا زہر اتارنے کا ایک طریقہ ہے جس میں دعا اور دوا دونوں شامل ہیں اور ایک حقیر سا جانور کوا جو گھر گھر پھرنے والا ہے یہ عمل اس کے ذریعہ مرتب کیا گیا ہے۔ اگر جذبہ ہمدردی آپ میں بھی موجود ہے اور مخلوق خدا کی خدمت کرنے کا آپ

کو بھی شوق ہے تو اس عمل کو بڑی خوشی سے آپ بھی سیکھ سکتے ہیں۔ پھر آپ بھی اسی طرح حیرتناک کرامات دکھا کر دنیا کو حیرت میں ڈال سکتے ہیں۔

میں نے اشتیاق ظاہر کیا بابا جی نے اس کی ترکیب اپنی زبان سے اس طرح بیان فرمائی۔

عروج ماہ یعنی چاند کی ابتدائی تاریخ شب یکشنبہ کو دریا کے کنارے بیٹھ کر مندرجہ ذیل افسوں گیارہ سو مرتبہ پڑھو۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو تین چلو پانی دریا سے لے کر کسی پاک مٹی کے برتن میں ڈال کر اس پر اس افسوں کو دم کر دو اور یہ برتن لے کر وہاں سے چلے آؤ دوسرے دن صبح کو جنگل میں جا کر کوا کے گھونسلے کو تلاش کر دیا پہلے سے تلاش کر کے نظر رکھو۔ اس گھونسلے میں اس پانی سے بھرے ہوئے برتن اور ایک خمیری روٹی جس پر گھی مل کر مرغن کر لیا گیا ہو دونوں چیزوں کو با احتیاط رکھ آؤ۔

ان چیزوں کے رکھنے سے پہلے اس کے گھونسلے کو خوب اچھی طرح صاف کر دو اور ایک دری یا ٹاٹ کا ٹکڑا بطور بستر بچھا دو۔ ان تمام کاموں سے فارغ ہو کر اپنے گھر واپس آ جاؤ اور رات کو پھر اسی طرح لب دریا گیارہ سو مرتبہ یہ افسوں پڑھ کر اتنے ہی پانی کو کسی نئے اور صاف برتن میں دم کر لو اور گذشتہ رات کی طرح لے کر گھر واپس چلے آؤ۔ صبح کو ایک خمیری روٹی مرغن اور یہ پانی لے کر اسی گھونسلے پر پہنچ جاؤ اور کل کا برتن وہاں سے نکال کر پھینک دو اور گھونسلے کو صاف کر کے اس کا بستر بچھا کر آج کا نیا پانی اور روٹی رکھ کر واپس آ جاؤ اسی طرح تین روز کرو۔

چوتھے دن صبح کو جا کر اس گھونسلے میں جو تازہ بیٹ اس کی ہو وہ کسی ڈبیہ میں محفوظ کر لاؤ۔ جب دو تین دن کے بعد ڈبیہ کی بیٹ خشک ہو جائے تو اس کو پتھر پر پیس کر سفوف بنا لو اور محفوظ رکھو۔ یہی سفوف پانی کی مدد سے مرہم بنا کر مقام نیش زنی پر لگا دیا کرو۔ اور ایک گلاس پانی پر صرف ساتھ مرتبہ یہ افسوں پڑھ کر بچھو کے کاٹے کو پلا دیا کرو۔ اس عمل سے انشاء اللہ تعالیٰ بچھو کا زہر فوراً دور ہو جایا کرے گا۔ افسوں یہ ہے۔

مگر رانکر کھائیں. کمر میں سز جاویں ان کالوں کا پانی ہلا ہوں فلانیے مکر اتر اوتر جائیں.

(نوٹ) دریا کے کنارے اس افسوں کے تمام الفاظ اسی طرح پڑھے جائیں لیکن جس وقت کسی مخصوص شخص کے لئے پڑھیں تو فلانے کی جگہ اس کا نام لیں۔



کوّا منتر کے ذریعہ بچھو کاٹے کا ایک اور عمل



مندرجہ ذیل بالا عمل بتانے والے باباجی نے ایک اور عمل بچھو کے کاٹے کا زہر دور کرنے کے لیے بتایا ہے جو ناظرین کتاب اور حقوق خدا کے فائدے کے لیے درج کتاب کیا جاتا ہے۔

عروج ماہ یعنی چڑھتے چاند کی کسی تاریخ شب یکشنبہ کو کوّا کے کسی گھونسلے پر جائیں مگر ساتھ اپنے سفید چاول پکا کر اور اس پر گھی اور شکر ڈال کر کسی مٹی کے کورے برتن میں بقدر آٹھ تولہ لیتے جائیں جب اس کے گھونسلے تک بااحتیاط پہنچ جائیں تو سب سے پہلے نر کوّا کو پکڑ لیں اور اس کے آٹھ پر بالکل کالے رنگ کے اکھاڑ لیں اس کے بعد بااحتیاط اس کو گھونسلے میں بٹھا دیں اور ساتھ میں جو چاول لے گئے ہیں ان کو بھی گھونسلے میں رکھ دیں۔ اور وہاں سے چلے آئیں۔ گھر پہنچ کر ایک تنہا جگہ بیٹھ کر مندرجہ ذیل افسوں ان آٹھ پروں پر ایک سو گیارہ مرتبہ ہر ایک پر پڑھ کر دم کریں۔

اس سے فراغت پا کر سو رہیں دوسری شب ان پروں میں سے ایک پر نکال لیں اور اس کو تھوڑی روئی میں لپیٹ کر بتی چراغ کی لپیٹ لیں۔ پھر ایک کورے چراغ میں سرسوں کا تھوڑا تیل ڈال کر اس بتی کو روشن کر دیں اور اس چراغ کے اوپر ایک مٹی کا برتن اتنی بلندی پر لٹکا دیں کہ اس کا دھواں اس برتن میں جمع ہوتا رہے اس چراغ کے روبرو بیٹھ کر ایک سو گیارہ مرتبہ افسوں مندرجہ ذیل پڑھیں۔ بتی کو جلاتے رہیں تاکہ وہ سب کی سب جل جائے اور اس کا سارا دھواں دوسرے برتن میں جمع ہوتا رہے۔

عمل سے فارغ ہوتے ہی دھواں والے برتن کو بااحتیاط بحفاظت رکھ چھوڑیں۔

دوسرے دن پھر یہی عمل کریں مگر چراغ اور تیل نیا استعمال کریں کل کے استعمال چراغ سے کام نہ لیں البتہ دھواں جمع کرنے والے برتن کو بدستور استعمال کرتے رہیں اگر اس میں دھواں کافی مقدار میں جمع ہو جائے اور اندیشہ اس سے گرنے کا ہو تو اسے کسی دوسرے برتن میں محفوظ کر کے علیحدہ رکھ دیں۔ آج بھی ایک پر کی بتی بنا کر چراغ میں روشن کریں اور اس کا دھواں محفوظ کر رکھیں۔ افسوں بدستور ایک سو گیارہ بار پڑھیں۔

اسی طرح سات دن تک سات پر جلا ڈالیں اور سات دنوں کا محفوظ شدہ دھواں

حفاظت سے کسی ڈبیہ میں رکھیں تھوڑا سا سرسوں کا تیل اس دھواں میں ملا کر کاجل کی طرح کر لیں ایہ عمل بالکل پختہ ہو جائے گا اور آپ اس کے عامل ہو جائیں گے بر وقت ضرورت آپ تھوڑے سے پانی پر صرف گیارہ مرتبہ اس افسوں کو پڑھ کر دم کریں اور اس پانی کو بچھو کے کاٹے ہوئے کو تین مرتبہ میں پلا دیں۔ خدا کے فضل سے اسی وقت بچھو کا زہر اُتر جائے گا۔ اور مریض بالکل اچھا ہو کر آپ کی اس کرامت کو حیرت سے دیکھے گا۔ افسوں یہ ہے۔

ڈھبہ کا ھار کوا کا کھانو مر کے پھنچے امو بچھر میرے کھتے اتو چنڈال دو چنڈال جھاڑ دل دال۔



کوا منتر کے ذریعہ تسخیر حاکم

اگر کسی شخص کو جابر و ظالم حاکم سے اذیت پہنچتی ہو اس کو وہ بے خطا تنگ کرتا ہو یا اس پر از راہ تشدد جبر کرتا ہو تو اس کے لیے حسب ذیل عمل نہایت پُر اثر اور مفید ثابت ہوگا یہ عمل میرے چند دوستوں کا آزمودہ ہے اپنے اثرات میں اکسیر صفت ہے کبھی خطا نہیں کرتا۔

چاند کی گیارہ تاریخ کو رات کے وقت کوا کے گھونسلے سے ایک جوڑا کوا کا گرفتار کر کے لائے۔ لیکن جس وقت ان پرندوں کو گرفتار کرنے کے لیے گھر سے نکلے اس وقت سے واپسی تک اس کو کوئی شخص نہ دیکھے اور وہ خود بھی جاتے اور آتے وقت پیچھے مڑ کر نہ دیکھے اس گرفتار شدہ جوڑے کو ایک پنجرے میں لا کر بند کر دے دوران کے لیے مناسب غذا پنجرے میں ڈال دے۔

صبح کو ان دونوں پرندوں کے ناخنوں کو تراش لے اور ان جملہ ناخنوں کو باحتیاط کسی ڈبیہ میں محفوظ کر کے رکھ چھوڑے۔ اس کے بعد ان پرندوں کو ان کے گھونسلے میں جا کر بٹھا دے۔

رات کو بارہ بجے ایک تنہا مکان میں بیٹھ کر مندرجہ ذیل افسوں دو ہزار دو سو پچاس مرتبہ پڑھ کر ان ناخنوں پر دم کر دیا کرے گیارہ دن کے بعد یہ عمل ختم کر دے۔

اب ان ناخنوں کو کسی کپڑے میں سی کر رکھ لے اور جس وقت اس جابر و ظالم حاکم کے پاس جائے تو ان کو اپنی کمر میں باندھ لیا کرے وہ حاکم ظلم و تشدد کے بجائے مہربانی سے پیش آئے گا۔ افسوں یہ ہے۔

چھپیل کے چندر مکھے سیت کا پر پڑے دھن کرے سلام کر بیم جاری چھپیل کے دھلیم
تاڑے لاگ پھل لاگ تار سیا سطور بڑیا لاگ میری اڈیا لاگ سندر کا سکا بڑے پھل کے دیا جام
کرنے راست نام آدیس کرے۔

(نوٹ) یہ عمل ہر مذہب کے لوگ کر سکتے ہیں۔

کوا تنتر کے ذریعہ مرض بواسیر کا علاج

بواسیر عام طور پر مشہور مرض ہے بلکہ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ یہ مرض ہر انسان کو ہوا کرتا ہے کسی کو شدید اور کسی کو خفیف جن اشخاص کو یہ مرض شدت سے ہوتا ہے ان کو بیحد تکالیف اٹھانی پڑتی ہیں۔ صد ہا قسم کا علاج کرتے ہیں لیکن یہ مرض علاج معالجہ سے شدید سے خفیف ہو جایا کرتا ہے مگر بالکل نیست و نابود نہیں ہوا کرتا مندرجہ ذیل طریقہ علاج چند بار کا آزمودہ ہے اور جن لوگوں نے اس طریقہ کو استعمال کیا ہے وہ اس کے بیحد مداح ہیں۔ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مرض نے کبھی ترقی نہیں کی۔ بلکہ بعض لوگوں نے تو بتایا کہ مرض بالکل دفع ہو گیا۔

کوا کے گھونسلوں سے کوا کی بیٹ فراہم کریں اگر ایک گھونسلے میں سے بقدر پاؤ ڈیڑھ پاؤ کے دستیاب نہ ہو تو چند گھونسلوں میں سے فراہم کر لیں۔ جب بیٹ دستیاب ہو جائے تو اس سے دو چند چکنی مٹی لیں اور دونوں کو پانی ڈال کر بھگو دیں۔ اس کو چوبیس گھنٹے تک بھیگا رہنے دیں۔ جب مٹی اور کوا کی بیٹ خوب ملائم ہو جائے تو اس کو باہم ملا لیں اور بالکل یک جان کر لیں۔ اس کے بعد اس مخلوط مٹی کے انچاس ڈھیلے بنا لیں اور سایہ میں خشک کر لیں جب خوب خشک ہو جائیں تو ان کو استعمال میں لائیں۔

علی الصبح جب رفع حاجت کے لیے بیت الخلا جائیں تو ان میں سے سات ڈھیلے لیں اور ہر ڈھیلے پر سات مرتبہ مندرجہ ذیل اسم پڑھ کر دم کر لیں اور پھر رفع حاجت کے بعد ان ڈھیلوں کو استعمال کریں۔ یہ سات دن کا عمل ہے انشاء اللہ تعالیٰ سات دن کے بعد ان کو شفائے کامل ہو گی اور پھر کبھی ضرورت پیش نہیں آئے گی۔ بیحد مجرب عمل ہے۔ وہ اسم یہ ہے۔

اقان مقان تقان اغرکی اتج یلیج کلیجہ



کوّا تنتر کے ذریعہ محبت کا نادر عمل



شروع چاند کی کسی تاریخ جنگل میں جا کر کوّا کے ایک جوڑے کو گرفتار کر کے لے آئے اور ان کو ایک پنجرہ میں مقید کر کے رکھے روزانہ ان کو معمولی غذا دیتے رہیں اور شب کو سفید چاول گھی اور شکر اس میں ڈال کر تیار کریں۔ ان چاولوں میں روغن صندل ایک ماشہ کے قریب ضرور ڈالیں۔ اس کے بعد شب میں کسی وقت تنہا مکان میں اس پنجرہ کو سامنے رکھ کر بیٹھ جائیں اور چاولوں کا کورا برتن بھی قریب رکھ لیں۔ لوبان کی دھونی کریں اور آنکھیں بند کر کے مندرجہ ذیل افسوں ایک سو گیارہ بار پڑھیں۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو ان چاولوں پر دم کریں اور پرندوں کے پنجرے میں رکھ دیں وہ پرندے اسی وقت یا دوسرے وقت دن میں کھالیں گے۔ اگر دوسرے دن شام تک وہ چاول کسی قدر باقی رہ جائیں تو ان کو باحتیاط نکال کر کسی جگہ زمین میں گڑھا کھود کر دفن کر دیں اسی طرح ہر روز کیا کریں۔ گیارہ دن تک اس افسوں کو پڑھیں بارھویں دن علی الصبح ان دونوں پرندوں کو ذبح کر کے ان کا تھوڑا تھوڑا خون لے کر ایک جگہ کر کے باحتیاط سایہ میں خشک کر لیں اور ان کے دل نکال کر کسی چاندی کے تعویذ میں بند کر کے اپنے پاس محفوظ کر لیں۔ تین روز بعد جب خون خشک ہو جائے تو اس خون کو ذریعہ کھرل خوب باریک پیس کر کپڑے میں چھان لیں اور بقدر تین ماشہ اس سفوف کو لے کر ایک تولہ عطر حنا میں خوب آمیز کر کے کسی شیشی میں محفوظ رکھیں۔

جس کسی سے محبت ہو اور اس کو بس میں لانے کے لیے تمام دنیا کی تدابیر ناکام ہو چکی ہوں تو اس وقت اس تعویذ کو بازو پر باندھ کر محبوب کے سامنے جاؤ وہ دیکھتے ہی ہزار جان سے عاشق ہوگا اور وہ عطر کسی کپڑے پر لگا کر سنگھا دو تو محبت کی آگ اس کے سینے میں روشن ہو جائے گی۔ اور وہ زندگی بھر کبھی جدا نہ ہوگا۔ یہ عمل موہنی تنتر ہے۔

اس عطر پر مندرجہ ذیل افسوں صرف سات مرتبہ پڑھ کر دم کر دینا چاہیے۔ افسوں یہ ہے۔

پھول پھنے پھول بکسے پھول موان نارسنگھ بے جو نسے اس کی باس سو چلی آوے میرے پاس خصوصاً فلاں بنت فلاں گرو کی سکت میری بھگت پھرڈ منتر ایسر مہادیو کی باپا باپا چاٹے کنٹی نرک پڑے۔

(نوٹ) فلاں بنت فلاں کی جگہ محبوب کا نام اور اس کی ماں کا نام لینا ضروری ہے۔



کوا منتر کے ذریعہ عورت کو بستہ کرنے کا طریقہ

مندرجہ بالا طریقہ سے جو عطر تیار کیا گیا ہے وہ عطر عورت کو بستہ کرنے کے لیے بھی ایک نادر چیز ہے ترکیب اس کی یہ ہے کہ ایک ماشہ موم خالص لے کر کسی کھلے منہ کی ڈبیہ میں ڈال کر آگ پر رکھیں یہ موم پگھل پڑھے جب موم پگھل کر پانی ہو جائے تو آنچ سے ہٹا لیں اور اس میں مندرجہ بالا عطر ایک ماشہ ڈال کر خوب آمیز کریں۔ یہ دونوں چیزیں مثل مرہم کے ہو جائیں گی۔ بس اس کو حفاظت سے رکھیں۔ بروقت مجامعت اس مرہم کو تھوڑا سا لے کر قضیب پر طلا کریں اور مشغول بکار ہوں اس کے استعمال سے عورت کیف و سرور کے دریا میں غرق ہو جائے گی اور دنیا کے کسی مرد کو خاطر میں نہ لائے گی۔ مجرب ہے۔



کوا منتر کے ذریعہ سانپ کے کاٹے کا علاج

مخلوق خدا کے فائدے کی غرض سے مندرجہ ذیل عمل کو ہر انسان اپنے عمل میں رکھے تا کہ بروقت ضرورت مخلوق کو فائدہ پہنچا سکے۔

عروج ماہ یعنی شروع چاند کسی جمعرات کے دن سے یہ عمل شروع کیا جائے۔ علی الصبح کسی جنگل میں جایا کرے اور اپنے ساتھ ایک ادھ کورے مٹی کے برتن میں پاؤ سیر دودھ اور ایک روغنی روٹی کا ملیدہ جس میں لال شکر ڈالی گئی ہو لیتا جایا کرے جنگل میں کسی پیپل کے درخت کے نیچے بیٹھ کر ایک ہزار مرتبہ مندرجہ ذیل افسوں پڑھے۔ جب تعداد پوری ہو جائے تو اس ملیدہ اور دودھ پر دم کر دے اور وہاں سے سیدھا کسی ایسے مقام پر جائے جہاں کوا پرندہ کا گھونسلہ ہو۔ جب گھونسلہ مل جائے تو دودھ اور ملیدہ اس کے گھونسلے میں با احتیاط رکھ دے اور گھر واپس آ جائے۔ اسی طرح چالیس دن تک کرے لیکن خیال رہے کہ ایک ہی مقام پر بیٹھ کر پڑھا کرے اور ایک ہی گھونسلہ میں چالیس دن تک ملیدہ اور دودھ رکھتا رہے جب چالیس دن پورے ہو جائیں تو اکتالیسویں دن رات کو ایسے وقت اس گھونسلے پر جائے کہ جس وقت کوا پرندہ اس میں

موجود ہو باحتیاط تمام اس پرندہ کو گھونسلہ میں سے گرفتار کر کے اپنے گھر لے آئے اور اسی طرح کو ذبح کر کے اس کا پتہ نکال لے۔ اس پتے کو دو تولہ لہسن اور پانچ تولہ روغن سرسوں میں آمیز کر کے کھرل میں ڈال کر پیس لے جملہ اجزا یکجان مثل مرہم کے ہو جائیں گے اب اس کو کسی شیشی میں محفوظ کر رکھیں۔

بروقت ضرورت سات مرتبہ یہی افسوں پڑھ کر پانی پر دم کر کے مریض سانپ کاٹے کو پلا دیں اور مقام زخم پر یہ مرہم لگا دیں انشاء اللہ تعالیٰ صحت کلی حاصل ہوگی بیحد مجرب عمل ہے اکثر احباب نے اس کا تجربہ کیا ہے۔ بالکل صحیح پایا ہے۔ افسوں یہ ہے۔

قریبٌ هنلحتهٗ فقطاً مجرا بحق بسمه الله الرحمن الرحیم

کوا تنتر کے ذریعہ احتلام کا علاج

احتلام و بدخوابی ایک شدید مرض ہے اکثر نوجوان اس مرض میں مبتلا ہوتے ہیں سوتے میں ان کو کوئی حسین شکل نظر آ جاتی ہے وہ اس کی طرف برائے نام متوجہ ہوتے ہیں یا اس کے جسم کو ہاتھ ہی صرف لگا پاتے ہیں کہ ان کا انزال ہو جاتا ہے۔

بسا اوقات اکثر نوجوان اس مرض میں اس قدر مبتلا ہو جاتے ہیں کہ ایک ایک رات میں کئی کئی بار ان کو انزال ہو جاتا ہے اور وہ رفتہ رفتہ کمزور ہوتے چلے جاتے ہیں یہاں تک کہ موت کا شکار ہو جاتے ہیں۔ طب یونانی میں اور ڈاکٹری میں اس مرض کی بے شمار دوائیں موجود ہیں لیکن کبھی کبھی مزاج یا اسباب کی ناموافقت کی بنا پر تمام طبی تدابیر بیکار ثابت ہوتی ہیں اور نتیجہ بجز بلاکت کے اور کچھ نہیں نکلتا ہے۔

ایسی صورت میں مندرجہ ذیل طریقہ سو فیصدی کامیاب ثابت ہوتا ہے اگر کوئی شخص اس موذی مرض میں مبتلا ہو تو حسب طریقہ عمل میں لا کر نجات حاصل کرے۔

کسی پرانے قبرستان میں جا کر تلاش کرنے کہ وہاں کسی قبر پر بھنگرا کا درخت اگا ہوا ہو جہاں کہیں ملے نظر میں رکھے مگر شرط یہی ہے کہ کسی قبر پر ہو علیحدہ زمین پر نہ ہو تلاش کرنے سے بہت سے درخت مل جائیں گے اس درخت کو اتوار کے دن دوپہر کے وقت جڑ سمیت اکھاڑ لے

اور اس کی جڑ میں تقریباً ایک گرہ لمبی لکڑی کاٹ کر محفوظ کرے۔ جب یہ لکڑی حاصل ہو جائے تو جنگل میں کسی کوا کے گھونسلے کی تلاش کرے جب مل جائے تو با احتیاط اس گھونسلے میں سے نر کوا کو گرفتار کر کے لے آئے اور اس کو ذبح کر کے اس کی رانوں کی دونوں ہڈیاں گوشت سے بالکل خالی کر کے نکال لے لیکن خیال رہے کہ ان کے دونوں سروں کے جوڑ سالم رہیں وہ نہ ٹوٹنے پائیں۔ ان ہڈیوں کو بھنگرا کی جڑ کی لکڑی کے دونوں پہلوؤں پر برابر رکھ کر ریشم کی ڈوری سے خوب مضبوط باندھ دے اب اس کو اپنی کمر میں ایسے سلوا لے کہ یہ لکڑی اور ہڈیاں پائجامہ باندھتے وقت کمر پر رہے بفضل خدا اس عمل کے بعد احتلام کی شکایت کبھی نہ ہو گی یہ عمل مجرب ہے۔



احتلام کی شکایت دور کرنے کے لیے مندرجہ ذیل عمل بھی نہایت کامیاب اور پرتاثیر ہے اس عمل میں دعا اور دوا دونوں چیزیں شامل ہیں اس لیے اس کے اثرات بھی برقی رو کی مانند ہیں۔

باکھر جانور کی دُم کے بال حاصل کیے جائیں یہ بہت مشہور جانور ہے اکثر شکار کا شوق رکھنے والے لوگوں کے پاس یہ بال محفوظ رہتے ہیں۔ ورنہ ان سے کہہ کر منگوا لئے جائیں۔ جب یہ بال حاصل کر لیے جائیں تو پھر کوا جانور کے نازک اور ملائم پر حاصل کر لیے جائیں ان بالوں کی ایک رسی کی طرح ڈوری بنالیں اس ڈوری کو بٹتے وقت کوا کے پروں کو بھی اس میں شامل کر کے بُن لیں۔ کم سے کم اکیس پر اس میں بُن لیے جائیں۔ جب یہ ڈوری تقریباً بارہ گرہ کی ہو جائے تو مندرجہ ذیل فسون گیارہ سو مرتبہ پڑھیں اور ہر سینکڑہ پر اس بالوں کی ڈوری میں ایک گرہ لگا کر دم کرتے جائیں۔ گیارہ گرہیں جب پوری ہو جائیں تو عمل ختم کر دیں اور ڈوری مذکور کو کمر بند میں سلوا لیں۔ یہ کمر بند ہمیشہ پائجامہ میں استعمال کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ احتلام کی کبھی شکایت نہ ہو گی۔ بیحد پُر اثر اور نہایت مجرب چیز ہے۔

لو بن دھار بن دھار باندھوں لوہا اگن سار ناب تجاری کیا کرایا بھیجا بھجایا باندھوں دم دم زندہ شاہ مدار۔

کوا تنتر کے ذریعہ تسخیر
محبوب کا لاجواب عمل

مندرجہ ذیل عمل محبت کسی قدر مشکل ضرور ہے لیکن اپنے سریع الاثر ہونے میں اپنا جواب آپ ہے کشتگان محبت اگر اس کی تیاری کی تکلیفوں کو برداشت کر لیں اور اس عمل کو حسب ہدایت تکمیل کو پہنچا دیں تو سنگدل محبوب کو اپنا بندۂ بے دام اور مطیع و فرمانبردار بنانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ محبت کے راستے میں یہ تکالیف کچھ زیادہ بھی نہیں ہیں کیونکہ عشاق ماسبق نے ان منازل میں اپنی عزیز جانیں تک قربان کرنے میں بخل نہیں کیا ہے۔ اس لیے اگر فی الواقع کسی کے دل میں عشق کی آگ روشن ہو چکی ہے اور شب و روز کی سعی کامل محبوب کو اس کی طرف راغب نہیں کر سکی ہے اور وہ بغیر حصول محبوب اپنی زندگی کو بے کیف اور بدمزہ تصور کرنے لگا ہے تو اس وقت کمر ہمت باندھ کر اس عمل کی تکمیل کرے انشاء اللہ تعالیٰ حصول مقصد سے بہرہ ور ہوگا اور آناً فاناً حالات کی کایا پلٹ ہو جائے گی۔

جو محبوب اس کے نام سے نفرت کرتا اور اس کی صورت دیکھنا تک گوارہ نہیں کرتا ہے وہ بغیر اس کے زندہ رہنا پسند نہ کرے گا۔ چونکہ یہ عمل زود اثری میں لاجواب اور کبھی خطا نہ ہونے والا عمل ہے اس لیے اس کو جائز ضروریات کے لیے کیا جائے ناجائز صورت میں ہرگز کام نہ لایا جائے ورنہ بجائے نفع کے نقصان کا خطرہ ہے۔ پچیس دن بعد خون کی الٹیاں آنے لگیں گی جس سے اس کی موت ہو سکتی ہے۔

شروع چاند نوچندی اتوار کو اس عمل کو شروع کیا جائے رات کو بارہ بجے کوا کے گھونسلے پر جا کر با احتیاط نر کوا کو گرفتار کر کے لائیں اور ایک پنجرے میں بند کر دیں۔ پھر اس پنجرے کو ایک بند کمرے میں بالکل تنہا مقام پر سامنے رکھ کر بیٹھ جائیں۔ گوگل اور لوبان کی دھونی کریں اور پاک و صاف بستر بچھائیں اور آنکھیں بند کر کے یکسوئی قلب کے ساتھ اپنے محبوب کا تصور کریں کہ وہ ہاتھ باندھے حکم کا منتظر کھڑا ہے اور مندرجہ ذیل افسوں کو تین ہزار ایک سو پچیس بار پڑھ کر تھوڑے

پانی پر دم کریں۔ یہ پانی اس کوا کو پینے کے لیے دیں۔ اس کے علاوہ مناسب غذا ڈالتے ہیں لیکن روغنی روٹی کا ملیدہ جس میں لال شکر ڈالی گئی ہے ضرور دیا کریں۔ اسی طرح چالیس دن تک پڑھتے رہیں اور ہر روز کا پانی دم شدہ کوا کو پلاتے رہیں۔ چالیس دن میں اس عمل کی زکوۃ پوری ہو جائے گی یعنی سوا لاکھ مرتبہ یہ افسوں پورا ہو جائے گا۔

اب اکتالیس دن علی الصبح اس کوا کو ذبح کر کے اس کی زبان نکال لیں اور اس کو کسی ڈبیہ میں بالکل بند کر کے اپنے پاس رکھیں۔ اور اسی دن سے پھر اس افسوں کو اسی تعداد میں بالکل اسی طرح جس طرح چالیس روز سے پڑھ رہے تھے پڑھیں۔ اب بجائے پانی پر دم کرنے کے اس ڈبیہ کو کھول کر کوا کی زبان پر دم کر دیں اور روزانہ اسی طرح کریں۔ چالیس دن تک اسی طرح کرتے رہیں۔ چالیسویں دن دوسری زکوۃ بھی پوری ہو جائے گی۔

اب اکتالیسویں دن اس زبان کو ڈبیہ میں سے نکال لیں جو بالکل خشک ہو چکی ہو گی اب اس کو عرق گلاب اور قدرے زعفران میں کسی کھرل میں ڈال کر خوب پیس لیا جائے اور جب یہ گولیاں بندھنے کے قابل ہو جائے تو مونگ کے برابر گولیاں کسی شربت یا مٹھائی یا کسی اور شئے میں حل کر کے محبوب کو کھلا دی جائیں۔ انشاء اللہ تعالیٰ یہ گولیاں اس کے حلق سے اترتے ہی جادو کا کام کریں گی اسی وقت سے محبوب کے حالات میں تغیر پیدا ہو جائے گا۔ اور زندگی بھر آپ سے جدا ہونے کے لیے تیار نہ ہو گا۔ افسوں یہ ہے۔

اُکتبو اُکتبو اسواھا



کوّا منتر کے ذریعہ تسخیر عالم کا ایک نایاب عمل



دنیا میں ہر شخص کی خواہش ہوتی ہے کہ لوگ اس سے محبت کریں اور اس کی عزت کریں خصوصاً حاکم وقت اور راج دربار کی توجہات کا ہر ایک دل خواہشمند ہوتا ہے۔ اکثر لوگ اس آرزو کی تکمیل کے لیے اکثر فقیروں عاملوں اور درویشوں کی منت و سماجت کرتے ہیں ان میں سے نقش مانگتے اور وظیفہ پڑھتے ہیں اتفاقی طور پر کسی خوش قسمت انسان کی یہ دوا دوش کامیاب ہو جاتی ہے اور اس کو اپنی منہ مانگی مراد حاصل ہو جاتی ہے ورنہ اکثر تو اسی آرزو میں اپنی زندگی گذار دیتے ہیں

اور در مقصود ان کے ہاتھ نہیں آتا۔ ایسے اشخاص کو جو تسخیر عالم کے جویا ہوں۔ جو راج دربار میں اپنی عزت کے طالب ہوں جو جابر و ظالم حاکموں کو اپنے اوپر مہربان کرنا چاہتے ہوں جو سنگ دل اور بیوفا محبوب کو اپنے عشق میں مبتلا کرنا چاہتے ہوں یا ایسے لوگ جو دنیا کی ہر انسانی ہستی کو اپنی اطاعت و فرمانبرداری میں دیکھنا چاہتے ہوں تو وہ مندرجہ ذیل عمل کر کے اپنے دل کی ہر خواہش کو پورا کر سکتے ہیں۔ دنیا کا ہر انسان ان کا مطیع و فرمانبردار ہوگا ان کے حکم کا منتظر ہوگا۔ اور ان کے ہر فرمان کی تعمیل کو اپنا فرض جانے گا۔ مجرب عمل ہے۔

عروج ماہ میں سنیچر کا دن گزار کر جو رات آئے اس رات کو ایک نر کوا گرفتار کر کے لے آئے اور اس کو ایک پنجرے میں بند کر کے محفوظ کر لے اور اسی رات سے مندرجہ ذیل افسوں ایک ہزار مرتبہ ہو خر پڑھے پڑھتے سے پہلے سفید چاول بقدر ایک چھٹانک کے پکائے اس میں گھی اور چینی خوب ملائے۔ ایک کورے برتن میں ان چاولوں کو نکال کر اس کے اوپر ایک سفید کپڑا ڈھک کر اپنے سامنے رکھ لیا کرے جب افسوں کی تعداد پوری ہو جائے تو ان چاولوں پر پھونک دے اور یہ چاول اس کوے کے پنجرے میں رکھ دے تا کہ وہ ان کو کھا لے اسی طرح چالیس دن تک کرتا رہے۔ دن میں کوا کو علاوہ ان چاولوں کے دوسری غذا بھی دیتا رہے۔ جب چالیس دن پورے ہو جائیں تو اکتالیسویں دن اس کو ذبح کر کے اس کی آنکھ نکال لے اور فوراً چاندی کے ایک تعویذ میں اس کو بند کر کے اپنے بازو پر یہ باندھ لے۔ تسخیر عالم کے لیے یہ تعویذ اکسیر کا کام دے گا۔ ایسا شخص جس کے بازو پر تعویذ بندھا ہوگا جہاں کہیں جائے گا مخلوق اس کی عزت کرے گی۔ جابر و ظالم حاکم مہربان ہوگا اگر محبوب کے روبرو ہو جائے گا وہ محبت سے پیش آئے گا اور اس کے حکم کی فوراً تعمیل کرے گا غرضیکہ اس کے دل کے تمام مطالب پورے ہوں گے اور وہ دنیا میں عزت و شہرت اور ناموری کی زندگی بسر کرنے لگے گا۔

یہ عمل اگرچہ نہایت آسان اور بیحد مختصر ہے لیکن اس کے فوائد بے شمار ہیں۔ طول کلام کی وجہ سے میں نے چند خواص اور فوائد جو بظاہر انسان کے دل میں موجود ہوتے ہیں ظاہر کر دیئے ہیں اس تعویذ کے جملہ خواص اور فوائد اس شخص پر بخوبی واضح ہوتے رہیں گے جو اس عمل کو کر کے اس تعویذ کو اپنے پاس رکھے گا۔ وہ افسوں یہ ہے۔

یا حَکِیمُ فلا یعادله شیٔ من خلق



کوّا تنتر کے ذریعہ تسخیر عالم کا ایک اور عمل



مندرجہ بالا عمل کے بعد تسخیر عالم کے لیے مندرجہ ذیل عمل بھی نہایت نایاب اور تیر بہدف ہے اکثر احباب کا تجربہ کیا ہوا ہے۔ فوراً اثر کرتا ہے۔

چاہیے کہ شب یکشنبہ عروج ماہ میں ایک کوا کو گرفتار کر کے لائیں اور اُسے ذبح کر کے اس کے خون میں باریک کپڑا صاف وشفاف آلودہ کر لے اور اس کپڑے کو فوراً سکھا لے اس خون آلودہ کپڑے کی چالیس بتیاں چراغ میں جلانے کو تیار کر لے۔ پھر اس میں سے ایک بتی لے کر روغن تل میں تر کر کے مٹی کے چراغ میں رکھے تھوڑا تیل تل کا اور ڈال دے اس چراغ کو تنہا مکان میں کسی گوشے میں روشن کر کے اس کے روبرو بیٹھ جائے اور مندرجہ ذیل افسوں گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ اس چراغ کے اوپر کوئی اور برتن نصب کر دے تا کہ اُس کا دھواں اس میں جمع ہوتا رہے۔ جب افسوں کی تعداد پوری ہو جائے تو چراغ کی بتی تھوڑی تھوڑی اکسا کر پوری جلا دے اور دوسرے برتن میں جو کاجل جمع ہو گیا ہے اس کو اکٹھا کر کے محفوظ کرے اس چراغ کو خارج کر کے زیر زمین دفن کر دے۔ دوسرے دن نیا چراغ اور تیار کرے اس میں ایک نئی بتی وہی خون آلودہ کپڑے کی اور تھوڑا تیل ڈال کر پھر تیار کرے اور شب گذشتہ کی مانند چراغ روشن کر کے اس کے روبرو بیٹھ جائے اور افسوں دن گیارہ سو مرتبہ پڑھے۔ چراغ پر وہی برتن نصب کرے جو کل نصب کیا تھا اور اس میں دھواں اکٹھا کرتا رہے۔ افسوں کی تعداد ختم ہونے پر اگر بتی ختم نہ ہو تو جلنے سے باقی رہ جائے تو اس کو اکسا کر جلا دے اور جمع شدہ دھواں اکٹھا کر کے محفوظ کرے اسی طرح چالیس دن تک کرتا رہے۔

چالیس دن کا عمل ختم کر کے اس تمام جمع شدہ کاجل کو کسی برتن میں یکجا کر کے روغن صندل میں آمیز کرے اور ڈبیہ میں محفوظ کر کے رکھے۔ بروقت ضرورت ایک سلائی میں تھوڑا کاجل لے کر سات مرتبہ یہی افسوں پڑھ کر اس سلائی پر دم کرے اور اپنی دا ہنی بھوں پر اس کی ایک لکیر کھینچ لے پھر دوسری سلائی میں کاجل لے کر سات مرتبہ افسوں پڑھ کر دم کرے اور اپنی

بائیں بھوں پر یہ لکیر کھینچ لے اس کے بعد اپنے کام کو جائے اس کا جل کے اثرات سے ہر دشمن اس کو عزیز سمجھے گا۔ اور اس کی اطاعت کرے گا۔ دشمن تک اس پر مہربان ہوگا۔ حکام مہربانی سے پیش آئیں گے۔ سنگدل محبوب تابع فرمان ہوگا۔ غرضیکہ وہ شخص محبوب خلائق ہوگا اس کی ہر جگہ نصرت و فتح مندی ہوگی افسوں یہ ہے۔

هل هل جل جل امسلى بسمپر.



کوا منتر کے ذریعہ جملہ امراض کا علاج



مندرجہ ذیل طریقہ علاج بیحد مجرب ہے اور بہت سے اصحاب کا بار ہا مرتبہ آزمایا ہوا ہے کبھی خطا نہیں کرتا ہر مرض کے لیے اکسیر ہے۔ پہلے اس عزیمت کو زکوۃ ادا کرے تاکہ اس عمل کا عامل ہو جائے اس کے بعد ہر مریض کے لیے بوقت ضرورت استعمال کرے انشاءاللہ سات دن کا متواتر عمل بڑے سے بڑے عمل کا مقابلہ کرے گا اور ہر مرض سے شفایاب کرے گا۔

چاہیے کہ عروج ماہ میں بروز یکشنبہ بوقت صبح ایک روٹی سرخ مکئی کے دانوں کے پسے ہوئے آٹے کی تیار کرے اور وہ آٹا گوندھتے وقت اس میں تل اور گھی بھی بقدر ضرورت ملا دے جب روٹی تیار ہو جائے تو اس کا خوب باریک ملیدہ تیار کرے اور ایک کورے برتن میں لے کر لب دریا پہنچے۔ ایک آبخورہ مٹی کا اپنے ہمراہ لیتا جائے لب دریا پہنچ کر اس آبخورہ میں پانی بھر کر اپنے رو برو رکھ لے اور مندرجہ ذیل عزیمت ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے جب تعداد پوری ہو جائے تو اس ملیدہ اور پانی پر دم کر دے اور ان دونوں کو لے کر جنگل میں کسی کوا کے گھونسلے میں لے جا کر با احتیاط رکھ آئے یہ عمل ہر روز بالکل اسی طرح چالیس یوم تک کرے لیکن وقت میں تبدیلی نہ ہو جو وقت پہلے دن مقرر کیا ہے اسی وقت پر چالیس دن تک عمل کرے لیکن گھونسلہ بھی تبدیل نہ ہو۔ البتہ برتن چاہے تو وہی استعمال کرتا رہے لیکن ہر روز ان کو صاف کر کے دھو لیا کرے چالیس دن کی مدت ختم کر کے چالیسویں دن رات کے بارہ بجے اس گھونسلہ پر جائے اور جب گھر سے اس ارادہ سے نکلے تو عزیمت پڑھنا شروع کرے اور راستہ میں کسی سے بات نہ کرے با

احتیاط تمام گھونسلہ پر پہنچ کر کوا پرند کو پکڑے اور اس کے سات پر اکھاڑ لے۔ پھر اس کو گھونسلہ میں بٹھا کر گھر واپس آجائے مگر واپسی پر اس عزیمت کو تلاوت کرتا رہے جب گھر میں واپس آجائے تو تلاوت موقوف کرے۔

دوسرے دن رات کو نو سو مرتبہ اس عزیمت کو پڑھے اور اُن ساتوں پروں پر دم کرے اب وہ عمل کا عامل ہے بروقت ضرورت ان پروں کی ایک جھاڑو بنا کر سات مرتبہ اس عزیمت کو پڑھ کر پروں پر پھونک دے اور مریض کے تمام جسم پر پھیر دے پروں کو جسم پر پھیرتے وقت خیال رکھے کہ مریض کے جسم پر سر کی جانب سے پھیرنا شروع کرے اور پاؤں کی طرف پھیرتا آئے۔

اسی طرح سات مرتبہ کرے ہر مرتبہ سات بار عزیمت پڑھے جسم پر پھیر دے یعنی کل انچاس مرتبہ ایک دن میں تلاوت کرے دوسرے دن بھی ایسا ہی کرے حتیٰ کہ سات دن گذار دے انشاء اللہ تعالیٰ اس عرصہ میں مریض بالکل اچھا ہو جائے گا۔ خواہ اس کو مرض کتنا ہی دیرینہ اور کتنا ہی خطرناک کیوں نہ ہو۔ عزیمت یہ ہے۔

بسم اللہ اُرقیک من کل شیٔ یو ذیک و من شر کل عین حاسد اللہ یشفیک بسمہ اللہ اُرقیک



کہتے ہیں کہ ہر انسان کی نظر میں ایک خاص قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے اور یہ بعد پُر اثر ہوتا ہے اسی لیے محتاط لوگ کھانا عام نگاہوں سے بچا کر کھاتے ہیں اور پرانے قسم کے لوگ وضع نظر بد کے لیے کچھ پڑھ کرا پنے اوپر دم کر لیتے ہیں۔ بیشتر ایسا ہوتا ہے کہ انسان کو جو شئے حد سے زیادہ مرغوب اس کو وہ نظر بھر کر دیکھتا ہے اور اس کی نگاہ کی سمیت اس شئے کو تباہ و برباد کر دیتی ہے۔ بعض لوگوں میں یہ زہریلا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے اور بعض میں کم ہوتا ہے اس زہر سے بچنے کے لیے عاملین نے بہت سے عمل تجویز کیے ہیں ان کے مندرجہ ذیل عمل ایک معتبر کتاب میں اس

طرح لکھا ہے کہ حضرت عبداللہ ایک عالم اور کامل بزرگ تھے ایک بار وہ عرب کے ریگستان میں سفر کر رہے تھے اور اُن کا اونٹ نہایت تیز اور چالاک تھا اتفاقاً ایک جگہ قافلہ رکا وہاں کے ایک باشندے نے ان سے کہا کہ اس جگہ ایک شخص نظر لگانے میں بہت مشہور ہے اور آپ کا اونٹ بہت خوب صورت ہے ایسا نہ ہو کہ کہیں وہ نظر نہ لگا جائے اور آپ کا اونٹ ضائع ہو جائے انھوں نے کہا کہ میرے اونٹ پر اس کی نظر نہیں لگے گی یہ خبر اس کو بھی پہنچی تو اس نے اسی وقت آ کے اُن کے اونٹ کو نگاہ بھر کے دیکھا اس کو دیکھتے ہی اونٹ گر پڑا اور مضطرب ہونے لگا لوگوں نے فوراً آ کر حضرت سے کہا کہ فلاں شخص آپ کے اونٹ کو نظر لگا گیا ہے آپ نے فوراً ایک افسوں پڑھا اور آپ کا اونٹ فوراً ٹھیک ہو گیا۔ صاحب کتاب نے مندرجہ ذیل عمل بھی آپ ہی کے حوالہ سے لکھا ہے جو حسب ذیل ہے۔

ایک کوا پرندہ گرفتار کر کے لائیں اور اس کو ذبح کر کے اس کا خون کسی شیشی میں محفوظ کریں۔ اس خون سے مندرجہ ذیل افسوں دو کاغذوں پر تحریر کریں۔ جب تحریر کر چکیں تو یہی افسوں ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھ کر ایک تعویذ پر دم کریں اور اس کو تہہ کر کے اسی ذبح کئے ہوئے کوے کی چونچ میں رکھ کر اوپر سے نیلا سوت لپیٹ دیں اور اسی وقت اس چونچ کو کسی ویران مقام پر زیر زمین دفن کر دیں اور اس کے بعد دوسرے تعویذ پر ایک سو گیارہ مرتبہ یہی افسوں پڑھ کر دم کریں اور تہہ کر کے کپڑے میں سلوا کر اپنے داہنے بازو پر باندھ لیں اس تعویذ کی موجودگی میں نظر بد کا خطرہ کبھی لاحق نہ ہوگا۔ بیحد معتبر اور مجرب ہے افسوں ہے۔

بسم اللہ حبس حابس و حجر یابس و شہاب قابس رددت عین العائن علیہ و علی احب الناس الیہ فارجع البصر ھل تری من فطور ثمہ ارجع البصر کرتین ینقلب الیک البصر خاسا و ھو حسیر ۱ ط

کوّا اسٹر کے ذریعہ مرض مرگی کا علاج

مرض مرگی عام طور پر مشہور مرض ہے اس کے مریض کو جب اس کا دورہ پڑتا ہے تو اس کو اپنے تن بدن کا ہوش نہیں رہتا ہے وہ بیہوش ہو جاتا ہے اور بڑی بھیانک چیخیں مارتا ہے تمام جسم میں لرزہ پیدا ہو جاتا ہے بالکل نزع کا عالم ہو جاتا ہے۔ اس مرض کے دفعیہ کے لیے مندرجہ ذیل عمل نہایت موثر ثابت ہوتا ہے۔

ایک نر کوّا گرفتار کر کے لائیں مگر کوّا بالکل سیاہ ہو اس کو ذبح کر کے اس کا خون محفوظ کرلیں اور اس کی کھال باریک والی اتار کر سایے میں خشک کرلیں جب وہ خشک ہو جائے تو مندرجہ ذیل نقش اس کے خون سے اسی کی کھال پر تحریر کریں اور کسی کپڑے میں سلوا کر مریض مرگی کے گلے میں ڈال دیں انشاء اللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کو کبھی دورہ نہیں ہوگا۔

نقش یہ ہے۔

خلو لو	بھر حوس	ذخو مر مر
لوحن	وسطوس	هو
دریارها	دحلود	ناس
بولوس	ملوس	وامید
تهادار خلولو	عوبه	ساده زرعه

کوّا اسٹر کے ذریعہ مرض یرقان کا علاج

یرقان ایک خطرناک بیماری ہے اس مرض میں انسان کا سارا جسم زرد ہو جاتا ہے۔ جگر کی خرابی سے انسان کو یہ مرض لاحق ہو جاتا ہے شروع شروع اس کی آنکھوں پر اثر ہوتا ہے یعنی اس کی آنکھیں زرد ہو جاتی ہیں اس کے بعد ہاتھ پاؤں کے ناخنوں پھر سارا جسم شروع سے آخر تک بالکل پیلا پڑ جاتا ہے اگر فی الفور علاج نہیں کیا جائے تو مریض چند دنوں میں ہلاک

ہو جاتا ہے طبیبوں اور ڈاکٹروں کے اس کا علاج بالدوا بھی ہے جو اکثر لا علاج مریضوں کو شفا یاب کر دیتا ہے۔

عملیات کے سلسلہ میں اس کا علاج مندرجہ ذیل جھاڑ کے ذریعہ اکثر عاملین کرتے ہیں اور یہ جھاڑ مفید ثابت ہوتا ہے۔ مندرجہ ذیل عمل ایک قسم کا ٹوٹکہ ہے آسان ہونے کے باوجود مفید و مجرب ہے۔

کوا پرندہ بروز یکشنبہ کہیں سے گرفتار کر کے لائیں اور اس کو ذبح کریں اس کا خون کسی بند منہ کی شیشی میں محفوظ کر لیں تاکہ وہ ہوا لگ کر جم نہ جائے اس کے بعد کوا کے ملائم اور باریک پر اس کے جسم سے اکھاڑ لیں ان پروں کو محفوظ کر کے رکھ لیں اور اس کے خون سے کسی کاغذ پر مندرجہ ذیل افسوں تحریر کر کے تعویذ بنا لیں اس سے فراغت پا کر تھوڑی گھانس سبز تازہ اُگی ہوئی لائے۔ اور تھوڑا سرسوں کا تیل اور کانسہ پھول۔ پھر تیل مذکور کو اس کانسہ میں ڈال کر کانسہ مریض کے سر پر ہاتھ میں لیے رہے اور دوسرے ہاتھ سے گھانس اور کوا کے تھوڑے پر لے کر مندرجہ ذیل عمل پڑھنا شروع کرے اور اسی ہاتھ سے تیل کو ہلاتا جائے جب تین مرتبہ یہ افسوں پڑھ چکے تو اس تیل اور گھانس اور پروں کو زمین پر پھینک دے اور پھر دوسری مرتبہ اور تیل کانسہ میں ڈال کر دوسری گھانس اور کوا کے پر بدستور مریض کے سر پر رکھ کر تیل کو گھاس اور پروں سے جنبش دینا شروع کرے اور مندرجہ ذیل افسوں پانچ مرتبہ پڑھے اور پھر تیل اور گھانس پھینک کر بدستور تیسری بار نیا تیل کانسہ میں ڈال کر اور تازی گھانس اور پنکھ لے کر کانسہ مریض کے سر پر ہاتھ میں رکھے کہ کانسہ مریض کے سر سے ملا رہے اور تیل کو گھانس اور پروں سے ہلاتا رہے یا در ہے۔ اور یہ افسوں اس بار سات مرتبہ پڑھے بعد اس کے تیل وغیرہ کو پھینک دے تین مرتبہ پے در پے جھاڑے انشاء اللہ تعالیٰ مریض کو شفا حاصل ہو گی افسوں یہ ہے کہ:

امام حیی من یامج من کیمہا کمن کتین من کنان بھتا بھت من مفرین من اُمیج اُمیج من بدوح من ابو نا بروز دیا۔




کوا منتر کے ذریعہ حیرتناک طلسمات

(۱)




انسان کے دل کا راز معلوم کرنا

اگر کسی شخص کا دل کا راز معلوم کرنا چاہے تو مندرجہ ذیل عمل کرے اس نے جو کچھ کیا ہوگا سب بتا دے گا۔

کوا سیاہ کی زبان اور مینڈک صحرائی کی زبان ایک جگہ کر کے کسی ڈبیہ میں محفوظ رکھے جس کسی شخص مرد یا عورت کا راز دل معلوم کرنا ہو تو جب وہ سوتا ہو اس ڈبیہ کو اس کے سینے پر رکھے وہ فوراً اپنا دلی راز کہنا شروع کر دے گا۔

(۲)




اپنے عشق میں مبتلا کرنے کے لیے

اگر چاہے کسی کو اپنے عشق میں مبتلا کرنا تو شروع چاند میں اتوار کے دن قبل طلوع آفتاب مرگھٹ میں جہاں اہل ہنود کے مردے جلائے جاتے ہوں جائے اور وہاں کی تھوڑی خاک لائے اور تھوڑے پر سیاہ کوا کے لائے پروں کو جلا کر ان کی خاکستر اس مٹی میں ملا دے پھر اپنے بیسوں ناخونوں کو جلا کر اس کی خاکستر بھی اس میں ڈال دے اور اپنے لعاب دہن سے اس کو تر کرکے جس کو چاہتا ہے اس کے لباس یا بدن پر ایک ماہ برابر لگا دے وہ اسی وقت اس کے عشق میں مبتلا ہوگا۔

(۳)

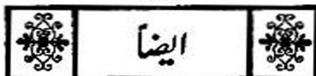



ایضاً

عروج ماہ میں بروز یکشنبہ طلوع آفتاب سے پہلے کسی کوا کے گھونسلے سے چند پر لے

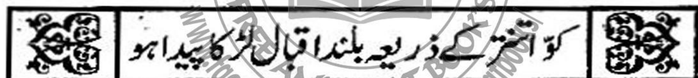
کرآئے اور اُن پروں کو بیدانجیر کی لکڑی میں باندھے اس لکڑی کو کسی کالی کتیا کے جسم پر سات بار مار کر گھر لے آئے اور لکڑی کو مع پروں کے جلا کر خاکستر بنائے اور اپنے آپ دہن بیپے تر کر کے چند گولیاں بنا کر محفوظ کر لے یہ گولی جس کسی عورت یا مرد کے مارے گا وہ مثل کتیا کے پیچھے پیچھے ہو گیا۔

(۴)



ایضاً

کوا سیاہ کے پر اور طاؤس (مور) کے پر اور ہدہد کا تاج ان تینوں چیزوں کو جلا کر اس کی خاکستر بنالیں پھر بروز اتوار آفتاب نکلنے سے پہلے کسی چوراہے کی مٹی لے کر اس خاکستر میں ملالیں اور لعاب دہن کے ذریعہ چند گولیاں بنا کر اپنے پاس محفوظ رکھیں جس کسی مرد یا عورت کو اپنے عشق میں مبتلا کرنا ہو ایک گولی لعاب دہن میں گھس کر اس کے جسم پر یا کپڑے پر لگادیں وہ فی الفور عشق میں مبتلا ہوگا۔



کوا تخترے کے ذریعہ بلند اقبال لڑکا پیدا ہو

کئی کوے ایسے ہوتے ہیں جن کے سر کے بال کچھ ابھرے ہوئے ہوتے ہیں اور یہ ابھار کچھ اسی طرح کے ہوتے ہیں کہ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جیسے کسی کا تاج ہو یا کہ وہ بال سر پر ایک چوٹی بنا رہے ہوتے ہیں اگر ان ابھار والے بالوں یعنی اُس تاجدار حصے کے بالوں اں کاٹ کر ایک چاندی کی ڈبیہ میں سیندور ڈال کر ان بالوں کو سندور کے درمیان رکھ کر اپنے گھر میں رکھے تو گھر خوب پھلے پھولے گا اور اگر اُن بالوں کو معہ سندور کے پڑیہ بنا کر چاندی میں مڑھا کر گلے میں ڈال لیا جائے یا دائیں بازو میں باندھ لیا جائے تو عامل بلا شبہ بہت ہی بلند مرتبہ اور ترقی پسند اور بلند اقبال ہوگا اور اس کی یہ بلند اقبالی درجہ افسری سے کم نہ ہوگی۔ اس لیے ایران کے شاعروں نے بعض جگہ لکھا ہے کہ "بال زاغ" کا مصرف بجز افسر نہیں دیکھا۔



کوا استر کے ذریعہ بانجھ سے بچہ پیدا ہو



بعض کوؤں کے نچلے حصے یعنی پیٹ پر مرکز میں دونوں ٹانگوں کے بالکل درمیان کچھ بال ناف کی طرح ابھرے ہوئے ہوتے ہیں وہ بھی چوٹی نما ایک چھوٹا سا ابھار بنے ہوتے ہیں۔ اگر ان بالوں کو کاٹ کر معہ تین ماشہ خون شاشاں اور تین رتی مشک خالص کے موم شہد میں گوندھ کر خالص ریشم کے سبز رنگ کے لتہ میں مڑھ کر اس موم میں مرکب مشک خون شاشاں اور بالوں کو سونا میں مڑھ کر سرخ رنگ کے ریشمی تاگا میں پرو کر عقر یعنی بانجھ عورت اپنی ناف پر لٹکائے رکھے تو یقین واثق ہے کہ اس عورت کے سال کے اندر اندر ضرور حمل ہوگا اور وہ بعد ایام حمل نہایت ہی خوبصورت بچہ جنے گی جو بلند بخت اور عمر دراز ہونے کے علاوہ نہایت ہی لحیم وشحیم وغیرہ اور نہایت ہی خوبصورت ہوگا اور علاوہ ازیں وہ نہایت ہی نیک سیرت اور خوش خلق ہوگا۔



کوا استر کے ذریعہ یکلخت حمل کا گرنا



جس طرح کسی شخص کی آنکھ بجائے کالی ہونے کے سبز یا نیلگوں یا بھوری ہوتی ہے اسی طرح بہت ہی کمیاب تعداد میں کوے بھی ایسے ہوتے ہیں کہ جن کی آنکھ کے ڈیلے کے گرد ایک ہلکے سرخ رنگ کا گول چکر سا ہوتا ہے اور اس کا پردہ عنبیہ نہایت ہی ہلکے گلابی رنگ کا ہوتا ہے۔ اگر کوئی اس قسم کا کوا کسی حاملہ استری کے سر پر سے گذر جائے اور اس کا سایہ اس کے جسم پر پڑ جائے تو لازمی ہے کہ اس کا حمل گر جائے گا یعنی اُسے اسقاط ہوگا۔ اور اس قدر جریان خون ہوگا کہ جس کے بند کرنے میں نہایت ہی دقت پیش ہوگی اور اگر خون بند ہوگا تو کئی مہینوں کے بعد اور حاملہ نہایت ہی بے قرار ہو کر سخت لاغر و کمزور ہو جائے گی مگر انجام بخیر ہوگا اس کے علاوہ اگر ایسے کوے کا سایہ کسی بغیر حمل کی عورت پر پڑ جائے تو اُسے بھی جریان خون ہوگا اور اس کے بھی اسی طرح کی مشکل پیش ہوگی اور انجام بخیر ہوگا۔



کوا منتر کے ذریعہ بچہ کا سوکھ جانا اور اس کا علاج



کوؤں کی ذات میں ایک اس قسم کی ذات ہوتی ہے جیسے کہ کتوں میں تازی قسم کے لمبے پتلے اونچے کتے ہوتے ہیں یعنی کہ یہ کوا بھی معمول سے زیادہ دبلا اور قدرے اونچا اور لمبائی میں بھی اعتدال سے کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ گردن اس کی ہمیشہ نہایت ہی پتلی اور اس طرح کی معلوم ہوتی ہے جیسے کہ خشک ہوگئی ہو اگر اس قسم کا کوئی کوا اپنا سایہ اُڑتے ہوئے کسی ننگے جسم کے شیر خوار بچے پر ڈال دے تو ایسے بچے کا جگر خراب ہو جاتا ہے۔ معدہ کمزور ہو جاتا ہے اور اُسے اسہال کا عارضہ ہو کر خفیف سا بخار بھی ہونے لگتا ہے اور آہستہ آہستہ بڑھ کر یہ بیماری بچہ کے سوکھا ؤ میں تبدیل ہو جاتی ہے اور نا قابل علاج ہو کر بچہ کو تلف کر ڈالتی ہے اس لیے پرانے بزرگ کا قول ہے کہ بچوں کو ننگے جسم باہر کھلی جگہ نہ نہلانا چاہیے۔

اگر اس طرح کا کوئی بچہ آپ کو نظر آئے جو کہ خاص طور پر کوا کے سایہ پڑنے سے زیر مرض آیا ہو اور تکلیف انحطاط پا ہو تو اس کے لئے مفصلہ ذیل تریاق کا حکم رکھتا ہے۔

شبت یعنی سوئے ایک چولہا میں نہایت ہی ہلکی سی آگ جلائیں اس پر لوہے کا توا ڈالیں جب توا گرم ہو جائے تو شبت یعنی سوئے مذکور کو صاف کر کے ڈال دیں اور نیچے نرم سی آنچ دیتے چلے جائیں اور سوئے مذکور کو اس توا پر بھوننا شروع کریں۔ بھوننے کے لئے ہلانے کے واسطے کوا کے پر کی شاخ بغیر بالوں کے استعمال کریں یعنی کوے کی پر کی شاخ سے اُن کو ہلاتے رہیں جب سوئے ہلکے سرخ ہو جائیں تو انہیں اتار کر ٹھنڈا کر لیں پھر انہیں باریک پیس ڈالیں اور ہر روز تین ماشہ اس کا سفوف ہمراہ عرق بید مشک ایک تولہ کے ایک بار بچے کو پلا دیں اس مالک کل کے حکم سے کامل شفا ہوگی اور بچہ توانا ہوگا۔



کوا منتر کے ذریعہ دودھ سوکھنا اور اس کا علاج

اگر کوئی شخص شارع عام پر اپنے سر پر کسی برتن میں دودھ منگا لیے جارہا ہو اور آسمانی خلا میں ایک یا زیادہ کوے اڑتے چلے جارہے ہوں تو اُن میں سے کوئی کوا ہوا میں بیٹ کردے یعنی کوا اپنا فضلہ پھینک دے اور وہ فضلہ اس دودھ میں آگرے تو اگر دودھ سیاہ بھینس کا ہوگا تو اس بھینس کو دودھ سوکھ جائے گا۔ اور اگر ایک سے زیادہ بھینسوں کا ہوگا تو ہر ایک بھینس کا دودھ نسبتاً بہت ہی کم ہو جائے گا۔ اور اگر وہ دودھ بھوری بھینس کا ہے تو اس بھینس پر کوئی بھی اثر نہ ہوگا۔

نیز اگر وہ دودھ ملے جلے جانوروں یعنی بھینس گائے بکری بھیڑ وغیرہ کا ہے تو ان میں جو بھی جانور سیاہ رنگ کا ہوگا تو اگر وہ اکیلے جانور کا دودھ ہے تو بالکل خشک ہو جائے گا اور اگر اس دودھ میں بہت سے سیاہ جانوروں کا دودھ ملا ہوا ہے تو ان تمام سیاہ جانوروں کے دودھ بہت ہی کم ہو جائیں گے۔

اگر کبھی کہیں کوئی ایسا موقع درپیش ہو اور کوئی جانور دودھ دینا چھوڑ دے یا کم کر دے تو اس کے لیے آپ کسی ایک مادہ کوے کو پکڑیں اور تین بار اس جانور کے تھنوں کے گرد اس کوا کو چکر دے اسے اس طرح ہلاک کردیں کہ اس کے خون کے چند قطرے اس جانور کے پچھلے پاؤں کے کھروں پر ضرور پڑ جائیں اور پھر ان خون کے قطروں کو نہ تو صاف کریں اور نہ دھوئیں حتیٰ کہ اُن کا نشان خود بخود مٹ جائے تو آپ دیکھیں گے کہ تین دن کے اندر اندر وہ جانور پھر سے اپنا پورا دودھ دینے لگ جائے گا اور کوا کی بیٹ کا جو اثر ہو کر دودھ خشک یا کم ہو گیا تھا بالکل بھی جاتا رہے گا۔

کوا اننتر کے ذریعہ دودھ سے مکھن غائب ہونا اور اس کا علاج

کوئی کوا ہوا میں اڑتا ہوا بول یعنی پیشاب کر دے اور اس پیشاب کا کوئی ایک قطرہ بھی دودھ میں آپڑے تو اس کا بالکل پہلے کی طرح جانوروں پر اثر ہوتا ہے۔ کہ اگر جانور ایک ہوگا تو اس کے دودھ میں تو کمی بالکل نہ ہوگی مگر اس کے دودھ میں چکنائی نام ونشان کو نہ رہے گی۔ یعنی کہ اس کے ہونے سے اس دودھ میں سے مکھن بالکل نہ نکلے گا۔ اور اگر جانور زیادہ ہیں تو ان کے دودھ میں چکنائی نام ونشان کو نہ رہے گی یعنی کہ اس کے ہونے سے ان دودھ میں سے مکھن بالکل نہ نکلے گا اور ان میں سے کسی ایک جانور کے دودھ ہونے سے اس میں سے بہت ہی تھوڑا تعداد میں مکھن خارج ہوگا اور وہ دودھ بلا طاقت کسی کام کا نہ ہوگا۔ اس کو گرم کرنے سے اس پر بالائی بالکل نہ ہوگی اور اگر اسے زیادہ دیر تک گرم کیا گیا تو وہ پھٹ جائے گا۔

اگر کوئی ایسا موقع ہو تو اس اثر سے کسی جانور کا دودھ خراب ہو چکا ہو تو اس کے لیے آپ کسی مادہ کوے کو پکڑیں اور اس کوے کے سر اور پر کثرت سے دودھ کا مکھن مل دیں اور اب اس کوے کو زیر اثر جانور کے تھنوں کے گرد تین بار چکر دے کر اس کوے کے سر کو جانور کے تھنوں پر ملیں کہ سر کا لگا ہوا مکھن تھنوں کو چکنا کر دے اور پھر کوے کے پیٹ کو اس جانور کے کھروں پر ملیں کہ وہ بھی آلودہ مکھن سے چکنے ہو جائیں۔

پھر اس کوے کو جانور مذکور کے دودھ میں ڈبو دیں انشاء اللہ چکنائی بہت آجائے گی۔ اور معمول سابقہ کا مکھن ہوگا۔ کوے کے بول کا تمام اثر بالکل ہی جاتا رہے گا۔



کوا انتر کے ذریعہ ویرانی باغ کو دُور کرنا



یہ ایک مانی ہوئی بات ہے کہ جس پھل دار درخت پر عموماً اور آم کے درخت پر خصوصاً اگر کوے اپنے گھونسلہ کو بناڈالیں یا صرف ایک کوے کا گھونسلہ ہی ہو جائے تو درخت مذکور پر کوے کا سایہ پڑنے یا اس کے بول و براز کے گرنے کے اثر سے وہ درخت پھل دینا کم کر دیتا ہے اولاً ۔ سال دو سال کے اندر بالکل ہی پھل دینا بند کر دیتا ہے چاہے وہ کوا خود اس درخت کے پھلوں کو نہ چھیڑے (جو نا ممکن ہے)

اگر کہیں ایسا موقع پیش آئے اور اگر کسی درخت نے پھل دینا بند کر دیا ہو اور خشک ہوتا چلا جا رہا ہو تو کوؤں کے گھونسلے وہاں سے بالکل اڑا دیں اور پھر کہ وہ آئندہ وہاں گھونسلے نہ بنا سکیں کوؤں کے چند پر لے کر اس درخت کے تین چار مرکزی مقامات یعنی شاخوں پر باندھ دیں۔ کوے پھر کبھی اپنا گھونسلہ وہاں نہ بنائیں گے اور پچھلے بول و براز کے سائے کے اثر کو ہٹانے کے لیے وہ درخت پھل دار ہو جانے کے لیے ایک مادہ کوا کو پکڑ کر اسے تین دن تک ایک چوبی پنجرہ میں بند رکھیں اور اسے روز کے دانہ دنکا کھلانے کے علاوہ صبح ایک بار قدرے روغن حل ملا کر دہی کھلا دیا کریں اور رات کو بھی تل اور چینی ملا کر قدرے دودھ پلا دیا کریں اس کے بعد رات کو جب چاند نمایاں طور نکلا ہوا ہو تو اس کوا کو درخت مذکور کے پاس بلکہ نیچے لا کر ہلاک کریں۔ اور اس کے خون کے چھینٹے اس درخت کے تنے جڑوں اور شاخہائے پر چھڑک دیں۔ اور نعش کوا کو اسی درخت کے نیچے گہرا گڑھا کھود کر دبا دیں۔

دوسری صبح سے اس درخت کو سیراب کرنا شروع کریں۔ اس خالق مطلق کی کرپا سے اسی فصل سے ہی درخت مذکور اپنا پھل دینا شروع کر دے گا اور پہلی کی نسبت سے بہت زیادہ پھل دیں گا بلکہ اس کا پھل نسبتاً زیادہ لذیذ اور خوش ذائقہ ہوگا۔



کوا نشتر کے ذریعہ تریاق زہر سانپ



اگر کسی مردہ سانپ کے مغز یعنی سر کو نوچ کر کوئی کوا کھالے اور اس کے کھانے کے تین دن بعد اس کوا کو پکڑ لیا جائے اور اُسے ہلاک کر کے اس کی چونچ کے اوپر کے حصے کو اس کے سر اور منہ سے علیحدہ کر کے محفوظ رکھ لیا جائے۔ تو کہا گیا ہے کہا گر کسی انسان کو سانپ ڈس لے اور وہ چاہے کتنے ہی زیادہ زہریلا قسم کا سانپ کیوں نہ ہو تو جہاں تک سانپ نے ڈسا ہو تو بجائے کسی نشتر کے ڈسے ہوئے مقام کو اس کی چونچ کی ہڈی سے گہرا نوچ کر ایک اچھا خاصا زخم کر دیں اور خوب خون کو بہنے دیں مگر یاد رہے کہ سانپ کے ڈستے ہی مقام مذکور کو اوپر سے کسی رسی یا کپڑا سے خوب کس کر باندھ دیں تا کہ زہر اوپر کو نہ جانے پائے تو سانپ کی زہر کا اثر انسان پر بالکل ہی نہ ہوگا۔ چونکہ یہ چونچ کی ہڈی زہر سانپ کا تریاق ہے۔



کوا نشتر کے ذریعہ کوڑھ کا علاج!



اگر کوئی کوا مردہ چھپکلی کو کھا جائے اور اُسے اُس چھپکلی کو کھائے تین دن گذر چکے ہوں تو ایسے کوا کو پکڑ لیں اُسے ہلاک کر کے صرف اس کے گردن کے اوپر کے حصے یعنی سر۔ چونچ اور منہ کو نعش سے علیحدہ کر کے خشک کروالیں اور جب وہ اچھی طرح سے بالکل خشک ہو جائے تو اُسے کیکر کے لال بے دھواں انگاروں پر جلا کر بالکل سوختہ کر ڈالیں کہ اس کے سر کی ہڈیاں بالکل خستہ ہو جائیں۔ جب یہ بالکل خستہ ہو جائے تو اُسے ایک کھرل میں ڈال کر سرمہ سا پیس لیں اور اس میں ایک چھٹانک شہد ملا کر اسے اچھی طرح سے کھرل کر لیں اور لیپ مرہم سی بنا ڈالیں۔

ہاں کہیں کوئی کوڑھ کا مریض ملے تو اس مرہم یعنی لیپ کو اس کے کوڑھ پر لیپ کر دیں بھگوان کے فضل سے مریض کوڑھ نہایت ہی جلد شفایاب ہو کر دعا گو ہوگا۔



کوّا تنتر کے ذریعہ لاگا کا بے نظیر علاج



گھوڑے اور گدھے کی پیٹھ پر اکثر زخم ہو جایا کرتا ہے جس سے گھوڑا یا گدھا بہت ہی تکلیف میں ہوتا ہے مالک ہزار علاج کرتا ہے۔ زخم اچھا نہیں ہوتا لاچار مالک رحم کھا کر لادنا یا سواری کرنا بند کر دیتا ہے جب وہ زخم ننگا ہوتا ہے تو کوے اس کے زخم کو نوچ نوچ کر لہولہان کر دیتے ہیں اور اتنا بڑھا دیتے ہیں کہ وہ جانور زندہ درگور ہوتا ہے ایسے زخموں کا اکسیر علاج اس کے نوچنے والا اور تنگ کرنے والا کوا خود ہی ہوتا ہے۔

جو کوے ایسے جانوروں کو نوچتے ہوں اُن میں سے کسی ایک کوے کو پکڑ کر اس کے پر نوچ لیں اور اس کے پروں کو جلا کر اس کی راکھ اس جانور کے زخم پر چھڑک دیں۔ دن میں دو بار صبح وشام ایسا کریں کتنے سے کتنا ہی بڑا زخم کیوں نہ ہو ہفتہ عشرہ میں مندمل ہو جائے گا۔ اور پیٹھ بالکل صاف ہو جائے گی۔



کوّا تنتر کے ذریعہ گمشدہ بچہ کا مل جانا



اگر کسی صاحب کا بچہ گم ہو جائے یا ازراہ دشمنی کوئی اٹھا لے جائے یا سمجھدار بچہ یا انسان بوجہ نادانی یا ناراضگی گھر سے بھاگ جائے اور پتہ لگائے اس کا کوئی پتہ نہ ملے تو ایسے شخص کو چاہیے کہ کسی ایسے کوے کا خاص خیال رکھے جو عموماً رات اپنے گھونسلے سے بھٹکتا ہوتا ہے اور بلاتحاشہ ہوا میں بھٹکتا ہوا اِدھر سے اُدھر اڑتا پھرتا ہوتا ہے اور اسے اپنے مسکن پر پہنچنے کی جستجو ہوتی ہے۔ جب کوئی اس قسم کا کوا نظر آئے تو جس طرح بھی بن سکے شخص مذکور اسے گرفت میں لائیے اور اپنے گھر لاکر اس کے آگے پہلے تو کافور اور صندل سفید کے بورا کو جلا کر اس کی دھونی دے اور پھر اسے گائے کے دودھ میں قدرے خالص شہد ملا کر کسی چینی کے برتن میں پینے کے لیے اس کے پنجرے میں رکھ دے اگر اس کوا نے رات بھر میں یا دن نکلنے تک اس دودھ کو پی لیا تو یقین جانئے کہ مراد پوری ہوئی اگر نہ پیا ہو تو دوسرے دن اس کوا کو معمول کا دانہ دنکا ڈال کر پہلی رات کو اسی

طرح اس کے پنجرہ میں شہد ملا دودھ ڈال کر رکھ دے تو یہ کوا اس دودھ کو اس رات پی جائے گا جب وہ پی لے تو دوسری صبح اس کوا کو جہاں سے پکڑا تھا چھوڑ دے جو نہی یہ کوا اپنے مسکن پر پہنچے گا تو آپ کے گمشدہ عزیز کی خبر ملے گی۔ تھوڑے وقت میں وہ گم شدہ یا تو خود بخود گھر میں پہنچ جائے گا۔ یا آپ کو خود وہاں جا کر اسے لانا ہوگا نہ ہی گم شدہ کو واپس آنے میں کوئی انکار ہوگا نہ ہی اگر وہ کسی کے قبضہ میں ہے واپس کرنے میں اصرار ہوگا۔



کوا اسنتر کے ذریعہ اچھی نسل کا جانور ہونا



اکثر پالتو جانوروں مثلاً گھوڑی گدھی گائے بھینس وغیرہ سے اچھی نسل کا تومند بچہ حاصل کرنے کے لئے ہر شخص کی کوشش ہوتی ہے کہ اپنے اچھی نسل سے ملاپ کرکے جفت کرے اور کہا جاتا ہے کہ اس طرح سے جانوروں سے اچھی نسل کے بچے حاصل کئے جاتے ہیں۔ مگر راز دانوں نے ایک نئے اسرار کا انکشاف کیا ہے کہتے ہیں کہ جب کوئی جانور جفت ہو رہا ہے اور اس کوا اس کی جفتی کو دیکھ رہا ہے تو اس جفتی کے نتیجہ میں جو بھی بچہ پیدا ہوتا ہے وہ نہایت ہی خوبصورت وجیح اور شکیل ہوتا ہے۔

لہٰذا مطلب یہ ہے کہ اگر اس جفتی کو مادہ کوا دیکھ رہا ہے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ مادہ ہوگا اور اگر نر کوا دیکھ رہا ہے تو جو بچہ پیدا ہوگا وہ نر ہوگا۔ مگر چاہے مادہ بچہ پیدا ہو یا نر دونوں دراز عمر اور نہایت ہی خوبصورت ہوں گے۔

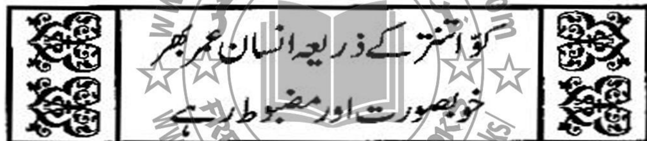


کوا اسنتر کے ذریعہ میاں بیوی میں محبت رہنا



ہر شخص چاہتا ہے کہ اس کی اپنی گھر والی سے بے حد محبت ہو اور اس کے بدلے میں اس کی جیون ساتھی میں بھی بیحد محبت ہو اور اس کی عزت کرے تاکہ گھر میں ہنسی خوشی قائم رہ کر گھر کی شان بڑھے اور زندگی نہایت ہی امن اور خوشحالی سے بسر ہو اس کے لیے کہا گیا ہے کہ اگر مرد نر کوا کو پکڑ کر اس کی پیٹھ کے پر نوچ لے اور ان کو گوگل اور کافور کی دھونی دے کر ان کو سلگتے ہوئے کوئلوں پر خاکستر

بنالے اور پھر اُن کو کھرل میں پیس کر نہایت ہی خستہ اور ملائم سفوف بنا ڈالے اور پھر دوبارہ اس میں گل گلاب بہاری کے پانی نکال کر اس میں تین دن تک کھرل کرے اور جب یہ ملیدہ سا سفوف ہو جائے تو بروز اتوار کے روز غسل کرنے کے بعد بطور تلک کے اپنے ماتھے پر لگایا کرے تو اس کی گھر والی اس کی بڑی عزت کرے گی اور اُسے ہر وقت نہایت ہی پریم بھری نگاہوں سے دیکھے گی اور اسی طرح عورت بھی اگر مادہ کوا کو پکڑے اور اس کے دم کے نیچے کے پر نوچ لے اس کو بورہ صندل سفید اور حرمل کی دھونی دے کر گل ہوئے کوئلوں پر خاکستر بنائے اور پھر دوبارہ گل موتیا کے پانی سے تین دن تک کھرل کر کے نہایت ملائم اور باریک سفوف بنائے اور اس سے ہر جمعہ کے روز غسل لے کر اپنے ماتھے پر بطور تلک کے استعمال کیا کرے تو اس کا پتی اُسے ہر وقت ہی نہایت پریم بھری نگاہوں سے دیکھے گا اور اسی کی بے حد عزت کرے گا اور اس کے ہر قسم کے ناز و عشوہ کو برداشت کرے گا۔ اس طرح دونوں کا جیون عمر بھر نہایت ہی خوشی شادمانی اور خوشحالی سے بسر ہوگا۔



کوا منتر کے ذریعہ انسان عمر بھر خوبصورت اور مضبوط رہے

عام طور پر انسان چاہے مرد ہو یا عورت پینتیس یا چالیس سال کی عمر کے بعد اکثر ڈھلنا شروع ہو جاتا ہے اور جسم ڈھیلا ہوتا جاتا ہے چہرے پر جھریاں پڑ جاتی ہیں اور اعضاء بولنے لگتے ہیں اور جوں جوں عمر بڑھتی جاتی ہے وضع قطع میں فرق پڑنے لگ جاتا ہے۔ بال سفید ہو جاتے ہیں۔ تکان ہوتی ہے اور اعضاء رئیسہ کمزور ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ کمر جھک جاتی ہے اور جسم بجائے سڈول کے بیڈول ہو جاتا ہے۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ۔

ضعف جسم و طاقتی و اعضاء شکنی
ایک گھٹنے سے جوانی کے گھٹا سیاہ
میر کی قدرت خالق کی بتوں میں سودا
مشت بھر خاک میں جلوے ہیں عیاں کیا کیا

اس لئے میں یہاں ایک ایسا سر بستہ راز کھولتا ہوں کہ جس کے عمل سے انسان جب تک جئے نہایت ہی صحت مند خوبصورت سڈول مضبوط جسم رہے۔

ایک کوا کو اماوس کی رات کو قریباً بارہ بجے اس کے گھونسلے سے پکڑیں اور اپنے مسکن پر لا کر اُسے کسی آہنی پنجرے میں بند کر دیں اور رات کو سو جائیں۔ دن کو اٹھ کر روزانہ اسے پہلے نہلا کر اور اس کے جسم اور پنجرہ کو صاف اور خشک کر کے ایک تولہ دوغ شیریں جس میں قدرے شہد اور عرق گلاب ملا ہو کھلا دیں اور اس کے بعد سارا دن جو بھی مناسب غذا ہو دیں۔ اس طرح سے سات یوم برابر صبح غسل کے بعد دوغ شیریں مذکور دیتے رہے ساتویں روز کی رات کو اُسے ایک بند کمرے میں پنجرے سے نکال لیں اور زمین پر بیٹھ کر اُسے کھلا چھوڑ دیں اور کمرہ مذکور میں اگربتی جلا کر نصف گھنٹے کے لئے اپنے معبود کا جاپ کریں اس کے بعد اسے کمرے سے باہر رات ہی رات کسی اکیلی آبادی سے دور جگہ پر لے جائے اور اس کی پشت کے کچھ بال نوچ لے اور کوا مذکور کو آزاد کر دیں اور ان بالوں کو گھر میں لا کر ان کو سندور میں لت پت کر کے کسی سنہار سے چاندی میں مڑھا لیں۔ اور اُسے اپنی گردن میں یا اپنے بازو پر باندھ لیں بازو داہنا ہونا چاہیے۔ جب تک یہ تنتر اس کے گلے یا بازو میں رہے گا کوئی وجہ نہیں کہ آپ اس وقت تک کبھی بھی اعضاء کے طور یا جسمانی طور کمزور ہوں بلکہ آپ دائمی طور صحیح تشکیل اور مضبوط رہیں گے اور جسمانی کمزوری کبھی نہ ہوگی۔



کوا تنتر کے استخوان کے ذریعہ راز معلوم کرنا



اگر کوا کی کوئی ہڈی یعنی جسم کے کسی حصہ کی کوئی ہڈی بالکل شدھ اور صاف شدہ کسی انسان کے پاس ہو اور خاص طور پر دائیں جانب کی ہو اور جو شخص کسی ایسے شخص کے پاس جا کر بیٹھے کہ جس کے سینے میں کوئی خفیہ راز ہوں تو اس ہڈی کا اثر اس شخص پر یہ ہوگا کہ جوں جوں وقت گذرتا جائے گا اس ہڈی کا اثر اس شخص پر پڑے گا تو وہ شخص خود بخود سربستہ راز کو جو بھی اس کے سینہ میں ہوگا شخص مذکور یعنی جس کے پاس یہ ہڈی ہے کو عیاں کرتا جائے گا۔ اور اپنے سب تمام خفیہ باتیں جو کہ اس نے بطور راز کے اپنے ہاں چھپا کر رکھی ہوئی ہیں دوسرے شخص پر ظاہر کرتا جائے گا۔ چاہے وہ راز کس قدر قیمتی ہوں اور ان میں اسے کسی قدر بھی کیوں نہ نقصان اٹھانا پڑے اور رسوائی ہو۔



کوّا استر کے ذریعہ بچہ کا دانت بلا تکلیف نکالنا



جب کوئی بچہ چھ ماہ سے بڑا ہونے لگتا ہے اور اس کا رجوع دانت نکالنے کی طرف ہوتا ہے تو بچے کو گوناگوں اقسام کی تکالیف درپیش آتی ہیں کبھی تو بچہ کی آنکھ دکھنے لگتی ہے اور بے چارہ درد سے اس قدر تکلیف اٹھاتا ہے کہ دن بھر اُسے چین ہوتا ہے نہ راتوں نیند ہوتی ہے۔ ماں بیچاری ممتا کی ماری بھی اس کے ساتھ بے چین اور بے تاب رہتی ہے۔ اور کبھی بیچارہ گلاب سا پھول بخار میں مبتلا ہو کر پریشان اور بے قرار رہتا ہے اور کبھی طرح طرح کی اسہال کی تکالیف میں مبتلا ہو کر بے چارہ بچہ لاغر اور کمزور ہوتا چلا جاتا ہے ورنہ اگر اپنے بچے کے والدین ناکندہ تراش ہوں اور کچھ بھی تربیت نہ رکھتے ہوں تو وہ عزیز ان کی غفلت اور ناواقفیت کے باعث جان عزیز سے ہی ہاتھ دھو بیٹھتا ہے۔

یہ ایک آزمودہ امر ہے کہ جب بچہ اس عمر میں پہنچے کہ اس کے دانت نکلنے والے ہوں یا دانت نکال رہا ہو اور دانتوں کی متذکرہ بالا تکالیف میں مبتلا ہو۔ تو آپ ایک کوے کو پکڑیں اگر بچہ نر ہو تو کوا بھی نر ہونا چاہیے۔ اور اگر بچہ مادہ ہو تو کوا بھی مادہ ہونا چاہیے۔ اس کوا کو بچہ کی ماں اپنے دائیں ہاتھ کی انگلی سے زور دے کر پوری طاقت سے شہد اور روغن شیریں کا مرکب زبردستی چونچ کھول کر اشارہ کی انگلی سے چونچ میں ڈالے اور اگر ہو سکے تو اس کے دانتوں پر ملے پانچ دن تک ایسا بچہ کی تمام تکالیف مثلاً اسہال۔ بخار اور آشوب چشم وغیرہ بالکل ہی دور ہو جائیں گی اور بچہ نہایت ہی آسانی سے اپنے دانت نکال دے گا۔ یہ عمل صرف پانچ دن کرنا ہو گا اور دانتوں کے نکالنے کا ایک سال کا زمانہ نہایت کا خوش اسلوبی سے گذر جائے گا۔ اور دانت جلد نکل آئیں گے۔



کوّا تنتر کے ذریعہ ریس یعنی دوڑ میں جیت پانا



ایکا دشی کے دن کسی وقت بھی ایک نر کوا کو پکڑیں اور اس کوا کو نصف گھنٹہ کے لئے لوبان کی دھونی دیں اور بطور غذا اُسے انگور شیریں کا رس اور دوغ شیریں ملا کر کھلا دیں اور بعد میں آہو یعنی ہرن کی پیٹھ پر اس طرح بٹھا کر باندھ دیں جیسے کہ یہ ہرن کی سواری کر رہا ہے ہرن مذکور کو تھوڑی دیر کے لیے جنگل میں چھوڑ دیں اور ایسی حرکت کریں کہ جس سے آہو مذکور چوکنا ہو کر خوب دوڑتا اور بھاگنا شروع کرے۔ پندرہ بیس منٹ تک ہرن مذکور خوب دوڑتا اور چوکڑیاں بھرتا رہے۔ اس کے بعد ہرن مذکور کو پکڑ کر کوا کو اس کی پیٹھ سے کھول لیں۔ اور اُسے گھر پر لے آئیں۔ رات بھر کوا کو ایک آہنی تاروں کے پنجرہ میں مقید رکھیں۔ صبح پھر اس کوا کو بطور غذا کے انگور کے اس دوغ شیریں میں ملا کر کھلا دیں۔

تین یوم تک کوا کو ایک بار صبح یہی غذا کھلاتے رہیں اس کے بعد پھر ایک بار اُسے لوبان کی دھونی دے کر پھر پنجرہ میں بند کر دیں پھر اُسے عین دوپہر کے وقت جبکہ سورج آسمان میں درمیان پر ہو ذبح کریں۔ اور اس کے داہنے پنجہ کو کاٹ لیں۔ اس کی نعش کو دفن کر دیں۔ اور اس پنجہ کو محفوظ کریں اور سایہ میں خشک کریں جب یہ پنجہ بالکل خشک ہو جائے تو اس پنجہ کو معہ تھوڑے سے اس آہو کے ناخن کے جس پر اُسے سوار کیا گیا تھا اور آہو کو دوڑایا گیا تھا کسی سنار سے چاندی اور سکہ مرکب میں مڑھا لیں اور اُسے اپنی دائیں ران کے گرد باندھ لیں اور دوڑ کے مقابلہ میں شامل ہو جائیں۔ یقیناً کامرانی حاصل ہوگی۔ اور اگر اسی مڑے ہوئے ناخن اور پنجہ کو گلے میں ڈال کر کوئی گھوڑا سوار گھوڑ دوڑ کے مقابلہ میں آئے تو یقیناً درجہ اول کا انعام حاصل کرے گا اور دوڑ میں اول آئے گا۔



کوّا منتر کے ذریعہ دن کو تارے دکھائی دیں

اگر ایک کوّا کی آنکھ کا ڈھیلہ نکال کر اسے خشک کر لیا جائے اور اس میں مساوی وزن کافور نوشادر قلمی اور شہد پیس کر بطور سرمہ اس مرہم کو آنکھ میں لگا دیا جائے۔ اور چار گھنٹہ برابر اس مرہم کو آنکھ میں سو کر رہنے دیا جائے۔ یعنی کہ اس مرہم کو چاول بھر آنکھ میں لگا کر ایک انسان سو جائے اور چار گھنٹہ برابر سوتا رہے تو پھر جب آنکھ کھلے گی تو آنکھ کی روشنی عارضی طور پر اس قدر بڑھ جائے گی کہ دن کو آسمان پر تارے دکھائی دیں گے اور دن کے وقت دس دس میل کی دوری چیزیں ایسی دکھائی دیں گی جیسی کہ ایک شخص ان اشیاء کو قریباً سو دو سو قدم سے دیکھ رہا ہو۔ اور رات کو بھی اگر یہی عمل کیا جائے تو عارضی طور پر دو گھنٹہ کے لئے آنکھ کی روشنی اور بڑھ جائے گی کہ اندھیرے میں دو تین میل کی چیز بخوبی دکھائی دے گی۔





کوّا منتر کے ذریعہ عینک لگانے کی عادت چھوٹ جائے

چالیس بوند تیزاب گندھک میں ایک پاؤ بھر تازہ پانی ڈال کر ایک چینی کے برتن میں رکھیں اور اس میں تین ماشہ نوشادر قلمی ڈال دیں یہ دونوں ایک ماہ تک کسی سایہ دار جگہ میں ڈھکے ہوئے پڑے رہیں تاکہ اس میں گرد و غبار نہ پڑ سکے اور یہ بالکل تر رہیں۔ پھر اس میں کوّا کی پیٹھ کا ایک پر ڈال دیں وہ بھی اس میں قریباً ایک ماہ رہے گا اس کے بعد اس پر کو نکال لیں اور اسے سایہ میں خشک کریں۔ روزانہ رات کو سوتے بار اس پر کے بالوں کو دونوں آنکھوں میں بطور سلائی کے پھیر دیں۔ اور ایک ماہ برابر لگاتار اس سلائی کو آنکھ میں پھیرتے رہے۔ روز بروز نگاہ تیز ہوتی جائے گی اور ایک ماہ بعد قریب نظری اور بعید نظری کا مرض دفع ہو جائے گا۔



کوّا تنتر کے ذریعہ بدنما داغ یا تل کا ہٹ جانا



اگر کسی صاحب کے کسی جائے مخصوص پر کوئی بدنما داغ یا تل برنگ سیاہ ہو تو چہرہ ایسے بدنما داغ یا تل سے بوجہ بدصورت ہو رہا ہو۔ تو شخص مذکور کو چاہیے کہ کسی کوا کی بیٹ یعنی فضلہ کو سرکہ انگوری میں ملا کر ایک لیپ یا مرہم سی بنالے۔ اُسے ایک بار روزانہ اس تل یا داغ پر ایک ماہ تک لگائیں۔

بھگوان کے فضل سے وہ تل غائب ہو جائے گا اور اگر سیاہ داغ ہو گا تو بالکل درست ہو کر جلد والی رنگ میں آ کر یکساں ہو جائے گی اور یک رنگ ہو گی۔ اور اگر اسی طرح داغ سیاہ رنگ کے بجائے سرخ رنگ کا ہو تو بیٹ کوا کو سرکہ انگوری کی بجائے شراب میں گھس کر لگا دیں تو ایک ماہ کے استعمال سے ہر قسم کا سرخ داغ چاہے کتنا بڑا کیوں نہ ہو صاف ہو کر جلد یک رنگ ہو جائے گی۔



کوّا تنتر کے ذریعہ فتح پاؤں چومے



اگر کسی کٹھن سے کٹھن کام میں فتح حاصل کرنا چاہتے ہو تو داناؤں نے کہا ہے کہ سیاہ رنگ کے جانداروں کی دعا حاصل کرو۔ اس طرح کوا کا جال سے چھڑا دینا یا شکاری سے نجات دلا پایا اُسے دانا ڈالنا کامیابی کی نشانی ہے۔

اگر روٹی ہاتھ میں لے کر ایسے کسی کٹھن منزل کو طے کرتے یا کسی مقدمہ میں فتح حاصل کرتے کے لئے جاتے وقت اپنے سر سے اوپر کوؤں کو ڈالتا ہوا انسان چلا جائے اور واقعی کوے اُسے کھانا بھی شروع کر دیں بلکہ کوؤں کا ایک جھرمٹ پیچھے ہو جائے تو سمجھو کہ جس کٹھن منزل کو طے کرنے کے لئے انسان چلا ہے تو وہ کام فوراً کامیابی سے سرانجام ہو گا اور اگر کسی سخت سے سخت مقدمہ کی پیشی کے لئے چلا ہے تو اس مقدمہ میں نصرت اور فتح اس کے پاؤں چومے گی آزمودہ اور مجرب ہے۔



کوّا منتر کے ذریعہ نیند سے بیدار نہ ہو

اگر آپ چاہتے ہیں کہ کوئی انسان سخت سے سخت آواز اور معمولی سے اصرار سے نیند سے بیدار نہ ہو اور اسی طرح کوئی جانور بھی دو تین گھنٹہ تک سوتا رہے تو آپ ایک کوّا کو لے کر آئیں اور اس سے ایک ماشہ کافور شہد خالص و آرد گندم گوندھ کر کھلا دیں اور اس طرح کی بنی ہوئی کافور اور آٹا کے کھلانے کے کچھ دنوں کے بعد جو بیٹ یا فضلہ وہ کوّا کرے اُسے محفوظ کر لیں۔ اور اس بیٹ یعنی فضلہ کو سایہ میں خشک کر لیں۔ جہاں کوئی شخص یا جانور اپنی حقیقی نیند میں ہو وہاں اس کو یعنی بیٹ کو جلا دیں۔ اور اسے سات منٹ تک جلتے رہنے دیں تو شخص مذکور کو جب اس کی دھونی پہنچے گی یعنی کہ اس کا دھواں جب شخص مذکور کے دماغ پر پہنچے گا اور اگر وہ جانور ہو گا تو ایک دن اور اگر انسان ہو گا تو چار گھنٹہ تک برابر نیند میں پڑا رہے گا۔ اور کسی آواز یا اصرار سے جگانے پر بھی نہ جاگے گا۔





کوّا منتر سے ذریعہ بارش کا بند کرنا

بارش ایک خدائی رحمت ہے جس سے قدرت خلق کے لئے عجیب و غریب نعمتیں پیدا کرتی ہے جن سے کہ انسان اور دیگر جانوروں کی افزائش پرورش اور نشو و نما کرتی ہے۔ یہ آب حیات آسمانی خلد کی آبی رطوبات کو ٹھنڈک پہنچنے پر برست ہے مگر جیسا کہ انگریزی میں محاورہ ہے کہ ہر چیز کی زیادتی نقصان دہ ہے اسی طرح اس آب باراں کی زیادتی صرف نقصان دہ ہی نہیں بلکہ تباہ کن بھی ہے۔

جب یہ اپنی کثرت پر اتر آتی ہے تو ایک قسم کا قہر نازل کر دیتی ہے شہر اور گاؤں زیر آب ہو جاتے ہیں۔ جان و مال کی تباہی ہو جاتی ہے فصل تباہ ہو جاتی ہے سلسلہ آمد و رفت بند ہو جاتا ہے۔ گرانی پھیلتی ہے لوگ بھوکوں مرتے ہیں خرید و فروخت بند ہو جاتی ہے۔ روزگار بند ہو جاتے ہیں۔ غریبوں کے لئے تو بس آفت بپا ہو جاتی ہے۔

ایسے وقت میں بارش کا بند کرنا ایک ضروری امر ہے اگر بند ہو جائے تو معجزہ ہے گو کہ قدرت کے کسی فعل میں انسان کو کوئی دخل نہیں مگر تنتر و دیا کو بھی ماہرین قدرت نے ہی جانا کہتے ہیں کہ اگر کسی نخلستان کے درخت پر کوا کے گھونسلے سے جمعرات کی نیم شب کو کسی کوا کو پکڑا جائے اور اسے جمعہ کی صبح سے تین دن تک ایسے نخود بریاں یا آرد نخود بریاں پر غذا دی جائے جسکہ خون بھیڑ سے بھگو کر اور خشک کرکے بریاں کیا گیا ہو اور اس کوا کو تین دن تک تسکین پیاس کے لئے بھی ایسا پانی دیا جائے جس میں کہ دو چار بوند خون بھیڑ کی آمیزش ہو اور چوتھے دن اس کوا کے تین چار اوپر کے لمبے پر نکال کر اس کوا کو چھوڑ دیا جائے پھر کسی ایک شب دیجور کی نیم شب کے وقت ایک مٹی کے لوٹا میں کچھ ببول کی لکڑی کے سرخ انگارے ڈال کر اس پر لوبان حرمل اور گوگل ڈال کر اس کے اوپر ایک لوٹا میں پر ڈال کر انگاروں والے لوٹا پر اوندھا کر دیا جائے تاکہ مذکور بالا سوگندھت اشیاء کی دھونی قریب ایک گھنٹہ ان پروں کو لگتی رہے۔

اس کے بعد وہ پر محفوظ رکھ لئے جائیں اور جب کبھی بارش کی ناموافق اور تباہ کن شدت ہو تو ان پروں میں سے ایک ایک پر لے کر اور اسے سرخ رنگ کے سوتی کپڑے میں لپیٹ کر ایک پر پچھم کی طرف دوسرا پورب کی طرف تیسرا دکن کی طرف چوتھا اتر کی طرف زمین میں دو فٹ گہرا گڑھا نکال کر دبا دیئے جائیں تو پندرہ بیس منٹ کے بعد جب کہ بارش کی معمولی سی بوند بھی اس مٹی سے گزر کر پر کے اوپر کے کپڑے تک پہنچے گی تو بارش فوراً بند ہو جائے گی۔ اور خلق خدا تباہی سے بچ جائے گی۔

کوا تنتر کے نیک و بد شگون

اگر کوئی ایک زیادہ کوے کسی آباد گھر کی دیوار پر یا منڈیر پر زور زور سے بار بار کچھ دیر تک کائیں کائیں کی صدا لگائیں تو سمجھو کہ گھر میں کوئی رشتہ دار یا مہمان آنے والے ہیں اور اگر گھر میں کسی پانی کے برتن پر علی الصبح ایک کوا یا زیادہ کوے نہانے یا پانی اچھالتے نظر آئیں تو سمجھو کہ اس گھر میں دولت کی بارش ہونے والی ہے۔ یعنی کہ اس کے گھر کے رشتہ منقول ہو جانے کا احتمال ہے۔

اگر کسی گھر کی چھت کے اوپر مردہ کوا آ پایا جائے تو سمجھو کہ اس گھر کا ناش ہونے والا ہے یا دولت ناش ہو جائے گی۔ یا یہ گھر ماتم کدہ بن جائے گا۔ اگر کوا کسی جوان مرد کا ماتھا چھو لے تو

سمجھو کے بد بختی کی نشانی ہے۔ اور کوئی سخت بیماری آ... ہی ہے۔ اگر کوا پاؤں پر آ کر گر پڑے تو سمجھو یا تو کوئی دشمن ناش ہونے کو ہے یا شکست کھا کر زیر ہونے کو ہے۔

اگر کبھی کسی مرد کے کوا کسی رہگذر میں کندھے پر آ کر بیٹ جائے تو سمجھو کہ دشمن غالب آنے والا ہے اور نصیبوں میں شکست لکھی ہے۔ اگر کوا ہاتھ سے چیز کھونے کے لئے جھپٹے اور کامیاب ہو جائے اگر شخص مذکور اہل مقدمہ ہے تو مقدمہ میں ہار ہو جائے گی۔ اگر چیز کے کھونے میں کوا کامیاب نہ ہو تو سمجھو مقدمہ میں فتح لازمی ہے۔

اگر کسی سہاگن عورت کے کوا سر ماتھے یا کندھے کو چھوئے تو سمجھو کہ اس کا لڑکا یا شوہر جدا ہونے کو ہے۔

اگر کسی باکرہ لڑکی کے سر کندھے یا ماتھے کو چھوئے تو اس کنیا کا بہت جلد بیاہ ہو جائے گا۔ مگر وہ بیاہتا ہو کر اپنے پتی سے اچھی زندگی نباہ نہ سکے گی۔ وہ اس کا شوہر بلند بخت بھی نہ ہو گا۔

اگر کسی بند گھر میں کوؤں نے بسیرا کر لیا ہے اور وہاں روزانہ کائیں کائیں کرتے ہیں۔ فضلہ اور پر بکھیرتے ہیں تو اس گھر کے مالک تباہ ہونے والے ہیں اور یہ گھر بھی کھنڈر ہو جائے گا۔

اگر کسی آباد گھر پر کوے روزانہ آ کر کلیلیں کرتے ہیں اور دانہ دنکا لاتے ہیں تو لازمی ہے کہ اس گھر میں اچھے اچھے رشتے ہونے والے ہیں اور اس گھر کے مالک دھنوان ہو جائیں گے۔

اگر کوئی کوا زبردستی کھانے کی ڈلی میں جھپٹا ہے اور اس کی چونچ ڈبی میں لگ جاتی ہے تو اس کا روزگار بند ہونے والا ہے اسے گھر کے روپے یا سرمائے کو کھانا پڑے گا۔

اگر کوئی کوا گھر میں پڑے تیل کے برتن کو چونچ مارتا ہے یا تیل پی جاتا ہے تو سمجھو کہ اس گھر کی تکالیف کا خاتمہ ہو چکا ہے اور اگر کی تمام بیماریاں دور ہو جائیں گی۔ گھر والوں کی صحت اچھی ہو گی اور بڑے ... خاص طور پر سینچر دیو مائل ہو جائیں گے۔

اگر کوئی کوا گھر سے سونے چاندی کا زیور اٹھا کر اڑ جاتا ہے تو سمجھو کہ دولت کا ناش ہونے والا ہے۔

ماسوائے رات کے کوا کو مادہ سے جفت ہوئے دیکھا مہلک بیماری میں مبتلا ہونے کی علامت ہے۔

اگر کوئی کوا شہر سے میلا اور غلیظ لتہ لے کر اڑ جائے تو سمجھو کے راج دربار اور شہر میں عزت بڑھنے والی ہے اور اگر ریشمی کپڑا لے تو سمجھو راجہ دربار میں شان نہ رہے گی۔ اور اگر کوئی سفید کپڑا لے اڑے تو برادری میں بے عزتی کا نشان ہے۔

اگر سورج نکلنے سے پہلے راہ گذر تے سہواً اچانک کوے کے پر پر پاؤں آجائے تو سمجھو کہ کوئی بڑا عہدہ ملنے والا ہے یا ملازمت اور کاروبار میں بہت ترقی ہونے والی ہے۔

اگر کوے کے منہ سے اڑتے ہوئی کوئی سفید یا زرد رنگ کی مٹھائی گر کر آپ کے جسم پر آپڑے یا پاؤں پر آپڑے تو سمجھو کہ نہایت خوبصورت اور نہایت ہی نیک خصلت عورت ملنے والی ہے۔

کوا کے خواب میں دکھائی دینے کی تعبیریں

ہر انسان کو اکثر خواب میں کچھ دکھائی دیا کرتا ہے اور ان خوابوں میں مختلف قسم کے نظائر پیش آتے ہیں۔ ان ہر قسم کے نظاروں کی مختلف تعبیریں ہوتی ہیں۔ اس طرح سے مختلف خوابوں میں کوا کا بھی مختلف حالتوں میں نظر آجانا ممکنات میں سے ہے۔

لہٰذا اس باب میں چند صورتیں کوا کی دکھائی جاتی ہیں جن میں کہ خواب میں نظر آئے۔ ہر صورت کی علیحدہ تعبیر ہوتی ہے۔

اگر خواب میں کوئی کوا الخیر کی تعلق خواب میں اڑتا ہوا مشرق کی جانب سے مغرب کی جانب دکھائی دے تو سمجھو کو بیمار کی بیماری دور ہونے والی ہے اور اگر غریب یہ خواب دیکھے تو اس کی غریبی رفع ہونے والی ہے۔ نیز اگر کوئی بیوپاری ایسا خواب دیکھے تو اُسے بیوپار میں نفع عظیم ہونے کی توقع ہے اور اگر کوئی بدچلن اور عیاش اس طرح کوا کو خواب میں دیکھے تو یقین سمجھئے کہ اس کا چلن درست ہو کر وہ بہت ہی شہرت حاصل کرنے والا ہے اور تھوڑے عرصہ میں نہایت ہی نیک نام ہو جائے گا۔

اگر کسی شخص کو اپنے گھونسلہ سے سر نکال کر معہ اپنے بچوں کے کوا خواب میں کائیں کائیں کرتا دکھائی دے تو سمجھو کہ اس شخص کو کوئی آفت ناگہانی پیش آنے والی ہے جس میں وہ اپنے عزیز و اقربا سے جدا ہو جائے گا اور امداد کے لئے ہر چہار طرف اس کی نگاہیں ہوں گی اور کس و ناکس کو

امداد کے لئے درخواست کرے گا۔ مگر آخر میں نتیجہ کے طور پر اس آفت سے نجات حاصل کرے گا۔ اور ہر طرح خوش وخرم ہوگا اس کا کوئی نقصان نہ ہوگا۔ صرف چند لمحوں یا دنوں کی پریشانی ہوگی اسی طرح اگر کوئی ایک کوا کو آسمان سے خلا سے زمین پر گرتا ہوا دیکھتے تو سمجھو کہ اگر وہ امیر ہے تو اس کی دولت مختلف وجوہ میں سے کسی ایک کی بناء پر ضائع ہو جائے گی اور شخص مذکور بالکل ہی نادار ہو کر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ اور کوئی بھکاری ایسی حالت میں کوا کو گرتا دیکھے تو برخلاف اس کے اس کا بخت بلند ہوگا۔ اور اس کی غربت ختم ہو جائے گی اور وہ تنومند ہو کر ایک نئی صورت بدلے گا جسمانی طور پر ایک اچھا صحت مند ہو کر وجیہ وشکیل انسان بن جائے گا اور اس کی دولت میں بھی فراوانی ہو کر وہ خوشحال ہو جائے گا۔

اگر کوئی اندھا خواب میں کوا کو اڑتا ہوا دیکھے تو یقین واثق ہے کہ اس کی بینائی واپس ہو آئے گی۔ اور وہ بالکل اچھی طرح دیکھ سکے گا نیز اگر کوئی شخص خواب میں اپنے مسکن کی کسی منڈیر پر کوا کو چلاتے ہوئے دیکھتا ہے تو سمجھو کہ اس کے ہاں کوئی شادی ہونے والی ہے۔ یا کوئی بڑی بھاری مجلس خوشی میں ہونے والی ہے جس میں وہ عزیز واقرباء و متعلقین دولت واحباب کو دل کھول کر مدعو کرے گا اور ایک عدیم المثال اور شاندار مجلس یا شادی رچائے گا۔

اسی طرح اگر کوئی صاحب خواب میں کسی مجلس یا خوشی کے اجتماع میں کوا کو بار بار بولتے ہوئے سنتا ہے تو سمجھو کہ جس قسم کی خوشی میں وہ پہلی پارٹی یا مجلس کر رہا ہے اسی قسم کی دوسری خوشی اس کے ہاں ہونے والی ہے اور اسی طرح ہی اسے دوسری بار مجلس دعوت یا پارٹی کرنی ہوگی اور یہ دوسری پارٹی ہوگی جو پہلی پارٹی سے کہیں بڑھ چڑھ کر اور زیادہ شاندار ہوگی بلکہ اس میں رقص وسرور بھی ساتھ شامل ہوگا۔ اگر کوئی شخص خواب میں دانہ دنکا کھاتے اور کھیتوں میں اڑ اڑ کر چگتا ہوا دیکھتا ہے تو اسے اپنی روزی کے لیے سرگرداں ہو کر ادھر ادھر گھومنا پڑے گا اور شاید کہ اسے اپنی روزی کمانے کے لیے سفر بھی کرنا پڑے گا۔

اگر کوئی شخص کوا کو خواب میں دکن سے پچھم کی طرف اڑتا ہوا دیکھتا ہے تو ممکن ہے کہ اس کی اپنے گھر والوں سے ان بن ہو جائے گی اور اسے اس ان بن میں گھر چھوڑنا پڑ جائے اور اسے سفر پیش آئے یہ ضرور ہے کہ اسے آخر میں راحت ملے گی اور انجام کار وہ ایک بہت بھاری امیر ہو کر اپنی زندگی نہایت ہی خوش حالی اور شادمانی بسر کرے گا۔

اگر کوئی بشر کوا کو خواب میں دوغ یعنی دہی کو کھاتے دیکھ پاتا ہے تو سمجھو کہ اس کے ہمہ قسم کے دکھ درد دور ہو جاتے ہیں اگر وہ بیمار ہے تو صحت حاصل کرے گا۔ اگر غریب ہے تو امیر ہو جائے گا اگر کوئی مقدمہ چل رہا ہے تو اس میں کامیاب ہوگا۔ اگر کوئی امتحان ہے تو کامیاب ہوگا اور اگر ملازمت کا طالب ہے تو فوراً ہی ملازم ہو جائے گا اور اگر سابق ملازم ہے تو اسے اپنی ملازمت میں جلد ہی ایک بہت بڑی ترقی کی توقع رکھنی چاہیے غرضیکہ یہ ایک نہایت ہی نیک شگون ہے۔

اگر کوئی شخص رات کے دو بجے کے بعد اور صبح چار بجے کے اندر کوا کا خواب دیکھتا ہے تو اُسے لازمی طور پر ترقی کی راہ پر گامزن ہونا ہے گو کہ اُسے اس کے لئے قدرے تدارک اور محنت تو ضرور کرنی ہوگی کہ خود بخود ہی کچھ ایسے اسباب پیدا ہوں گے کہ وہ اس راہ پر چلے گا اور طبیعت مجبوراً اس سے وہی کام کرائے گی۔ اور انجام میں وہ نہایت اچھی طرح سے سب کام انجام دے کر ایک نہایت ہی فارغ البال خوشحال اور نیک بخت و بلند بخت ہو جائے گا۔ عزیز و اقارب میں اس کی بہت عزت ہوگی اور اپنے شہر میں اس کی بہت ہی بڑی عزت ہوگی لوگ ہر قسم کے مشورے کے لئے اس کے طالب ہوں گے اور اس سے بغیر کسی کام کو کرنا ایک غلطی تصور ہوگی۔

اگر کوا خواب میں کسی جال میں پھنسا ہوا نظر آئے تو ضرور ہے کہ خواب دیکھنے والا آدمی کسی سخت قسم کے مقدمہ میں پھنسنے والا ہے جس میں کہ اسے بہت ہی تکلیف پیش آئے گی اور اس سے چھٹکارہ حاصل کرنے کے لئے زر کثیر خرچ ہوگا اور اگر کوا کو اس جال سے نجات حاصل کرتے دیکھا گیا تھا تو شخص مذکور کو اس مقدمہ میں کامیابی اور اگر کوا کو شکاری جال سے پکڑ کر لے گیا تھا تو سمجھو کہ شخص مذکور کو بھی انجام مقدمہ میں ہزا ہوگی اور اگر کوا شکاری کے جال سے نکل جاتا ہے تو مذکور کو بہت دیر تک وہ مقدمہ لڑنا پڑے گا۔ مگر یہ درست ہے کہ آخراً اسے اس میں کامیابی ہوگی۔ مگر اس کے لئے اُسے بہت بھاری جد و جہد کرنی ہوگی اور ہمہ قسم کی تکالیف پیش آئیں گی اخراجات اور منت سماجت و پریشانی بھی بہت سخت اٹھانی پڑے گی اور بہت دیر کے بعد اُسے کسی دوست احباب یا کسی خدا ترس آدمی کی طرف سے مدد ملے گی اور اس کے سب حالات درست ہو جائیں گے۔

اگر کوئی شخص خواب میں کوا اپنے بچہ کے لئے دانا دنکا اکٹھا کر کے اپنے گھونسلہ میں بچہ کے منہ میں غذا دیتا ہوا دیکھتا ہے تو سمجھو کہ شخص مذکور عمر بھر اپنے بچوں کی خدمت ہی کرتا رہے گا اور

سارا دن محنت و مشقت کر کے ان کے لئے پرورش کے اسباب بھی پیدا کرتا رہے گا اور اُسے اپنی زندگی میں اپنے لئے پوری غذا دستیاب نہ ہوگی وہ اس قدر ہی پیدا کرے گا کہ جس سے وہ اپنے بچوں کی پرورش بمشکل ہی کر سکے گا اور اپنے لئے اسے قدرے کمی ہی رہے گی مگر اتنا ضرور ہے کہ اس کی زندگی بہت ہی صبر و استقلال کی ہوگی وہ اس پر قانع ہوگا اور بڑی شانتی اور آنند سے زندگی بسر کر کے راہی ملک عدم ہوگا اور اُسے خدا کی جناب میں ہی تحسین ملے گی۔ اور خداوند تعالیٰ کی درگاہ میں وہ بالکل بے باق ہو کر پیش ہوگا۔ کیونکہ اس کی تمام زندگی نہایت ہی پاکیزہ گذری ہوگی اور وہ اپنی زندگی بھر تمام قسم کے گناہوں سے مبرا رہا ہوگا۔

اگر کسی شخص کے سفید کپڑا پر خواب میں کوئی کوا بیٹ کر دے (فضلہ) تو سمجھو کہ اُس شخص پر کوئی ایسا معاملہ بننے والا ہے جس سے کہ اس کی عزت میں فرق عظیم پڑے گا۔ اور اس کی رسوائی ہوگی وہ شہر میں یا برادری میں بہت ہی بدنام ہو کر رہے گا۔

اگر خواب میں کوا زرد اور سرخ یا سفید رنگ کی مٹھائی کھاتا یا اڑا کر لے جاتا دکھائی دیتا ہے تو خواب دیکھنے والوں کو کوئی لاٹری نکلنے والی ہے یا کہیں سے مفت میں دولت ملنے والی ہے یا وہ کسی لاولد کا وارث بننے والا ہے یا اُسے کوئی دفینہ ملنے کا احتمال ہے۔ اور اسی طرح اگر خواب میں کوا کو دودھ پیتا دیکھا جائے تو تعبیر ہے کہ اس شخص کے گھر اولاد نرینہ ہونے والی ہے یا اُس کے گھر میں لڑکے یا پوتے کا بیاہ ہونے والا ہے اور بیاہتا بہو جو آئے گی وہ نہایت ہی شکیل اور خوبصورت ہوگی صرف صورت نہ ہوگی بلکہ سیرت میں بھی بہو بہت ہی افضل ہوگی۔

اگر خواب میں کوا فضلہ کھاتا ہوا دکھائی دے تو سمجھو کہ خواب دیکھنے والا شخص بُری عادت میں پڑنے والا ہے اور وہ ہر قسم کے افعال گناہوں کا مرتکب ہوگا۔ نہایت ہی بدنامی اور ذلت کی زندگی بسر کرے گا۔ اس سے کلام کرنا یا اس کے نزدیک بیٹھنا کوئی بھی پسند نہ کرے گا سب اس سے دور بھاگیں گے اور اس سے سخت ہی نفرت کریں گے۔

اگر خواب میں کوا اپنا زیور اڑا کر لے جاتا نظر آئے تو سمجھو کہ بہت جلد غربت آنے والی ہے یا چوری ہو جانے کی یا کسی دوسری طرح دولت کا نقصان ہوگا۔ اگر کسی غیر شخص کا زیور لے کر کوا اڑا ہے تو خواب دیکھنے والے کو کہیں مال غنیمت ملنے والا ہے یہ ایک مالا مال ہونے کی علامت ہے۔ اس طرح جو دولت آئے گی وہ کمائی کی تعریف میں نہ آئے گی وہ ہر طرح سے مال مفت دل بے رحم کے مقولہ کی مانند ہوگی۔



اقوال زریں



ہر ایک کوا کے نہیں بلکہ سینکڑوں میں سے کسی ایک کوا کی دم میں سے صرف ایک بال سبز سنہری رنگ کا ہوتا ہے اگر اس بال کو حاصل کر لیا جائے اور سیندور اور کافور کی ڈبیہ میں رکھ کر گھر میں رکھ لیا جائے تو اس گھر میں دولت کی بہت ہی فراوانی ہوتی ہے اور اس گھر کے مالک خوب سرسبز و شاداب ہوتے ہیں صحت بڑھتی ہے اور خوشی اور شادمانی کی گھڑیاں شروع ہو جاتی ہیں۔ اولاد نیک خصلت تعلیم یافتہ ترقی پسند ہوتی ہے اور اچھے اچھے عہدوں پر ممتاز ہو کر ماں باپ کا نام روشن کرتی ہے۔ غرضیکہ اس خاندان کو چار چاند لگ جائیں گے اور شہر میں اس خاندان کی بہت بڑی عزت ہو گی۔

ہر کوا کے نہیں ہزاروں کوؤں میں ایک کوا ایسا ہوتا ہے کہ جس کے دائیں پنجہ کا ایک یا سب ناخن گلابی یا سرخ رنگ کے ہوتے ہیں۔ اگر کوئی ایسا کوا مل جائے تو مقراض یا نشتر سے اس کا ناخن تراش لیں اس ناخن کو سونے میں مڑھا کر اگر دائیں بازو میں باندھ کر کوئی شخص راج دربار میں چلا جائے تو اس کی بڑی عزت ہو گی۔ اگر مقدمہ پیش ہو تو کامیابی ہو گی۔

اگر ملازمت کے لئے جائے تو فوراً ملازمت لگ جائے گی اگر کسی دوسری مہم کے لئے کھڑا ہو تو بہر صورت نہایت ہی کامیاب اور سرخرو ہو گا۔ اور ہر طرح عزت پائے گا۔



کوے کا منحوس شگون!



اگر کوئی شخص مذکر گھر سے نکل کر کسی کام کے لئے جا رہا ہے تو اُسے سب سے پہلے کسی اونچے مقام یعنی درخت آسمانی خلا یا کسی اونچے مکان وغیرہ سے کوئی کوا زمین کی طرف اُترا ہوا نظر پڑے تو سمجھو کہ وہ کام محض شخص مذکور کا راس نہ ہو گا اور اگر اسی حالت میں نیچے آتے ہوئے کوا کے منہ میں کوئی گوشت کا لوتھڑا ہو تو یقین جانیے کہ اُسے ناکامی کے علاوہ اس وقفہ میں یا تو کوئی فساد

دغیرہ درپیش آئے گا یا کوئی دوسرا حادثہ پیش آئے گا جس سے کہ اُسے سخت گھاؤ کا سامنا ہوگا اس میں کہ جریان خون بھی کافی ہوگا جس میں کہ اُسے کافی تکلیف ہوگی جسمانی کمزوری میں زیادتی ہوگی اور مالی نقصان اس کے علاوہ ہوگا۔ لہٰذا اگر کوئی ایسا شگن درپیش آئے تو اس وقت اس طرح کے ارادہ کو چھوڑ کر شخص مذکور کو فوراً بلا تامل گھر واپس لوٹ آنا چاہیے۔ چونکہ اسی میں اس کی بہتری ہے۔ اور اگر ضروری ہی اس کام پر اسی وقت ہی جانا ہو تو شخص مذکور کو چاہیے کہ فوراً کوئی شیریں چیز لے کر اسی کوا کو ڈالے اور اگر وہ کوا اڑ گیا ہو تو دوسرے کوؤں کو ڈال کر اور چند منٹ گھر میں ٹھہر کر اور خود بھی کوئی تھوڑی سی شیریں چیز کھا کر اس کام کو جائے تو پھر ایسے حادثہ یا نقصان کا احتمال نہ رہے گا۔ اور اس کے شگن کا اثر فوراً دور ہو جائے گا۔



کوے کے بد شگون کا نیک شگون میں تبدیل ہو جانا



اگر کوئی کوا کسی بلندی سے نیچے کو اڑتا ہوا آ رہا ہو اور اس کے منہ میں اس وقت کسی ہڈی کا ٹکڑا ہو اور کوئی شخص اس وقت کسی کام کے لئے جا رہا ہو تو وہ کام اس کا اس وقت تو کسی طرح بھی راس نہ ہوگا بلکہ اس کے کام میں کوئی دوسرا شخص بہت ہی سنگ راہ ہوگا اور وہ کام نہایت ضد میں پڑ کر بہت ہی لمبا ہوگا۔ اور آخر میں اس میں بالکل ناکامیابی ہوگی اس لیے شخص مذکور کو چاہیے کہ اگر ایسا شگن درپیش آئے تو فوراً واپس ہو آئے اور پھر کسی دوسرے وقت پر اس کام کو چھوڑ دے اور اگر وہ کام اس وقت کرنا لازمی ہو تو شخص مذکور کو چاہیے کہ چند ٹکڑے گندم کی روٹی کے لے کر اور ان پر قدرے چینی لگا کر اسی کوے کو یا اگر وہ کوا موجود نہ ہو تو دوسرے کوؤں کو ڈال دے اور خود اس کے بعد تین بار پانی کی کلی کر کے تھوڑا شیریں پانی دودھ شیریں پی کر اس کام کو جائے تو اس شگن کا اثر زائل ہو جائے گا اور وہ کام راس آئے گا۔



کوّے کا نیک شگون



اگر کوئی کوا جنوب سے شمال تک یا شرق سے مغرب کی طرف اڑتا ہوا جا رہا ہو اور اس کے منہ میں یعنی چونچ میں کوئی مٹھائی یا شیریں پھل ہو تو کوئی بھی شخص اس وقت کسی کام کی طرف جا رہا ہو یا راستہ میں ہی اُسے ایسا شگون پیش آ جائے تو یقین جانیے کہ شخص مذکور کا وہ کام بالکل ہی باعزت پورا ہوگا۔ اور اُسے اس کام میں متوقع سے بھی زیادہ کامیابی ہوگی اور اگر اسی طرح کوا مذکور شمال سے جنوب اور مغرب سے مشرق کی طرف اڑتا ہوا ملے اور اس کے منہ میں حسّل سابق کوئی شیریں مٹھائی پھل وغیرہ ہو تو یہ آزمودہ بات ہے کہ وہ کام پھل تو ہوگا مگر توقع سے کچھ کم کامیابی اس میں برایت ہوگی اور اتنی کامیابی کے لئے بھی کچھ قدرے جدو جہد ضرور کرنی پڑے گی۔



کوّا شگون سے کوئی رشتہ یا منگنی ہو جائے



اگر کوئی کوا کسی شیریں پھل دار درخت پر بیٹھا ہوا ور اُس وقت کوئی شخص کسی رشتہ یا منگنی وغیرہ کے کام کے لئے جا رہا ہو چاہے وہ رشتہ لڑکی حاصل کرنے کے لئے ہو یا لڑکا حاصل کرنے کے لئے ہو اور کوا مذکور اس وقت اس درخت پر اس کے آدمی کے گذرنے تک اس درخت پر بیٹھا رہے یا اس آدمی کی سمت اڑتا چلا جائے تو سمجھو کہ شخص مذکور اس کام سے بڑی عزت کے ساتھ بامراد لوٹے گا۔ اور اگر کوا کوا مذکور مخالف سمت کو اڑ جائے تو یہ شگن اچھا نہیں۔ چونکہ اُسے اُس دن تو اس کام سے نامراد واپس ہونا پڑے گا۔ ہاں البتہ وہ سلسلہ منقطع نہیں ہوگا۔ کسی دوسرے وقت اور کوشش سے وہ کام ہو تو سکتا ہے مگر اُس دن ہرگز نہیں پس اگر شخص مذکور کو کچھ ایسا واقعہ پیش آئے تو اُسے فوراً واپس ہو آنا چاہیے اور چند منٹ کے توقف کے بعد اپنے سر کے گرد چند بھونے ہوئے سیاہ نخود یعنی چنے کے دانوں کو تین بار چکر دے کر پرندوں کو ڈال کر پھر اس کام کو جانا چاہیے۔ ایسا کرنے سے مخالف جانب اڑتے ہوئے کوا کا اثر ضائع ہو جائے گا مگر کام حسب معمول ہی ہوگا۔ جیسا کہ اسے ہونا چاہیے۔ اتنا صرف اس شگون کا کوئی اثر بُرا یا بھلا باقی نہ رہے گا۔ اس شگون کو اکثر بار تجربہ کیا گیا ہے۔ اور ہم نے اپنے اُن تجربات کی بنا پر تحریر کیا ہے۔



کوا کے شگون سے ملازمت حاصل ہو جائے



اگر کسی شخص کے تلاش ملازمت یا بیوپار کے لئے گھر سے نکلتے یا راہ سفر میں کسی گندگی پر بیٹھا ہوا کوا نظر پڑے یا کوا مذکور اس گندگی میں سے کچھ کھاتا ہو تو ایسا شگن بہت ہی نیک ہے اگر شخص مذکور کسی ملازمت کی تلاش میں جارہا ہے تو ملازمت فوراً ہی حاصل ہوگی۔ اور اگر کسی بیوپار کی غرض سے جارہا ہے تو اس بیوپار میں شخص مذکور کو بیحد لابھ ہوگا۔

اور اگر کسی مقدمہ وغیرہ کی پیشی ہے تو اس مقدمہ میں اس دن کی کاروائی میں اُسے کامیابی ہوگی بلکہ یہاں تک کہ اس مقدمہ کا انجام بھی شخص مذکور کے حق میں بہت ہی اچھا رہے گا۔



کوا کے شگون سے بیمار فوراً صحت یاب ہو جائے



اگر کسی شخص کے گھر میں کوئی رشتہ دار کسی مہلک سے مہلک بیماری میں مبتلا ہے اور شخص مذکور کے گھر کا کوئی فرد کسی بھی وقت کسی کوا کو دریا ندی یا کسی تالاب کے کنارے یا کسی پانی کے برتن کے نزدیک اس پانی میں نہاتے یا پانی اچھالتے دیکھ پاتا ہے تو شخص مذکور کو چاہیے کہ اُس پانی سے تولہ دو تولہ پانی گھر میں لائے اور اس پانی کے چند قطرے مریض مذکور پر چھڑک دے اور پھر حسب توفیق کچھ تانبے کے سکے یا چاندی کے سکے غریبوں میں بطور خیرات بانٹ دے اور اگر اس قدر استطاعت نہ ہو تو تھوڑے سے چاول اُبال کر اس میں قدرے چینی ملا کر کسی ایک غریب کو کھلا دے تو بفضل قادر مطلق مریض مذکورہ کو اس مہلک مرض سے شفا ہوگی اور شفا بھی بہت جلد ہوگی جس کی توقع نہ معالج کر سکتا ہے اور نہ ہی لواحقین اور پھر لطف یہ ہے کہ یہ شفا محتاج دوا بھی نہ ہوگی چونکہ یہ جو کچھ بھی ہوگا اس عمل اور اثر کے زیر اثر ہی ہوگا۔

یہ بھی ساتھ ہے کہ وہ مرض اس مریض کو پھر کبھی بھی عمر بھر نہیں ہو سکتا بالکل ہمیشہ کے لیے جڑ سے نیست نابود ہو جائے گا اور مریض مذکور مستقل طور اس مرض سے مبرا ہو جائے گا۔



کوا کے شگون سے مریض کا شفایاب ہونا مشکل ہو



• اگر کسی شخص کے گھر میں کوئی فرد کسی مرض میں مبتلا ہو کر بستر دراز ہے اور اس مریض کے گھر کے نزدیک یا مریض مذکور کی چارپائی کے نزدیک کوئی کوا آ کر اتفاقیہ کوئی سرخ رنگ کا لتہ یا کوئی گوشت کا ٹکڑا گرا دیتا ہے تو یہ شگون بہت ہی اسفل ہے۔ اس کا اثر مریض پر بہت برا ہوتا ہے اور مریض مذکور کے مرض مذکور سے شفایاب ہونے کی بہت ہی کم امید رہ جاتی ہے اول تو وہ مریض اس مرض سے شفا نہیں پا سکتا اور اگر بفرض زر کثیر خرچ کرنے اور نہایت اعلیٰ اور جانفشانی سے علاج کرنے پر اُس مریض کی شفا کی کچھ امید بندھ بھی جائے تو بھی مریض مذکور کو بہت ہی صعوبتوں سے گذر کر شفا حاصل ہوتی ہے اور پھر بھی گا ہے بگا ہے مریض مذکور اس مرض سے گر پڑتا ہے اور مرض مذکور اس کے جسم میں اپنا گھر بنا لیتی ہے اگر کسی کو ایسا واقعہ پیش آئے تو اس شگون بد کا اثر زائل کرنے کے لئے لازمی ہے کہ فوراً ہی کچھ چاول ابال لئے جائیں اور اُن میں اُبلتے وقت قدرے زعفران کاشمیری ملا لیا جائے۔ یاد رہے کہ زعفران خالص ہونا چاہیے جس میں کسی رنگ وغیرہ کی آمیزش نہ ہو اور ان چاولوں میں قدرے شیرینی یعنی چینی ملائی جائے اور ان چاولوں کو غربا میں بانٹ دیا جائے ان چاولوں کو بانٹنے سے پہلے مریض کا دایاں ہاتھ چاولوں کو ضرور لگوا دینا چاہیے اور اس سے پہلے کوا نے جو کچھ گھر کے نزدیک پھینکا ہے اسے کسی آہنی چیز سے اٹھا کر گھر سے بہت ہی دور جنگل میں مغرب کی طرف پھینک دینا چاہیے۔

واضح رہے کہ اس چیز کو دوسرے کسی کے گھر کے نزدیک نہ پھینکے ورنہ خطرہ ہے کہ دوسرے کے گھر میں بھی ایسی بیماری کے ہو جانے کا بھی احتمال ہو سکتا ہے سب سے بہتر تو یہ ہے کہ اس چیز کو مغرب کی سمت آبادی سے دور ایک گہرا گڑھا کھود کر دبا دینا چاہیے۔ اگر ہو سکے تو اس چیز کو مریض کے کان تک آواز نہ جاتے دی جائے۔ ان چاولوں کو صرف غربا کو ہی کھلایا جائے۔ گھر کا کوئی فرد یا بچہ اسے نہ کھائے اگر ایسا کر دیا جائے گا تو اس بدشگونی کا ازالہ ہو جائے گا اور اس کا کوئی اثر باقی نہ رہے گا۔ اور علاج معالجہ ہونے پر مریض حسب معمول جیسا کہ حالت ہوگی مرض سے وقت پر درست ہو کر شفائے کامل حاصل کرے گا۔



کوا کے شگون سے نیک اور خوبصورت اولاد پیدا ہو



شادیوں کے موقعوں پر اکثر مٹھائیاں اور کھانے کی چیزیں برادری اور دوست احبابوں کے ہاں تقسیم ہوتی رہتی ہیں اور لوگ اسے اٹھا کر لوگوں کے گھروں پر پہنچاتے رہتے ہیں اگر اسی طرح کسی شادی کی چیزوں کو اٹھائے ہوئے تقسیم کرنے کے لئے کوئی لئے جا رہا ہو اور راستے میں اس چیز میں سے اگر کوئی شیریں چیز کوئی کوا اڑا لے تو یقین رکھو کہ اس شادی شدہ جوڑے کی جو سب سے پہلی اولاد ہوگی وہ لڑکا ہی ہوگا اور نہایت نیک بلند بخت اور عمر دراز ہوگا اور اگر کوئی نمکین چیز کوا اڑا لے گیا ہے تو درست ہے کہ اس جوڑے کی پہلی جو اولاد ہوگی وہ لڑکی یعنی مؤنث ہوگی۔ مگر ہوگی نہایت ہی خوبصورت اور نیک سیرت جس کی عمر دراز ہوگی اور نہایت ہی نیک بخت ہوگی۔



کوا کے شگون سے ولادت میں آسانی ہو!!!



اگر کوئی حاملہ عورت وضع حمل کی تکالیف میں وضع حمل کے لئے کسی ہسپتال میں داخل ہو رہی ہے یا کوئی دیگر مریض کسی عمل جراحی میں آپریشن کے لئے کسی ہسپتال میں داخل ہو رہا ہے تو چاہے تکلیف کتنی ہی شدید اور مہلک کیوں نہ ہو تو ہسپتال میں داخل ہونے سے دو تین گھنٹہ قبل اگر آرد گندم کی روٹی کے ٹکڑوں پر قدرے شہد خالص اور دیسی گھی دو غ شیریں لگا کر وہ ٹکڑے کوؤں کو ڈال دیئے اور وہ ٹکڑے کوے کھالیں تو یقین سمجھئے کہ حاملہ کا وضع حمل باخیریت ہوگا اور اگر کوئی عمل جراحی ہے یا کوئی سخت سے سخت آپریشن ہونا ہے تو نتیجہ نیک ہوگا اور توقع سے بڑھ کر صحت حاصل ہوگی اور وہ بھی بہت جلد اور اگر کوے روٹی کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا بھی نہ کھائیں تو سمجھو کہ نتیجہ اچھا نہ رہے گا اور اگر کچھ حصہ بھی کھالیا ہے تو سمجھو کہ انجام بخیر ہوگا اگر سالم ٹکڑے کھالئے گئے ہیں تو بلا تکلیف کے فوراً شفا ہوگی اسی طرح تکلیف کی کمی و بیشی ٹکڑوں کے کم و بیش کھائے جانے پر انحصار رکھتی ہے جتنے ٹکڑے زیادہ کھائے جائیں گے اتنی تکلیف کم ہوگی۔ اور جتنے ٹکڑے کم کھائے جائیں گے اتنی تکلیف زیادہ ہوگی اور اگر کوئی ٹکڑا نہ کھایا جائے تو چاہیے کہ مریض سے خوب خیرات کرائی جائے اور اگر یہ خیرات پکے ہوئے کھانے یا شیریں چاولوں کی ہوگی تو زیادہ مؤثر ہوگی۔ اس خیرات سے مریض کے شفا حاصل کرنے کی کچھ توقع ہو سکتی ہے۔



کوے کے اس شگون سے کامیابی ہرگز نہ ہوگی



اگر کوئی کسی ریس میں شامل ہونے کو جارہا ہو یا کسی جوا پارٹی میں شامل ہونے کا خیال رکھتا ہو۔ یا کسی دیگر میچ میں شامل ہو رہا ہے نیز اگر کسی جانور یا پرندہ کو مقابلہ کے لئے جارہا ہو اور اس کے روانگی کے وقت کوئی کوا اس کے سر پر منڈلائے اور خوب کائیں کائیں لگائے تو جان لو کہ قدرت کی طرف سے اُسے منع ہو رہی ہے۔ کہ تمہارے لئے یہ شگون بُرا ہوا ہے اس لئے آج تمہاری ہار ہے یعنی کے آج تم کامیاب نہیں ہو سکتے اس لئے اس شخص کو اس دن کا ارادہ ترک کر دینا چاہیے۔ اور اگر وہ دن کوئی خاص مقرر دن ہے اور اس سے اجتناب نہیں ہو سکتا مجبور ہے تو چاہے کہ فوراً لوٹے اور تھوڑی دیر ساعت آرام کر کے لے اور پھر گلی بازار اور کوچہ کے چھوٹے بچوں کو تانبہ کے پیسے بطور نذرانہ کے دے اور ان بچوں کو شیرینی کھلائے تو اس پر سے اثر بد دور ہو جائے گا اور معاملہ معمول پر آجائے گا۔

اور اگر کوئی جانور یا پرندہ اس مقابلہ میں شامل ہوتا ہے تو مذکورہ بالا نذرانہ اور شیرینی کے علاوہ اس جانور یا پرندہ کو بھی تھوڑی سی کوئی شیریں چیز مطابق غذا اس جانور یا پرندہ کے کھلا دے اور علاوہ ازیں اُسی قسم کے پرندوں اور جانوروں کو بھی وہ غذائے شیریں قدرے بانٹے اور کھلائے تو اس جانور یا پرندہ پر سے بھی اس شگون بد کا اثر دور ہو جائے گا۔ اور اس کی حالت اعتدال پر آجائے گی۔



کوّا کے اس شگون سے لاٹری یا ریس میں ضرور جیت ہوگی



اگر کسی کوشش کے قدرتاً گرے ہوئے پر کی قلم بنا کر اور اُسے زعفران کے شیرہ میں چھینٹے دے کر اس قلم سے کوئی لاٹری ٹکٹ سیاہی سے پُر کی جائے یا کسی معمہ کا حل لکھا جائے یا کسی دوسرے قسم کی تحریر کی جائے تو یہ درست ہے کہ اس لاٹری معمہ وغیرہ میں ضرورت جیت ہوگی۔ ضروری نہیں کہ درجہ اول کی جیت ہو مگر جیت ضرور ہوگی۔ کچھ نہ کچھ اس سے ضرورت حاصل ہوگا خالی نہ رہے گا۔

کوّا کے اس شگون سے گھوڑ اسوار گھوڑے سے گر پڑیگا اور چوٹ لگ جائے گی

اگر کوئی گھوڑے سوار سفر میں گھوڑا دوڑائے چلا جا رہا ہے اور اس دوران کے درمیان یا دوران سفر میں کسی درخت پر سے یا کسی دیگر ذریعہ سے اس کے اوپر کسی کوّا کا کوئی پر آکر گرا ہے تو وہ آدمی دوران دوڑ گھوڑا سے ضرور گر پڑے گا اور جسم کے اُس حصہ کو چوٹ آئے گی کہ جس حصہ جسم پر پہلے پہل وہ پھر آکر گرا تھا اگر ٹانگ بازو چھاتی یا کندھے پر گرا تھا تو اس جگہ کی ہڈی کا شکستہ ہو جانے کا احتمال ہے اور اگر سر پر گرا ہے تو سر پر چوٹ بھی ہوگی اور استخواں کو بھی سخت صدمہ پہنچے گا۔ شاید یہ ہے کہ شخص مذکورہ کو بیہوش بھی ہو جائے۔

اگر اس قسم کا کوئی واقعہ پیش آئے تو شخص مذکور کو چاہیے کہ فوراً سواری سے اُتر پڑے۔ ایک لمحہ کے لئے بھی سواری کے اوپر نہ بیٹھے اور اترنے میں بھی احتیاط رکھے۔ یعنی آرام سے اترے اور اترتے ہی اس پر کو جہاں کہیں بھی اس کے جسم سے چھو کر گرا ہے تلاش کر کے اُٹھائے اور اسے دو ٹکڑے کر کے ان دونوں ٹکڑوں کو اپنے سر سے اوپر ہاتھ کر کے اس کو پشت کی طرف پھینک دے۔

یاد رہے کہ اپنا منہ آگے جانے والے سفر کی طرف رکھے اور پشت جس طرف سے کہ وہ آ رہا ہے رکھے۔ سواری کو ذرا دیر کے لئے کسی درخت سے باندھ دے اور اس کی زین بھی اتار کر رکھ دے۔ خود پانچ دس منٹ کے۔ لئے لیٹ جائے پھر اٹھ کر سواری پر زین وغیرہ سنوارے اور پھر سوار ہو کر سفر پر روانہ ہو اور اگر وہاں کہیں نزدیک پانی مل جائے تو سفر پر روانہ ہونے سے پہلے خود بھی دو چار گھونٹ پانی کے پی لے اور سواری کو بھی اگر ہو سکے تو قدرے پلائے یہ اور بھی بہتر رہے گا۔ مگر خیال رہے کہ اگر پانی پیا گیا ہے تو پانی پینے کے بعد فوراً سوار ہو کر عازم سفر نہ ہو بلکہ پانی نوش کرنے کے بعد پانچ سات منٹ تک اور بیٹھا رہے اس کے بعد سفر کو روانہ ہو۔ ایسا کرنے سے اس بدشگونی کا کوئی اثر بھی باقی نہ رہے گا اور شخص مذکور بخیریت خوش و خرم اپنی منزل پر پہنچ جائے گا کسی قسم کی کوئی تکلیف نہ ہوگی۔ ورنہ شگون بہت ہی برا بتایا جاتا ہے۔ بہتوں نے کہا ہے کہ اس شگون سے نقصان عظیم اٹھایا ہے۔

کوّا کا منحوس شگون

اگر کسی شخص کے مکان کی چھت پر علی الصبح کوے کے پر بہت مقدار میں بکھرے ہوئے پائے جائیں تو یہ ایک نحوست شمار کی جاتی ہے دانائوں نے اسے بہت ہی بُرا شگون بیان کیا ہے اور کہا ہے کہ وہ خاندان بہت ہی جلد بکھر جائے گا اور اس کی مالی حالت نہایت ہی خستہ ہو جائے گی۔

اور کہا ہے کہ جب کبھی بھی کسی کو ایسا اتفاق ہو تو اُسے چاہیے کہ فوراً ہی ان پروں کو ہاتھ نہ لگائے اور جھاڑو سے ایک جگہ اکٹھا کر کے کسی دوسرے شخص سے اٹھوا کر باہر آبادی سے دور لے جائے اور ایک گہرا گڑھا کھود کر ان پروں کو دفن کرا دے اور پھر اسی چھت پر آ کر لوبان۔ حرمل۔ کافور۔ اور بورا صندل سرخ جلائے اور پھر تین دن تک وہ شخص جس بھی مذہب سے تعلق رکھتا ہے اس کے مطابق خدا کی عبادت وسیع پیمانے پر کرائے اور جب عبادت کا خاتمہ ہو اس وقت غریبوں میں شیرینی تقسیم کرے اور اگر شکتی ہو تو غریبوں کو کھانا بھی کھلائے۔ بچوں ہی میں شیرینی بانٹیں تو اس بدشگون کا اثر زائل ہو جائے گا۔

کوّا کے اس شگون سے عورت مرد دونوں کی جلد موت ہو جاتی ہے

اگر کسی سہاگن عورت علی الصبح اپنے مکان کی چھت پر کوئی کوّا مردہ حالت میں پڑا ہوئے دیکھے تو یہ ایک نہایت ہی بُرا شگون ہے اس کی تعبیر دانائوں نے اس عورت کا سہاگ لٹ جانا بیان کی ہے یعنی کہ اس عورت کا خاوند اُسے داغ مفارقت دینے والا ہے اگر اس کوا اس کی لاش کے پاس کوئی خون کے نشان بھی پائے جائیں تو کہا گیا ہے کہ اس عورت کا خاوند کی موت قتل گھاؤ سے ہوگی۔ اور اس طرح اگر کوئی شادی شدہ مرد اپنے مکان کی چھت پر علی الصبح مردہ کوا کی لاش کو دیکھ پاتا ہے تو اس کی استری کا دیہانت ہونے والا ہے اور اسی طرح ہی اگر وہاں کوے کی لاش کے

نزدیک کوئی خون کے نشان ہیں تو اس عورت کو بھی کوئی ایسا ہی واقعہ پیش آئے گا جس میں کہ اُسے گھاؤ سے ہلاک کیا جائے گا۔

جب کبھی کسی مرد یا عورت کو کوئی ایسا وقوعہ درپیش ہو تو اُسے چاہیے کہ بغیر اپنے کنبہ کے دیگر اراکین کے اطلاع دیے اور بغیر اس لاش کو ہاتھ سے چھوئے اس لاش کو کسی دست پناہ یا دوسرے ذریعہ سے اٹھا کر آبادی سے دور لے جائے اور ایک گہرا گڑھا کھود کر اسے دفن کر دے اور پھر فوراً ہی اس پر ایک چھوٹا سا سرخ رنگ کا لتہ جلا دے اور اس لتہ کی راکھ کو اپنے پاؤں سے جس میں یہ جوتا پہنا ہوا نہ کر اس زمین پر بکھیر دے اور گھر کو واپس آ جائے اب اگر گھر کے ممبران کو پتہ ہو جائے تو ہرج نہیں مگر جب تک کوا گھر میں موجود تھا پتہ نہ ہونے دے۔ اب اس چھت پر کافور، حرمل، لوبان اور بورہ صندل سفید جلائے اور اس کے دوسرے دن سے ہی تین دن کے لئے خدا کی عبادت کا انتظام کرے اور عبادت کے انتظام جتنے زیادہ وسیع پیمانہ پر ہوگا اتنا ہی اچھا ہوگا جس میں خاص طور پر یہ دعا کی جائے کہ اس قادر مطلق اس کنبہ پر اپنی رحمت اور فضل و کرم کی نظر فرما اور اراکین کنبہ کی خوشی کی اور امان جان کی مددگاری فرما۔ عبادت اپنے مذہبی عقیدہ کے مطابق ہو۔ حاضرین عبادت میں جو کہ تین دن تک جاری رہے روزانہ شیرینی بانٹی جائے اور پھر حاضرین کے علاوہ غریبوں محتاجوں اور بچوں میں بھی شیرینی بانٹی جائے۔ اور اگر طاقت ہو تو غریبوں محتاجوں کو آخری دن کھانا بھی کھلایا جائے۔ مالک اس بدشگونی کا اثر کو زائل کریں گے اور سارا کنبہ امان جان پائے گا اور سب کی بھلائی ہوگی نہ ہلاک جائے گی۔



کوا کے شگون سے فصل کا خراب ہو جانا



اگر کبھی اتفاقیہ کوئی کوا خود بخود کسی کنویں میں بروز ایت بوقت دوپہر گر کر ہلاک ہو جائے تو سمجھو کہ امسال فصل بہت کم ہوگی سخت گرمی پڑے گی بارشیں بہت کم ہوگی۔ دریاؤں میں چڑھاؤ بہت کم ہوگا اور کہ سخت خشک سالی ہوگی اجناس مہنگی ہوگی اور آثار قحط کے ہوں گے اور اسی طرح ہی اگر کوا کسی تالاب میں گرتا ہے تو یہی حالت کنواں کی بہت کچھ زیادہ ہوگی اور اگر کسی ندی یا دریا میں گر کر ہلاک ہو جاتا ہے تو اس کے آثار اور بھی زیادہ نہ ہوں گے یعنی کہ جتنے زیادہ پانی کی

وسعت ہوگی اتنی ہی زیادہ خشک سالی کی وسعت ہوگی۔ لہٰذا اس سے چھکارا حاصل کرنے کے لئے ایک تدبیر بیان کی گئی ہے۔ عوام اجتماعی صورت میں مندرو، گرجوں مسجدوں میں راغب بہ دعا ہوں اور خوب خیرات وغیرہ کریں۔ ہون یگیہ اس میں بہت ہی مفید بیان کئے گئے ہیں۔ پرندوں کو دانا وغیرہ کھلانا بھی اس شگون بد کے اثر کو نیست و نابود کرتا ہے۔



کوے کے شگون سے عورت جلد حاملہ ہو جائے



اگر کوئی کوا کسی شخص کی دستار یا ٹوپی پر اپنی بیٹ ڈال دے تو اسے ایک نیک شگون کہا گیا ہے یعنی کہ اس کے ہاں اولاد پیدا ہوگی اگر اس کی گھر والی حاملہ نہیں ہے تو اسی دن ہی حمل قرار پائے گا۔ اگر اسی طرح کسی عورت کے سر کی اوڑھنی پر کوا نے بیٹ کر دی ہے تو بھی اس کے اولاد پیدا ہونے کا شگون ہے دونوں حالتیں ایک سی ہیں۔ ہاں اتنا فرق ضرور ہے کہ اگر بیٹ صبح کے وقت ہوئی ہے تو لڑکا پیدا ہوگا۔ اور اگر بعد دوپہر ہوئی ہے تو لڑکی پیدا ہوگی مگر دونوں میں سے کوئی بھی ہو خوبصورت اور خوب سیرت بلند اقبال اور اچھی وضع کی نام روشن کرنے والی پیدا ہوگی اور اگر بیٹ سورج غروب ہونے کے بعد ڈالی گئی ہے تو جو بھی اولاد ہوگی وہ یا تو گندمی رنگ کی ہوگی یا سیاہ فام ہوگی۔ اگر چاند کی رات ہے تو نیک اور من کی صاف اور خوش چلن اور خوش بخت ہوگی اور اگر اندھیری رات کے ایام ہیں تو وہ اولاد اچھے خصائل کی نہ ہوگی۔



کوے کے شگون سے گھر میں لڑائی ہو جائے



اگر چند کوے اس مکان کی دیوار کی منڈیر پر یا چھت پر آ کر خوب شور بپا کریں اور ایک دوسرے پر حملہ کریں تو سمجھو کہ اس گھر میں چند ہی دنوں میں شور شر پیدا ہونے والا ہے اور اسی دن سے اس کنبہ کے افراد میں نا اتفاقی کی بنیاد پیدا ہوگی اور روز بروز ترقی پذیر ہوتی جائے گی اور اس قدر افزاں ہوگی کہ اس کنبہ کے افراد ایک دوسرے سے لڑ جھگڑ کر علیحدہ ہو جائیں گے اور علیحدہ ان کو سکونت اختیار کرنی پڑے گی۔ اگر کسی کنبہ کو ایسا وقوع پیش آئے تو فوراً ہی اس طرف متوجہ ہوں اور

ان کوؤں کو فوراً ہی ڈرا دھمکا کر اپنے مکان سے اڑا دیں۔ مگر بہتر یہ ہے کہ کوئی روٹی یا دوسری ان کے کھانے کی چیز ان کے آگے ڈال دیں۔ کہ ان کا لڑنا جھگڑنا بند ہو جائے اور اُن کی توجہ کھانے کی طرف مبذول ہو جائے اور اگر پھر بھی اُن کی توجہ لڑائی جھگڑے سے نہ ہٹے تو بلا تامل جیسا بھی بن پڑے انہیں فوراً ہی دوڑا دیں اور چند منٹ ان کا خیال رکھیں کہ پھر واپس اس جگہ یا نزدیک کہیں پڑوس میں نہ آجائیں۔ اور اُن کے اڑ جانے کے بعد اس دن گھر میں کوئی شیریں غذا بنا کر شہر کے سب افراد کو کھلا دیں۔ اس عمل سے باہمی لڑائی اور نفاق سب دور ہو جائیں گے اور زندگی آرام سے گذرے گی۔

کوّے کے اس شگون سے کسی کام کو جاتا ہوا آدمی فوراً واپس لوٹے

اگر کوئی شخص اپنی روزی کمانے کے لئے جا رہا ہے اور گر اُسے سڑک پر راہ میں کسی درخت پر کھیت میں یا جہاں کہیں چند کوے راستہ میں لڑتے جھگڑتے شور مچاتے اور ایک دوسرے پر حملہ کرتے نظر پڑیں تو وہ شخص یقین سمجھے کہ اُسے آج روزی میں سخت دقت پیش آئے گی اور اُسے آج اتنی کمائی میسر نہ ہوگی جیسے کہ اُسے حسب معمول ہوتی ہے اور اگر وہ کسی دفتر، دوکان یا کسی کار خانہ و دیگر جگہ کا تنخواہ دار ملازم ہے تو بھی اس کا یہ دن کوئی اچھا نہیں گذرے گا اُسے اپنے کام میں لڑائی جھگڑا در پیش ہوگا۔ یا کچھ جسمانی تکلیف ہو کر اسے واپس لوٹنا پڑے گا اور وہ کام نہیں کر سکے گا۔ سارا دن بد مزگی میں گذرے گا۔ شاید کہ نوبت اس جگہ تک بھی پہنچے کہ ملازمت سے ہاتھ دھونا پڑے اس لئے اگر کوئی صاحب ایسا شگون دیکھ پائیں تو انہیں چاہیے کہ راستہ جاتے سب سے پہلے تو ان کوؤں کو علیحدہ کر کے اڑا دیں اور پھر اپنی روزی کے لئے راستہ میں مالک کونین سے فضل و کرم کے لئے دعا کرتے جائیں۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے سارا دن گھر واپس پہنچنے تک حتی ہی دل میں خدا کی یاد کرتے رہیں اور واپسی پر بچوں میں شیرینی تقسیم کریں۔

کوا کے اس شگون سے
ملازمت یا بیوپار میں ترقی ہو

اگر کسی صاحب کو سنیچر کے روز علی الصبح سب سے پہلے اپنے مکان پر اکیلا کوا بار بار چلاتا نظر آئے اور روکنے سے بھی نہ رکے اور اڑا دینے پر پھر واپس آ جائے تو یہ ایک نہایت ہی نیک فال ہے۔ ایک یا تو اس گھر میں کوئی مہمان خاص یا رشتہ دار عزیز ترین آنے والا ہے دوسرے اس گھر کے مالک کو کوئی دفینہ یا خزینہ ملنے والا ہے یا کوئی لاٹری نکلنے والی ہے یا بیوپار وغیرہ میں کوئی خاص فائدہ ہونے والا ہے اگر ملازمت ہے تو اس میں ترقی کی پوری امید ہے۔ غرضیکہ ہر صورت میں نفع عظیم کی امید ہے۔

ایسی حالت میں جب بھی کوے کو گھر پر دیکھیں تو اسے اڑا دینے کی ہرگز کوشش نہ کریں بلکہ اس کے آگے ایک بار نمسکار کریں یعنی اس کا احترام کریں اور اس کے بعد جلد ہی کوئی مرغن اور شیریں چیز اس کے کھانے کے لئے اسے ڈال دیں یقین جانیں کہ اگر اس نے آپ کی غذا شیریں کو قبول کر لیا یعنی استعمال کر لیا اور آپ کو اس سے نفع عظیم میں اور بھی عظیم تر نفع ہوگا اور بہت ہی جلد ایسا ہونے کی توقع ہو جائے گی بہر صورت نفع اور خوشی ضرور ہوگی۔

کوا کے اس شگون سے بہت جلد شادی ہوگی

اگر کسی صاحب کو منگل کی شب خواب میں کوؤں کی مجلس دکھائی پڑتی ہے اور وہ کوے کوئی شیریں چیز مل جل کر کھا رہے ہیں یعنی خواب میں کسی کوا نے آپ کے پاس شیریں چیز پھینک دی ہے تو یہ ایک نہایت ہی نیک شگون ہے یقین سمجھیں کہ اگر آپ کی شادی نہیں ہوئی تو بہت جلد شادی ہونے والی ہے اور اگر اولاد نہیں ہے تو بہت جلد اولاد ہونے والی ہے اور اگر بے روزگار ہیں تو بہت جلد روزگار ملنے والا ہے اور اگر کسی مقدمہ میں مجبور اور لاچار ہو تو اس مقدمہ میں جلد ہی پوری کامیابی ہونے والی ہے۔

غرضیکہ یہ شگون تمام اچھے شگونوں میں نہایت ہی نیک تر شگون تصور کیا گیا ہے جو کبھی کبھی کسی صاحب کو ایسا واقعہ پیش آئے تو وہ صبح بیدار ہوتے ہی قادر مطلق سے زمین بوس ہوتے ہوئے دعا مانگے اور جو بھی دل میں خواہش رکھتا ہو اسے زبان پر لا کر دہرائے اور تین بار دہرائے اور پھر آمین یعنی تمنا استوا کہے۔ اور پھر نہ دھو کر اگر ہو سکے تو غریبوں میں حسب توفیق خیرات بانٹے۔ اور بچوں کو شیرینی کھلائے بفضل خدا تمام مرادیں پائے گا۔



کوا کے اس شگون سے ملکی لڑائی کے آثار بن جائیں



اگر کوؤں کا ایک بڑا گروہ یعنی جھرمٹ کسی قبرستان یا میدان سے یک لخت اٹھ کر کائیں کائیں کرتا ہوا بہت دور تک ایک ہی سمت کو بے تحاشا اڑتا ہوا چلا جائے اور اس کی اڑان بھی معمول سے کچھ اونچی ہو تو اس کے سیاسی یعنی ملکی لڑائی کے آثار ہویدا ہوتے ہیں۔ یہ لڑائی دو ملکوں کے درمیان ہوگی جس جگہ سے وہ گروہ اٹھا ہے وہ ملک اس ہمسایہ ملک پر حملہ کر دے گا۔ جو اس ملک کے اس سمت پر واقع ہے جس سمت کو کہ وہ گروہ اڑ کر گیا ہے۔ اور اگر وہ گروہ کسی بھی طرف جا کر پھر اسی طرح اسی سمت کو واپس آ جائے جس سمت سے کہ وہ اڑا تھا اور اپنے مسکن پر جھرمٹ ہی کی صورت میں پہنچے تو سمجھو کہ حملہ آور ملک کی فتح ہوگی اور اگر یہ جھرمٹ اتنی دور تک اڑتا چلا جائے کہ انسانی نگاہ سے غائب ہو جائے تو سمجھو کہ حکومت معرکہ کی اور تخریب ہوگی اور بہت لمبے عرصہ تک رہے گی جس میں کہ بیحد مالی و جانی نقصان دونوں اطراف کا ہوگا۔

اور اگر یہ گروہ دور تک اڑتا ہوا آسمان تک گول دائرہ بناتا ہوا گول چکر لگاتا جائے تو سمجھو کہ یہ ان صرف دو ملکوں تک محدود نہ ہوگا بلکہ ہر طرف کے ہمسایہ ملک اس لڑائی میں پھنس کر گھر جائیں گے اور نہایت ہی سخت جانی و مالی نقصان ہوگا۔

اور اگر یہ جھرمٹ اس صورت میں کائیں کائیں کا شور مچاتا ہوا جلد واپس آ جائے تو سمجھو کہ لڑائی بہت جلد ختم ہو گی تو سمجھو کہ ملک کی فتح ہوگی بلکہ صلح اور سمجھوتہ ہو کر لڑائی ختم ہو جائے گی اور اگر یہ گروہ بہت دیر میں واپس لوٹے تو لڑائی کے بہت لمبا جانے کے آثار ہیں اور ہر ملک کے لئے نقصان عظیم کا باعث ہوگا۔ اور اگر یہ جھرمٹ خاموشی سے واپس آ جائے تو سمجھو کہ جس ملک سے اڑا تھا اس ملک کی فتح کی نشانی ہے۔

اور اگر یہ جھرمٹ یعنی گروہ چکر لگاتا ہوا نظر سے غائب ہو جائے تو سمجھو کہ صرف ساتھ کے ہمسائے ملک ہی اس لڑائی کا شکار ہوں گے جبکہ یہ لڑائی دور دراز تک پھیلے گی اور اس میں غیر محدود نقصان اور تباہی متوقع ہو گی۔

اور اگر یہ گروہ چکر لگاتا ہوا بکھر جائے تو سمجھو کہ لڑائی بغیر کسی صلح سمجھوتہ کے منتشر ہو گی۔ اور بوجہ ہر طرف کے تھک جانے کے لڑائی کچھ عرصہ تک عارضی طور پر بند ہو جائے گی۔ اور پھر تھوڑے عرصہ میں اس کے ہو جانے کا احتمال ہے۔

اور اگر یہ گروہ چکر لگاتا ہوا اسی طرح سے بصورت گروہ اپنے مسکن پر خاموشی سے واپس آجائے اور اگر آپس میں کلیلیں کرنے لگ جائیں تو یہ ایک بہت ہی نیک شگون تصور ہوتا ہے اس سے حملہ کرنے والے ملک کے حصہ میں ظفر اور کامرانی ہے یہ ملک ہر ملک کو پوری طرح شکست دے گا۔ اب تو اس کا علاقہ بہت بڑھ جائے گا اور دوسرا تمام لڑائی میں شامل ہونے والے ملک اس ملک کی من مانی شرائط پر اس سے صلح کریں گے اور صدیوں تک اس کے سامنے سر نہ اٹھا سکیں گے بلکہ ہمیشہ اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں گے اور اس ملک کی دھاک بیٹھ جائے گی۔ اور کچھ عرصہ میں یہ ملک مالا مال ہو جائے گا۔ اور اس کی تجارت میں بہت ترقی ہو گی۔



کوے کے اس شگون سے اجناس میں گرانی ہو جائے



ایام گرما یا سرما میں یہ کسی دوسرے موسم میں کبھی موسلا دھار بارش ہو اور اس میں اولے پڑیں اور کوے اگر اس بارش میں بھی کام میں کائیں کرتے اپنے گھونسلے سے نکل کر ان اولوں کے ٹکڑوں کو اپنی چونچ میں پکڑ کر کھانے لگ جائیں یا واپس اپنے گھونسلوں کو اڑ جائیں تو یہ بہت ہی بد شگون ہے اس کا نتیجہ سفید اجناس یعنی چاولوں۔ تیل سفید۔ جوار اور خشخاش وغیرہ کی گرانی ہے بلکہ یہ اجناس بہت ہی کمیاب رہ جائیں گی۔ چاہے ان کا موسم ہو یا نہ ہو اگر ان کی فصل کھڑی ہو گی تو وہ ضرور بالکل تباہ ہو جائے گی اور اگر ایسے اجناس کو بجائی کچھ آگے جا کر ہوئی ہو گی تو کچھ ایسے آثار پیدا ہوں گے کہ اس کا آنے والا فصل بھی نا س ہو جائے گا۔ اور اگر فصل اٹھ چکا ہے تو اسی سفید رنگ کی اجناس کا ملک میں بہت ہی توڑ ہو جائے گا اور اجناس مذکور نہایت ہی گراں اور کمیاب ہوں گی۔



کوّا کے اس شگون سے اسقاط حمل ہو جاتا ہے



اگر کوئی حاملہ عورت خواب دیکھتی ہے کہ اس کا وضع حمل ہو رہا ہے اور اس کے سامنے ایک کوّا جو سرخ رنگ میں مصنوعی طور پر رنگا ہوا ہے کسی منڈیر پر بیٹھا ہوا کائیں کر رہا ہے۔ تو یقین جانئیں ں کے اس حاملہ کا حمل چاہے وہ کتنے ماہ کا کیوں نہ ہو اسقاط ہو جائے گا۔ اور اس عورت کو سخت جریان خون ہوگا جس سے وہ بہت عرصہ تک بیمار رہے گی اور نہایت ہی لاغر و کمزور ہو جائے گی اگر کسی صاحب کو ایسا واقعہ پیش آئے تو اُسے چاہیے کہ فوراً ہی صبح ہوتے ہی دوغ شیریں گائے مادہ لے کر اس میں چینی ملا دے اور قدرے زعفران ڈال کر اس دوغ کو اسی عورت کو آردگندم کی روٹی کے ٹکڑوں پر مسل کر یا لگا کر کوؤں کو ڈالنے کی ہدایت کرے اور اگر کوّے اسے پیش پیش ہو کر کھالیں تو سمجھو کہ یہ بد شگون ٹل گئی۔ اور اس کا اثر دور ہو گیا اور اگر کوّے نہ کھائیں تو خواب کی تعبیر پوری ہو کر رہے گی۔ اگر ہو سکے تو عورت مذکور کسی کوّا کو پکڑ کر اُسے خوب دوغ شیریں اور چینی کی روٹی کھلا کر اپنے سر سے تین دفعہ پھیر کر مشرق کی طرف چھوڑ دے تو بھی اس بد شگونی کا اثر دور ہوگا اور حمل قائم رہ کر عورت مذکور وقت ولادت ہر آفت سے بچ کر زندہ بچے جنے گی جو دراز عمر ہوگا۔



کوّا کے اس شگون سے بینائی کا تیز ہو جانا



اگر کوئی شخص کوے کے گھونسلے پر جبکہ کوّا اپنے گھونسلے سے غیر حاضر ہو روزانہ بوقت دوپہر قدرے سرسوں کا تیل ڈال آیا کرے مگر یاد رہے کہ گھونسلے کو کوئی اس قسم کی حرکت نہ دے جس سے گھونسلہ کو گزند پہنچے۔ جب روز روز ایسا کرنے سے وہ گھونسلہ خوب مرغن ہو جائے تو پھر ایسا کرنا بند کر دے تو یاد رکھیں کہ ایسا شخص ہمیشہ دماغی قوت اور بینائی چوتھے پن تک قائم رہے گی اور وہ ایک بہت لمبی عمر تک اپنی زندگی کا حظ اُٹھائے گا۔ اور عمر بھر خوش بخت رہے گا۔ اس کی اولاد بھی وجیہ شکیل و توانا ہوگی۔ اس کا اثر اس تین پشت تک برابر قائم رہے گا۔ بہت اکسیر ہے۔

کوا کے چند عجیب وغریب خواص

1- اگر اس کا دل تعویذ بنا کر اپنے پاس رکھیں تو پیاس نہ لگے۔

2- اس کے پر جلا کر جس جگہ بال پیدا نہ ہوں اس جگہ لگائیں۔ تو بال پیدا ہو جائیں۔

3- اگر دو آدمیوں کے درمیان کوے اور الو کی آنکھ کا دھواں کریں دونوں میں نفاق پیدا ہو۔

4- اس کی چربی چہرہ پر مل کر جس شخص کے سامنے جائیں محبت سے پیش آئے۔

5- اگر اس کی سرگین سرخ کپڑے میں باندھ کر کھانسی والے کی کلائی میں باندھیں تو کھانسی سے آرام پائے۔

6- اگر کچھ پچھتر میں کوے کے دائیں پاؤں کا ناخن لے کر جیب میں رکھیں تو روپیہ پیسہ سے کبھی خالی نہ رہے۔

7- سیاہ زاغ کی زبان کو تیل میں جلا کر اس کے کاجل کو اس شخص کی آنکھوں میں لگا دیں جو الٹا پیدا ہوا ہو تو اس کو اگر کسی جگہ کچھ گڑا ہوا ہو تو معلوم ہو جائے۔ نوٹ! کوا کے دیگر بڑے عجیب وغریب خواص اور عجیب وغریب شگون حصہ دوئم میں ملاحظہ ہوں۔

کوے کے چھو جانے کا پھل

کوا اگر ماتھا چھوئے تو دشمن کا ناش موت ہوتی ہے۔ کمر اور کندھا کا چھونا برا ہوتا ہے۔ عورت کے ماتھے پر کوے کا بیٹھنا شوہر اور لڑکے کا ناش کرتا ہے۔ پیڑ کے نیچے دہی وغیرہ کے اچھے بھوجن کے سبب کاگ کا چھونا برا نہیں ہوتا۔ لیکن اچانک چھونا خرابی کرتا ہے۔ کوؤں کو جفتی کی حالت میں دیکھنا موت یا بڑا دکھ ہونے کی علامت ہے۔



کوّے کی عجیب وغریب بولیوں کے نام



اگر کوئی کوا کول کول کا لفظ بولے تو کہیں سے اناج کا ذخیرہ دستیاب ہو۔

اگر کوں کوں بولے تو کوئی بڑا..........

اگر کوین کوین بولے تو .... کی خبر

اگر کیں کیں بولے تو سب مکھوں کا نا

اگر کرولن کرولن بولے تو دکھ حاصل ہو۔

اگر کوا کون کون بولے تو کسی مرتبے والے آدمی کے درشن ہوں۔

اگر کلین کلین بولے تو کسی آدمی کی موت کی خبر ملے۔

اگر کردتن کردتن بولے تو دشمن کی لڑکی کا پوشیدہ راز معلوم ہو جائے۔

اگر کوا کیں کیں بولے تو .... نقصان ہو جانے سے پارٹ فیل ہو جائے۔

اگر کوا کرین کرین بولے تو کسی خوبصورت عورت کا ملاپ ہو۔

اگر کوا کلیں کلیں بولے تو فوراً بارش شروع ہو جائے۔



کوّے کے علی الصبح بولنے کا پھل



صبح سویرے اگر کوا پورب و شمال میں بولے تو موتی اور جواہرات کا لابھ ہو۔ دل کا فکر دور ہو۔

اگر کوا پورب و پچھم کی طرف بولے تو دشمن کا ناش ہو۔

اگر دکھن میں بولے تو دکھ نظر آئے۔

اگر کوا پچھم اور دکن کے گوشے میں بولے تو حاکم سے سزا ملے۔

اگر پچھم کی طرف بولے تو کسی عورت سے لابھ ہو۔

اگر کوا پچھم اور اُتر کے درمیان بولے تو کھیل تماشے اور اناج حاصل ہوں۔ اور کسی کے آنے کی خبر سنی جائے۔

اگر پورب اور اُتر کے درمیان بولے تو سننے والے کو دکھ حاصل ہو اور کسی دوسرے آدمی کی جائداد ملے۔



تیرتھ یاترا جاتے وقت کوے کے بولنے کا پھل



اگر کوئی آدمی تیرتھ یاترا کو جا رہا ہے تو کسی سایہ میں اگر کوا اپنی کوئی بولی بول رہا ہو تو یاترا جانے والے کو بڑا بھاری لابھ ہوگا۔ ہر طرح سے یاترا میں سکھ ملے گا۔ کوئی کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی۔

اگر کوا یاتری کے گھر کی طرف منہ کر کے بڑی میٹھی میٹھی آواز سے اپنی بولی بولے تو یقین جانو کہ راستہ میں چلتا ہوا ایک مہمان ملے گا جو کہ تمہارے گھر کو جا رہا ہوگا۔

اگر یاترا کرتے وقت راستے میں کوے کو جفتی کی حالت میں دیکھے تو یہ شگون بہت ہی خراب ہے کہ جو کہ اس کے بڑے دکھ کا باعث ہے۔ دیکھنے والا آدمی بیمار ہو جاتا ہے اور موت کا خطرہ ہوتا ہے۔



ناگ اور ارجن سے بات چیت



کسی وقت ناگ راج (شیش ناگ) نے ارجن سے پوچھا کہ مہاراج کوے کی بولی سے اچھا اور برا مطلب کس ڈھنگ سے جانا جاتا ہے۔ تب ناگ راج کا سوال سن کر ارجن بولے کہ اے ناگ راج کوے کا پورا چرتر مفصل طور پر ہم کہتے ہیں۔ سنئے۔ دن کی گھڑی پرمان سے کوے کی جو بولی سنی جاتی ہے اسی سے اچھا اور برا مطلب جانا جاتا ہے جس کا مطلب رشیوں نے کہا ہے وہ مفصل طور پر ہے۔



صبح کے وقت کوے کی بولی



صبح کے وقت ایک گھڑی دن چڑھے جو کوا اے اے بولے تو اس روز بڑا سکھ ہوگا۔

دوسری گھڑی کا پھل

دو گھڑی دن میں پورب پچھم کی طرف کوا "اے اے" بولے تو دکھ ملنے کا اندیشہ ہے۔ لیکن جب اوپر منہ کر کے بولے تو دور سے دکھ کی خبر آئے گی اگر نیچے منہ کر کے بولے تو بیٹے سے دکھ نصیب ہوگا۔

تیسری گھڑی کا پھل

صبح کے وقت تین گھڑی دن چڑھے اگر کوا جنوب کی طرف "مے مے" بولے تو جس کے مکان پر بولے گا۔ اس کو ضرور اچانک کچھ دھن ملے گا۔

چوتھی گھڑی کا پھل

صبح کے وقت چار گھڑی دن میں کوا جب جنوب مغرب کے بیچ کے کونے کی طرف "مے مے" بولے تو چور یا آگ کا ڈر رہے گا۔ اور اوپر منہ کر کے بولے تو حکومت کی طرف سے ڈر نیچے منہ کر کے بولے تو دوسرا کچھ ڈر رہے گا۔

پانچویں گھڑی کا پھل

پانچ گھڑی دن میں کوا جب مغرب کی طرف منہ کر کے "ہاہا" بولے تو آدمی کو دھن نصیب ہوگا۔

چھٹی گھڑی کا پھل

چھٹی گھڑی دن کو اگر کوا مغرب کی طرف ''کہا کہا'' بولے کام سدھ ہونے کی بابت مانتا یعنی من چاہا کام پورا ہوگا۔

ساتویں گھڑی کا پھل

ساتویں گھڑی میں دن کو وایوکون میں جو کوا ''آآ'' سے آہے'' رٹے تو روگ سے موت تع ہوگی۔ اگر ساتویں گھڑی میں دن کو ''جا جا'' رٹے تو دوسری طرح کوئی بات سننے میں آئے گی۔

آٹھویں گھڑی کا پھل

ان کی آٹھویں گھڑی میں اگر کوا مشرق اور شمال کی طرف ''ہاہا'' بولے تو موت کے رے میں جانے یعنی کسی کے مرنے کی خبر آئے گی۔

نویں گھڑی کا پھل

نویں گھڑی دن میں کوا اگر ماتھے کے اوپر ''ہاہا'' بولے تو اس دن پر ارتھنا کی بات سننے میں آئے گی۔

دسویں گھڑی کا پھل

دن کی دسویں گھڑی میں اگر کوا '' آور آور'' سامنے بولے تو سمجھنا کہ کوئی اچھی بات کہتا ہے۔

گیارہوں گھڑی کا پھل

دن کی گیارہویں گھڑی میں اگر کوا پورب اور پچھم کی درمیان میں "بجج بجج" بولے تو سمجھنا کہ بیٹا ہونے کی بات کہتا ہے۔

بارہویں گھڑی کا پھل

دن کی بارہویں گھڑی میں کوا اگر "جے جے" بولے تو سمجھنا کہ دکھ کی بات کہتا ہے۔

تیرہویں گھڑی کا پھل

دن کی تیرہویں گھڑی میں جنوب مغرب کے بیچ کے کونے کی طرف کوا "کاکا" بولے تو سمجھنا بڑے بھاری دکھ کی بات کہتا ہے۔

چودھویں گھڑی کا پھل

چودھویں گھڑی دن میں کوا شمال کی طرف "کودا کودا" بولے تو سمجھو کے دشمن سے ڈر ہے۔

پندرھویں گھڑی کا پھل

پندرھویں گھڑی دن میں کوا اگر مشرق شمال کے بیچ کے کونے کی طرف "جاجا" بولے تو سمجھنا کہ بڑا دکھ ہوگا۔

سولہویں گھڑی کا پھل

سولہویں گھڑی دن کو اگر کوا مشرق کی طرف "کودا کودا" بولے تو سمجھنا کہ دوست سے ملاقات ہوگی۔

سترہوں گھڑی کا پھل

سترہویں گھڑی دن کو اگر کوا اتر پچھم کے درمیان کی طرف "کھاوا کھاوا" بولے تو سمجھنا کہ کام میں فائدہ ہوگا۔

انیسویں گھڑی کا پھل

انیسویں گھڑی دن کو اگر کوا مشرق کی طرف "مہا مہا" کرے تو سمجھنا کہ غیر ممالک کا سفر کرنا پڑے گا۔

بیسویں گھڑی کا پھل

دن کی بیسویں گھڑی میں اگر کوا شمال کی طرف ہو کر "اے اے" بولے تو سمجھنا کہ دھرم کا کام ہونے والا ہے۔

اکیسویں گھڑی کا پھل

دن کی اکیسویں گھڑی میں اگر کوا اور ہو کر "ساسا" بولے تو سمجھنا کہ اس گھر کے آدمی کو زمین کا فائدہ ہوگا۔

بائیسویں گھڑی کا پھل

دن میں بائیسویں گھڑی کے بعد کوا مشرق کر طرف "آ کا آ کا" بولے تو سمجھنا کہ عجیب چیز کا فائدہ ہوگا۔

تیئیسویں گھڑی کا پھل

تیئیسویں گھڑی میں اگر کوا پورب پچھم کی طرف "اد ون اد ون" بولے تو جلدی گھر کے مالک کو سکھ اور دھن حاصل ہوگا۔

چوبیسویں گھڑی کا پھل

جنوب کی طرف دن کی چوبیسویں گھڑی میں اگر کوا "ادوا ادوا" بولے یہ سمجھنا کہ قحط پڑنے والا ہے۔

پچیسویں گھڑی کا پھل

جنوب مغرب کے بیچ کے کونے کی طرف دن کی پچیسویں گھڑی میں اگر کوا "کھائے کھائے" بولے تو سمجھنا کہ اس گھر والوں میں سے کسی کو ضرور سانپ کا ڈر ہوگا۔

چھبیسویں گھڑی کا پھل

مغرب کی طرف دن کی چھبیسویں گھڑی میں اگر کوا آہا آہا بولے تو سمجھنا کہ گھر کے

ستائیسویں گھڑی کا پھل

شمال کی طرف دن کی ستائیسویں گھڑی میں اگر کوا "آکا آکا" بولے تو سمجھنا کے گھر کے مالک کو بڑا بھاری سکھ حاصل ہونے والا ہے۔

اٹھائیسویں گھڑی کا پھل

مشرق شمال کے بیچ کے کونے کی طرف دن کی اٹھائیسویں گھڑی میں اگر کوا "ساسا" بولے تو سمجھنا کہ گھر کے مالک کا منورتھ (دل کی تمنا) پورا ہوگا۔

انتیسویں گھڑی کا پھل

دن کی انتیسویں گھڑی میں اگر کوا چھت کے اوپر ہو کر "آکھان آکھان" بولے تو سمجھنا کہ اس آدمی کا وہ دن بڑے مزے سے بیتے گا۔

تیسویں گھڑی کا پھل

دن کی تیسویں گھڑی میں اگر کوئی کوا زمین پر بولے "آوآو" تو سمجھنا کہ اُس آدمی کو بڑے دکھ کی بات سننے میں آئے گی۔

شگون کے بارے میں کچھ اور

دن میں جس وقت کوا بولے اسی وقت سات انگل کا پیمانہ اس کی چھایا کو ناپو اُس کو دُگنا کریں۔ اُس سے جو ہندسہ حاصل ہو اس ہندسے کو سات سے تقسیم کریں پر جو باقی رہے اس کا اچھا یا بُرا پھل مندرجہ ذیل ہے۔

ایک باقی بچے تو بھوجن ملے گا۔

دو بچے تو اس گاؤں میں کوئی پیدا ہوگا۔

تین بچے تو کسی کی موت واقع ہوگی۔

چار بچے تو زیادہ گڑبڑ ہوگی یا آگ لگے گی۔

پانچ بچے تو کسی جگہ سے اچھا پیغام آئے گا۔

چھ باقی بچے یا کچھ نہ باقی بچے تو سمجھنا کہ کوا اپنی بولی بولتا ہے۔

شگون آواز زاغ

آواز زاغ کا شگون تجربہ کاروں نے لکھا ہے کہ چار پہروں کے حساب پر ہر سمت کا خواص جدا جدا ہے۔

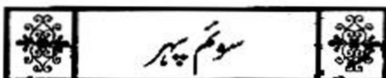
اول پہر

میں زاغ مغرب خواہ مشرق کی طرف آواز دے تو دوستوں سے ملاقات ہو۔ کوئی چیز گم شدہ دستیاب یا کوئی صورت حسین ملے یا کچھ خوشی کی خبر ملے تو دشمن دریغ ہو اور مینہ برسے اگر شمال یا گوشہ شمال و مشرق میں زاغ بولے تو آگ لگے یا کوئی اور مصیبت پیش آئے اگر جانب گوشہ مغرب و شمال کے زاغ آواز دے تو کچھ فائدہ ہو ورنہ آزار و برآئے اگر بجانب جنوب زاغ بولے خبر بد سنے اگر درمیان مغرب و جنوب کے بولے تو دوست سے ملاقات ہو اگر مابین مشرق و جنوب کے آواز زاغ کرے تو بیماری نصیب ہو۔

دوئم پہر

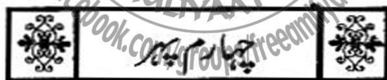
میں اگر زاغ جانب مشرق بولے مہمان آئے۔ یا چوری یا بے عزتی ہو اگر مشرق و جنوب کے درمیان بولے لڑائی ہو۔ اگر جنوب میں بولے یار کی خبر آئے یا ملاقات دوست سے

۰۔اگر درمیان جنوب ومغرب کے بولے تو بیمار کو تندرستی وتندرست کو بیماری ہو اگر مغرب میں بولے تو بیمار کو صحت وملاقات دوست ہو یا دوست کی خبر ملے اگر مغرب وشمال کے درمیان میں بولے تو چور پڑیں یا کوئی عزیز ملے خواہ کسی عورت سے موافقت ہو یا کھانا لذیذ گوشت وغیرہ میسر ہو۔ اگر شمال کی جانب بولے تو زر دستیاب ہو وملاقات دوست وفتح یابی دشمن پر پائے اگر مابین مشرق وشمال زاغ بولے تو چوروں کا خوف ہو۔



سوئم پہر

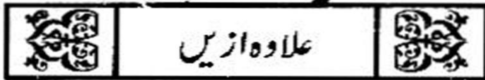
میں اگر مشرق میں زاغ بولے مینہ برسے یا چور کا خوف ہوئے دشمن پر فتح پائے اگر مابین مشرق وجنوب کے بولے تو آگ لگے یا لڑائی ہو خواہری باتیں سنے اور کہیں جائے تو برائی ملے اگر جنوب میں بولے تو لڑائی ہو۔ یا خبر پائے اگر گوشہ مغرب وجنوب میں بولے تو بیماری ہو یا کوئی جانور خوش الحال ہو۔ یا مینہ برسے۔ اگر مغرب میں بولے خبر خوشی سنے یا مٹھائی کھائے یا دشمن دفع ہو یا بیمار ہو یا نوکر رکھے اور کہیں جائے تو کام ہو جائے اگر مغرب وشمال میں بولے تو ابر ہو اور ہوا تند چلے یا بری باتیں سنے اگر جانب شمال سے آواز آئے تو خوش خبری سنے اگر جانب گوشہ شمال ومغرب بولے تو بیماری سے صحت پائے اگر اوپر سے آواز آئے تو کچھ کھانے کو ملے۔



چہارم پہر

میں زاغ جانب مشرق بولے۔ زر ملے یا حاکم ہو۔ اگر مشرق وجنوب کے مابین بولے تو کچھ بہتری ہو۔ یا دوستوں سے ملاقات ہو یا بیمار ہو اگر جنوب میں بولے تو دشمن کا خوف ہو یا بیماری ہو اگر مابین جنوب ومغرب کے بولے تو برائی ہو یا دوست ملے یا کہیں سے خوف ہو یا چوروں سے لڑائی ہو اگر غروب میں بولے تو وصل دوست ہو اور کسی جانب سے کچھ فائدہ ہو اگر مابین غرب وشمال کے بولے تو کوئی عورت سے موافقت ہو یا مینہ برسے اور سفر میں فتح، فیروزی ہوگی [illegible] اگر شمال میں بولے تو عورت خوبصورت سے ملاقات ہو یا سفر پیش آئے۔ اگر شمال و

مشرق کے درمیان میں بولے تو دوستوں سے ملاقات ہو یا کوئی اچھی چیز ہاتھ لگے۔ اگر کہیں جاتے وقت بولے تو بیماری ہو وہلاکت کو پہنچے اگر کسی لکڑی پر بیٹھ کے بولے تو، کچھ بات ہو۔ یا دشمن دفع ہو۔ بیماری دہ ہو۔ اگر اوپر بولے تو کچھ فائدہ حاصل ہو کوئی خبر ملے۔



علاوہ ازیں

اگر ایک آدمی کسی راج دربار کے کام کے لئے جارہا ہو اور کسی افسر کو ملے تو گھر سے نکلتے وقت کوا جانب مشرق سے بول اٹھے اور بولتے ہی اڑ جائے یا اڑتے ہوئے بولتا جائے اور جانب مغرب روانہ ہو تو سمجھو کہ جس کام کے لئے شخص مذکور جارہا ہے وہ سو فیصدی کامیاب ہوگا۔ اور اگر وہی کوا بجائے مغرب کے اڑتا ہوا جانب شمال چلا جائے تو اس کام میں کامیابی تو ہوگی مگر ذرا آہستہ آہستہ وہ کام انجام پذیر ہوگا۔ اور اگر وہ کوا جانب دکن یعنی جنوب اڑ جائے تو اس کام میں کوئی کامیابی نہ ہوگی اور اگر اسی طرح کوئی شخص مذکور بالا کام کے لئے جارہا ہو تو مغرب کی جانب سے کوا بول اٹھے یا اڑتے ہوئے بولتا جائے تو وہ کام اس شخص کے افسر کے پاس پہنچنے سے پہلے سرانجام ہو چکا ہوگا۔ مگر اس میں یہ شرط ہوگی کہ اگر کوا مغرب سے شمال کے جانب سے اڑا جارہا ہے تو وہ کام کسی دوسرے کے حق میں ہو چکا ہوگا۔ مگر شخص مذکور کی اس میں رسوائی نہ ہوگی بلکہ افسر مذکور اس کے حق میں نہ ہونے پر افسوس ظاہر کرے گا اور اندازاً کسی اور طریقہ سے اس کی تلافی کرنے کا وعدہ کر کے اس کی حوصلہ افزائی کرے گا۔ اور اس سے نہایت عزت وآبرو سے پیش آئے گا۔ اور اگر کوا مذکور ایسے کام میں شمال کی جانب سے اڑتا ہوا یا بیٹھا ہوا بول اٹھے تو سمجھو کہ اس کام میں بہت سرگرمی اٹھا کر کامیابی ہوگی۔ مگر اس میں لالچ بہت زیادہ ہوگا۔ اور اگر کوا مذکور کام ہذا کے وقت دکن کی جانب سے یعنی جنوب کی جانب سے بول اٹھے تو کام مذکور مشکل سے ہوگا۔ ہاں اگر یہ کوا بولتے ہوئے جنوب سے جانب مشرق چلا جائے تو وہ کام ہوگا ضرور مگر کچھ دیر سے ہوگا۔



کوّا کی آواز کے متفرق شگون



اگر کوئی کوّا علی الصبح آسمان کی طرف چونچ کر کے یعنی سر اٹھا کر آسمان کی طرف کر کے زور زور سے لگاتار بولتا جائے تو یہ اس امر پر دلالت کرتا ہے کہ اس سال موسم بہار اچھا رہے گا۔ پھول اور پھل کثرت سے ہوں گے۔ بیماریاں کم ہوں گی۔ اور اگر بوقت دوپہر کوا آسمان کی طرف چونچ کر کے لگاتار زور زور سے بولتا ہوا دکھائی دے تو یقین جانئے کہ آنے والا فصل اچھا نہیں ہوگا ملک میں خشک سالی ہوگی اجناس گراں ہوں گے اور بارش کم ہوگی۔ البتہ لال رنگ کی اجناس میں کمی تھوڑی ہوگی۔ تیلوں کے نرخ بہت ہی کم ہوں گے۔ تیل گراں ہوگا۔ گھی اور دودھ کی کمی اور گرانی ہوگی۔

اور اگر شام کے وقت جب کہ سورج غروب ہو رہا ہو اور اس کی دھوپ میں شدت نہ رہی ہو اس وقت کوئی کوّا آسمان کی طرف چونچ اٹھا کر اور سر کو اونچا کر کے بولتا ہوا نظر آئے تو سمجھو کہ امسال بارش بہت کثرت سے ہوگی آنے والی فصل بہت اچھی ہوگی۔ کھیت ہرے سرسبز ہوں گے زمیندار اور کسان خوشحال ہوں گے۔ اجناس کے نرخ میں کچھ ارزاں رہے گی۔ چونکہ فصل بافراط ہوگی مزدور لوگ زیادہ خوشحال ہوں گے۔ کپڑا کے نرخ میں بھی کمی رہے گی مگر بکری بہت زیادہ ہوگی دودھ اور گھی میں افراط ہوگی چونکہ چراگاہیں سرسبز ہوں گی۔ گھی اور دودھ کے نرخ میں بھی قدرے کمی رہے گی بخارات اور پیٹ کی بیماریوں میں اضافہ ہوگا۔ کہیں کہیں ہیضہ کی وبا بھی پھیلے گی اور نقصان جان بہت کم ہوگا۔ مگر بہر صورت لوگ خوشحال اور فارغ البال نظر آئیں گے۔



کوّا کے اس شگون سے جلدی شادی ہو جاتی ہے



اگر کسی نوجوان لڑکی کے سر پر علی الصبح کوئی کوّا اچھلتا جائے اور منڈلائے تو سمجھو کہ اس لڑکی کی بہت ہی جلد ہی دنوں میں ہی شادی ہونے والی ہے اور اسی طرح اگر کسی نوجوان لڑکے کے سر پر کوّا ایسا کرے تو اس کی بھی بعینہ یہی تعبیر ہے۔



کوّا کے اس شگون سے جدائی ہو جاتی ہے



اگر کوئی کوّا دوپہر کے وقت کسی نوجوان لڑکے یا لڑکی کے سر پر منڈلائے اور چلائے تو سمجھ لو کہ اگر لڑکا یا لڑکی منگنی ہوئی ہو تو ٹوٹ جائے گی۔ اس کا یہ رشتہ ٹوٹ جائے گا اور اگر ان دونوں میں سے کوئی شادی شدہ ہے تو عورت کی صورت میں خاوند سے یا مرد کی صورت میں عورت سے اس کی جدائی ہونے والی ہے۔ چاہے اس کی وجہ لڑائی ہو یا موت مگر یہ جدائی مستقل ہوگی۔ پھر ان کا ملاپ کبھی نہ ہو سکے گا۔



کوّا کے اس شگون سے لڑکا پیدا ہو جاتا ہے



اگر شام کے وقت کوّا جوان لڑکے یا لڑکی میں سے کسی ایک کے سر پر منڈلائے تو یقیناً دونوں کی مراد بر آنے والی ہے مطلب یہ کہ ان کا لڑکا پیدا ہونے والا ہے۔



کوّا کے چند حیرت انگیز کرشمے





کوّا منتر کے ذریعہ عورت محبت میں بیقرار ہوگی



بروز سنیچر وار سیاہ زاغ کی زبان اور مسان کی خاک اور اس میں اپنے ہاتھ پاؤں کے ناخنوں کی راکھ اور مطلوب کے بائیں پاؤں کے تلے کی خاک اور چورستے کی خاک ان سب کو پیس کر باحفاظت رکھیں اور بوقت ضرورت مطلوب کے سر پر تھوڑی سی ڈال دیں پس وہ عورت محبت میں بے قرار ہوگی۔



کوا انتر کے ذریعہ دشمن مقابلہ نہ کر سکے



سیاہ گھوڑے اور بکرے کے پاؤں کے بال اور منگلوار یا اتوار کو سیاہ مرغ اور زاغ یعنی کوا کے چار پر لے کران کو جلائے اوران کی راکھ کو پانی میں کھرل کر کے شیشی میں رکھ چھوڑے جب اس کا تلک لگا کر دشمن کے مقابلہ میں جائے تو وہ اس سے خوف زدہ ہو اور اس کے مقابل تاب مقابلہ نہ لائے۔



کوا انتر کے ذریعہ دو محبوں میں دشمنی ہو جائے



اگر زاغ کا پر اور الو کا پر دونوں کو جا شب یکشنبہ کو جلا کر خاک اس کی دو محبوں کے سر پر بلا اطلاع ڈال دیں تو دونوں کے درمیان عداوت پیدا ہو۔

اگر الو اور کوا کا خون لے کر دونوں کو ملا کر باہم آمیزش کر کے دونوں محبوبوں کا پہنا ہوا کپڑا لے کر تر کریں اور کسی کی چودش کی رات کو جلا کر راکھ اس کی قدرے ان دونوں کے سر پر ڈال دیں تو ہر دو کا آپس میں نفاق ہو ایک دوسرے سے نفرت کریں۔

بروز اماوش یا قمر در عقرب یا بروز منگلوار یا اتوار گھگو کی پیشانی لا کر اور کوا کے ناخن اور چیل کے پر اور الو کے پر لے کر سب کو باریک کرے اوران کو گوگل کی دھوپ دے کر اس سفوف کو باریک کرے اور اس سفوف میں سے جس گھر میں ایک چٹکی ڈال دے اس گھر میں میاں بیوی کے درمیان جھگڑا اور لڑائی شروع ہو جائے۔



کوا انتر کے ذریعہ دشمن بیمار اور دیوانہ ہو جائے



زاغ کے داہنے بازو کا پر اور گیدڑ کی دم کے بال بروز اتوار لا کر ان کو گوگل کی دھوپ دے کر دشمن جس چار پائی پر سوتا ہے اس پر رکھ دے یا اس کے بستر پر ڈال دے تو بیمار اور پاگل ہو



کوا تنتر کے ذریعے دشمن اپنا مکان چھوڑ دے



کوے کا گھونسلہ بروز منگل درخت سے اتار کر اُس کو جلا کر راکھ کرے اور پھر وہ راکھ جس دشمن یا کسی دیگر کے سر پر تھوڑی سی ڈال دے تو اس کا دل اچاٹ ایسا ہو کہ ایک جگہ اس کی طبیعت نہ لگے اور فوراً اپنا مکان چھوڑ کر چلا جائے۔



کوا تنتر کے ذریعہ دشمن فوراً گھر سے بھاگ جائیں



اتوار یا منگل کو گھگو کا پر اور زاغ سیاہ کا پر دونوں کو یکجا کر کے جلا دیں اور اس کی خاک سے ایک چٹکی جس کے سر پر ڈال دیں اس کا دل اچاٹ ہو جائے ایسا خوفزدہ ہو کہ کہیں اس کا دل نہ لگے اور فوراً اپنے گھر سے بھاگ جائے۔



کوا تنتر کے ذریعے دشمن کا تکلیف میں مبتلا ہونا



اتوار کے روز میں کوے کی ہڈیوں کی کیل بنا کر اس پر سات مرتبہ یہ منتر داوم جاں جاں جبیں حبش جوں ہتہ تہہ سواہا پڑھ کر دشمن کے گھر میں وہ کیل گاڑ دیں تو دشمن کو تکلیف ہو۔



کوا تنتر کے ذریعہ بغیر چابی کے قفل کھل جائے



ایک جگہ لکھا ہے کہ اتوار کے دن دوپہر کے وقت چیل و کوا کے گھونسلے کو مادرزاد ننگا ہو کر اتار لائے اور اس کو گوگل کی دھونی دے کر پھر مسان میں جا کر چتا کی آگ میں اس کو جلا کر خاکستر کرے اور پھر وہ خاک جس بند قفل پر ایک چٹکی بھر ڈال دے وہ قفل خود بخود بغیر کنجی لگائے کھل جائے۔



کوا اتنتر کے ذریعہ بچے کی کھانسی فوراً دور ہو جائے



اگر پنجابی زاغ یعنی کوے کی بیٹ کو پوٹلی میں باندھ کر لڑکے کے گلے میں باندھ دیں تو کھانسی کی مرض سے آرام ہو۔



کوا اتنتر کے ذریعہ مرض جنوں سے فوراً نجات ملے



اگر بچھو کا ڈنک اور کوا کا ناخن و کتے کا ناخن ان تینوں کو اونٹ کے چمڑے میں بطور تعویذ بنا کر کسی مجنوں اور یا کسی مخبوط الحواس کے گلے میں باندھیں تو اس کو فوراً اس مرض جنون سے فائدہ ہوگا۔



کوا اتنتر کا وشی کرن ٹوٹکہ



بروز یکشنبہ اپنے بیسوں ناخن اور زبان زاغ سفید و خاک مسان کو جلا دیں اور لعاب دہن خود و خون بائیں ہاتھ کی چھنگلی کا نکال کر اس میں ملا کر گولیاں بنائیں اور اسی روز ایک گولی پے محبوب : کھلا دیں مطیع ہوگا۔



کوا اتنتر کے ذریعے عورت کا حیض جاری کرانا



بروز پنجشنبہ عروج ماہ میں زاغ سیاہ نر کی چونچ لا کر اسے گوگل کی دھونی دے اور عورت کا تصور رکھے جس کا حیض جاری کرنا منظور ہو اس کے راستے میں منقار سے لکیر کھینچ دے حتی کہ جب عورت اس پر سے گزرے تو حیض جاری ہو۔



کوا اتنتر کے ذریعہ زمین کے اندر کے خزانے نظر آئیں





کوّا منتر کے ذریعہ گھوڑے کی رفتار کا تیز ہونا



بعض گھوڑے شکل و شباہت اور جسامت میں تو بہت عمدہ ہوتے ہیں مگر اُن کی رفتارت نہایت ہی گندی اور پست ہوتی ہے تیز گھوڑ دوڑوں اور ریسوں میں بھی گھوڑے کی تیز رفتاری اور عمدہ رفتاری کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ ایسے حالات میں اگر آپ چاہیں کہ گھوڑے کی رفتار تیز اور عمدہ اور پسندیدہ ہو تو شب برات کے روز دوپہر کے وقت ایک کوا کو اس کے گھونسلے میں پکڑیں۔ اس بات کو پہلے سے ہی تاڑ رکھیں کہ کوا جوان اسیر ہو کوئی بوڑھا اور مریض نہ ہو۔

ایسے کوے کو گھونسلے سے ہی پکڑیں۔ اس کوا کو اپنے مسکن پر لے آئیں اور اُسے دانہ دنکا سے ہوشیار کریں۔ اسی شب رات کو جس پنجرے میں اُسے رکھیں اس میں قدرے سندور ڈوبا لال رنگ کا لتہ بچھا دیں اور بجائے پانی کے اس پنجرہ میں پینے کے لئے چھٹانک بھر خالص عرق گلاب ڈال چھوڑیں۔ صبح پو پھٹتے قریباً پانچ بجے ایک برتن میں ببول کی آگ ایک انگیٹھی میں جلادیں اور جب دھواں نہ ہو کوئلے خوب لال ہو رہے ہیں تو اُن پر صندل سرخ کا بورا اگر دو اور گوگل اور حرمل ڈال دو اور یہ سب چیزیں ایسی قدر ڈالیں کہ ان میں سے ہلکا ہلکا دھواں قریب ایک گھنٹے کے نکلتا رہے جب کمرہ خوشبو سے خوب معطر ہو جائے تو اس وقت جبکہ قدرے دن کی روشنی بھی ہو چکی ہو گی اس کمرہ میں ہی اس کوا کو کھانے کے لئے دو تولہ شہد خالص ایک چھٹانک دوغ شیر مادہ گاؤ میں خوب ملا کر کسی برتن میں کھانے کے لئے دیں یا اُس کے پنجرہ میں کھانے کے لئے رکھ دیں آپ دور ہو جائیں تاکہ کوا اُس غذا کو آزادی سے کھا سکے پھر دوپہر کو اس کوّا کے پنجرہ کو کسی آم کے درخت کے نیچے لا کر رکھ دیں یا اُس درخت کی کسی شاخ سے بلند کر کے لٹکا دیں۔ اور اس کی غذا کے لئے اُبلے ہوئے چاول سفید اس پنجرہ میں ڈال دیں۔ اور ان چاولوں پر قدرے چینی سفید بغرض شیرینی ڈال دیں۔

اب اس کوا کو اس رات قریباً بارہ بجے کے ہلاک کریں اور اس کے خون کو محفوظ رکھیں۔ کوا کو باہر زمین میں دفن کر دیں۔

اب اس خون کو ایک کھرل میں ڈالیں اس میں ایک ماشہ کستوری تین ماشہ زعفران کاشمیری خالص ملا دیں اور اسے کھرل کرنا شروع کریں اور اس وقت تک برابر کھرل کرتے چلے جائیں جب تک کہ یہ خون خشک ہو۔ میدہ کی طرح سفوف نہ ہو جائے اب اس مرکب سفوف کو ایک سرخ رنگ کی شیشی میں محفوظ رکھیں۔

گندے سے گندے اور کمزور سے کمزور گھوڑے کو بھی اگر آپ چالیس دن لگا تار بوقت دوپہر بطور انجن اس کی دونوں آنکھوں میں سلائی سے یا یونہی ذرا روئی سے چھڑک دیں گے مگر یاد رہے کہ درمیان میں ناغہ بالکل نہ ہونے پائے تو یہ گھوڑا ہمیشہ کے لئے نہایت ہی تیز اور عمدہ رفتار ہوگا اور ہر شخص کا پسندیدہ اور مقبول ہوگا اور اس کی قیمت کئی گنا بڑھ جائے گی۔

اور اگر کسی گھوڑے کو کسی شرط کی دوڑ یا مقابلہ میں لے جانا ہو تو چاہیے یہی سابقہ گھوڑا ہو یا کوئی نیا گھوڑا ہو یعنی جس پر چالیس دن لگا تار یہ سفوف مرکب بطور انجن مرکب استعمال نہ ہوا ہو تو اس ریس یعنی دوڑ سے ایک گھنٹہ پہلے ہی مرکب سفوف تھوڑا سا حسب سابق اس کی دونوں آنکھوں میں ڈالیں اور قریب ایک رتی اس کی زبان پر ڈال دیں اور قریباً دو دو رتی اس کے چاروں پاؤں کے کھروں پر مل دیں اور پھر قدرت کا تماشہ دیکھیں۔

ایسا عمل کرنے کے قریب قریب پندرہ بیس منٹ بعد ہی وہ گھوڑا جس پر یہ عمل کیا گیا ہے نہایت ہی چست و چالاک اور چاق و چوبند ہو جائے گا۔ اور اتنا طاقت ور اور زور آور ہو جائے گا کہ اس کا زور جھیلا نہ جائے گا۔ اور مقابلہ کے تمام گھوڑے اس کی تیز رفتاری اور شہزوری سے مغلوب ہو کر بازی ہار جائیں گے۔



کوّا کا واک سدھی تنتر



آپ نے بڑے بڑے مہاتما اور بزرگ دیکھے ہوں گے جو کچھ بھی زبان سے نکال دیتے ہیں وہ ہو کر رہتا ہے انہوں نے تو اپنی راست گفتاری اور دیوی دیوتاؤں یا پیغمبر اور اولیاؤں کی سدھی کے لئے اس پدوی کو حاصل کیا ہوا ہوتا ہے۔ مگر قدرت کاملہ نے کوا میں بھی ایک ایسی طاقت بخشی ہے کہ جسے کہ حاصل کرنے سے اور اس پر عمل پیرا ہونے سے حضرت انسان واک سدھی حاصل کر لیتا ہے۔ یعنی جو کچھ وہ زبان سے کہے وہ ہو کر رہتا ہے۔

آپ پورنماشی کے دن رات کے بارہ بجے ایک کوا کو جب کہ وہ اپنے گھونسلہ میں مست خواب ہو گرفتار کریں۔ اُسے دائیں ہاتھ میں پکڑ کر اپنے سینے سے لگائے ہوئے اپنے مسکن پر لائیں۔

صبح چار بجے اٹھ کر اس پنجرہ کو جس میں کہ کوا بند ہے سامنے رکھیں اور کوا کی حرکات کو ایک گھنٹہ تک تاکتے رہیں جب پو پھٹنے لگے اور یہ پہلی کائیں کی آواز نکالے تو اسے اسی وقت ہلاک کر ڈالیں اور احتیاط سے اس کی زبان سالم اس کے منہ سے نکال لیں۔

مگر یاد رہے کہ آپ کی چھری سے زبان کے کسی حصہ پر کوئی شگاف نہ پڑ جائے۔

اب بقایا نعش کو باہر کہیں دفن کریں اور حاصل شدہ زبان مذکور کو سایہ میں خشک کریں اور اس کو ایک کھرل میں ڈالیں اس میں دو تولہ عرق کیوڑہ ایک ماشہ مروارید ناسفتہ ایک ماشہ گورو چن۔ ایک ماشہ شیرہ حنا ڈالیں۔ اور اسے کھرل کرتے جائیں اور اس حد تک کھرل کریں کہ یہ سب بالکل میدہ کی طرح ملائم سفوف بن جائے۔

اب اس سفوف کو تین بوند شہد خالص کے قریب ڈال کر ایک گولی سی بنالیں۔ خالص سونا جس میں تین رتی فی تولہ کے حساب تانبہ ملا ہو کہ ایک خلادار پتری سی بنوالیں۔ اس کے خلا میں اب یہ گولی بھر دیں جو شہد و زبان مذکور کے مرکب سفوف سے تیار ہوئی ہے۔ اب اس پتری کا منہ

بند کر دیں بلکہ بہتر رہے گا کہ سنار سے پکتہ سونے کا ٹانکا لگوا کر بند کریں جب بھی یا جہاں، کہیں آپ نے اپنے واک کی سدھی دکھائی ہو تو اس پٹری کو جو کہ سبز رنگ کے خالص ریشمی تاگا میں پروئی ہوئی ہو اس کو گلے میں ڈال لیں جو آپ کے ننگے سینے سے لگی ہو اور اوپر سے کسی کو وہ نظر نہ آئے یعنی کہ آپ کے کپڑوں یعنی پوشاک کے نیچے ہو اس پٹری کو پہن کر جو بھی واک آپ اپنے منہ سے نکالیں گے وہ ہر طرح درست ثابت ہو گا اور لوگ آپ کو ایک بہت بڑا مہاتما عابد اور خدا رسیدہ تصور کریں گے اور آپ پر اپنی جان تک قربان کرنے میں فخر سمجھیں گے اور آپ کو دیوتاؤں کی طرح پوجیں گے۔

کوا انتر کے ذریعہ کسی عورت کے دل کا حال معلوم کرنا

اگر آپ چاہتے ہیں کہ کسی ایسی عورت کے دلی رازوں سے واقفیت ہو جو اپنے دلی خیالات اور جاذبیت کی نہایت ہی پختہ راز دار ہو۔ اور کسی طرح بھی کسی کو اپنے دلی حالات کا پتہ نہ لگنے دے یعنی کہ اس کا دل سمندر کی طرح گہرا ہو۔ جس کی گہرائی تک کوئی بھی نہ پہنچ سکتا ہو تو آپ اس رات کو جس دن کہ چاند گرہن ہو اور اگر رات کو چاند گرہن ہو تو اور بھی موزوں ہو گا۔

رات کے قریب دو بجے ایک کوا کو پکڑیں جب کہ وہ گھونسلہ میں سو رہا ہو اگر کوا مادہ ہو تو اور بھی بہتر ہو گا اس بات کا جائزہ لیں کہ کوا کو آپ کہاں سے پکڑیں گے اور کس طرح وہ آسانی سے آپ کی گرفت میں آئے گا پہلے کئی چکر لگاتے رہیں تا کہ عین موقع پر آپ کی گرفت ہو اس کوا کو بعد گرفت دائیں ہاتھ سے پکڑے ہوئے اپنے مسکن پر لائیں اور اس شب اُسے کسی چوبی پنجرہ میں بند کر دیں۔

صبح اٹھ کر اس کوا کو پہلے باہر نکال کر صاف کنواں کے پاک پانی سے غسل دیں اور پھر اسی پنجرہ کو بھی پاک پانی سے صاف کر کے اس میں ایک سبز رنگ کا سوتی کپڑا بچھا کر مذکورہ بالا پنجرہ میں بند کر کے چھوڑ دیں۔

ایک گھنٹہ کے بعد ایک کانسی کے برتن میں رال چینی سفید دھوپ بورا صندل سفید کافور اور مصطگی رومی ہر ایک تین تین ماشہ اور کستوری تین رتی ڈال دیں۔ ان سب چیزوں کو ڈال کر اس برتن میں بیری کے کوئلوں کو جو جل کر لال ہو گئے ہوں ڈال دیں اس میں سے دھیما دھیما دھواں نکلتا رہے اور کمرہ معطر ہو جائے۔

جب دھواں ختم ہو جائے مگر کمرہ ابھی معطر ہو تو ایک روٹی جو آرو گندم اور خالص گھی سے بنائی گئی ہو اس میں چینی سفید ڈال کر چوری بنالیں اور اس کوا کو بطور غذا کے ڈال کر خود پرے ہو جائیں تا کہ کوا اندکور اُسے آزادی سے غذا کر سکے۔

ساتھ ہی ایک برتن میں قدرے پانی بھی اس کے پنجرہ میں ڈال آئیں مگر یاد رہے کہ اس پانی کی تہ کے نیچے قدرے زعفران کستوری اور عنبر ضرور پڑا ہونا چاہیے۔ ایک گھنٹہ تک اس کوا کے کمرہ میں بالکل نہ آئیں مگر یاد رہے کہ یہ سب کچھ جس کمرہ میں ہو وہ صاف شفاف ہو اور اس میں روشنی پوری طرح داخل ہو سکتی ہو یعنی کہ وہ کمرہ تاریک نہ ہو۔

ایک گھنٹہ بعد جب آپ اس کمرہ میں آئیں گے تو کوا نے وہ مرغن اور شریں چوری بھی کھائی ہو گی اور اپنے وزن و جحم کے مطابق حسب ضرورت پانی بھی پی لیا ہو گا۔ اب کوا اندکور کو سایہ دار جگہ میں اسی پنجرہ میں بند یا کھلی جگہ باہر یا کسی مکان کی کھلی چھت پر رکھ دیں۔ دوپہر کوا سے صرف دو وقت کھانے کو دیں اور شام کو بھی اسے صبح کی طرح حسب معمول چوری اور پانی جیسا کہ صبح دیا تھا ڈال دیں۔

اسی طرح تین دن برابر عمل کرتے رہیں۔ چوتھے دن صبح قریباً آٹھ بجے اس کوا کے پنجرہ میں پانی کے برتن میں ماء العسل یعنی شہد ملا پانی ڈال دیں۔ اور انتظار کریں کہ وہ اس پانی کو تھوڑا بہت پی ضرور لے چاہے دو بوند ہی پیے۔ جب ایسا ہو تو پھر آپ اس کوا کو ہلاک کر ڈالیں اور نہایت ہوشیاری سے اس کے سینہ سے اس کے دل کو نکال لیں۔

آپ کا نشتر دل کو کہیں ذرہ بھر بھی چھید نہ دے دل کو نہایت احتیاط سے نکال کر تین دن تک شراب دو آتشہ خالص میں ڈال کر رکھ دیں۔

تیسرے دن اسے شراب سے نکال لیں اور اسے سیندور خالص سے لت پت کر ڈالیں

اور پھر تین دن کے لئے کسی چوبی ڈبیہ میں سیندور ڈال کر اس میں بند کر کے رکھ دیں۔ پھر ایک کھرل میں کافور عرق گلاب اور زعفران ڈال کر خوب رگڑیں کہ ایک ئی یعنی لیپ سا بن جائے اب اس دل کو ڈبیہ سے نکال کر اس مرکب لیپ [illegible] کے خشک کر لیں۔ اور جب خشک ہو جائے تو اسے اسی ڈبیہ سندور والی میں پھر بند کر کے رکھ [illegible] یں۔ جب کبھی آپ کو ضرورت ہو اور آپ نے کسی کے دل کا حال جاننا ہو تو جب وہ شخصیت نیند میں خوب ہو تو اس کے دل پر اس دل کو اس [illegible] سے آہستگی سے رکھ کر چھوڑ دیں۔ دو تین منٹ کے وقفہ کے بعد آپ دیکھیں گے کہ خواب کی طرح بولنا شروع ہو جائے گی اور وہ [illegible] کے دلی جذبات اور خیالات اور بستہ راز [illegible] اور [illegible] کی آواز کی [illegible] ہو گی کہ [illegible] وہ کبھی [illegible] کلام کر رہی ہو جسے آپ [illegible] سمجھا اور سن سکیں گے۔ جب آپ سمجھیں کہ وہ تمام جذبات بیان کر چکی ہے تو آپ وہ دل وہاں سے اٹھا لیں تو پھر اس کی وہ حالت جائے گی دوسرے دن بیدار ہونے پر [illegible] کو علم نہ ہو گا وہ سمجھے گی خواب [illegible] سے راز کھل چکی [illegible] کوئی سحر یا عمل ہوا ہے۔

ایک سنیاسی مہاتما کا بتلایا ہوا خاص عمل

یہ وہ عمل ہے جو کہ ایک سنیاسی مہاتما کے پاس سال بھر بڑی جدوجہد کے بعد ہم کو حاصل ہوا ہے اور جو زر کثیر خرچ ہو اس کے لکھنے کی کوئی خاص ضرورت نہیں۔ گو ایسے عمل کتابوں میں کوئی بھی درج ذیل نہیں کرتا۔ مگر ضمیر اجازت نہیں دیتا کہ اس عمل کو ناظرین سے پوشیدہ رکھا جائے۔ آپ سینکڑوں روپے خرچ کریں آپ کو یہ عمل کہیں سے نہ مل سکے گا۔ مگر ہم اپنی کتاب کی مشہوری کی خاطر آپ کو مفت بتلا رہے ہیں آپ اس لاجواب اور خاص الخاص عمل سے فائدہ اٹھائیے۔

توجہ فرمائیں!

اس کتاب کو ہم نے اچھی پڑھ کر تسلی کر کے چھاپا ہے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو نشاندہی کر کے تعاون فرمائیں مصنف یا پبلشرز جان بوجھ کر یا ارادتاً کوئی ایسا کام نہیں کرتے انسان غلطی کا پتلا ہے غلطی ہو سکتی ہے جہاں غلطی دیکھیں نوٹ فرما کر پبلشرز کو فون پر بتائیں تاکہ غلطی کا ازالہ ہو سکے آئندہ ایسی غلطی نہ ہوگی ہم خدا اور اس کے رسول کو ماننے والے ہیں ارادتاً ہم غلطی نہیں کرتے۔

ادارہ و مصنف



کوا کے آخری نایاب وقیمتی گوہر ملاحظہ فرمایئے

بعض ویرانوں میں جہاں درختوں کے ذخیرے ہوتے ہیں اکثر کوؤں کے گھونسلے اکٹھے پائے جاتے ہیں۔ ویرانے میں کسی ایسے ذخیرے کی تلاش کریں جہاں سینکڑوں گھونسلے پائے جاتے ہیں ایسے گھونسلوں میں بعض گھونسلوں میں ان کے بچے بھی پائے جاتے ہیں۔ اس چیز کو کئی بار اس ویرانے میں جاکر دیکھیں اس ذخیرہ کو زیر تجویز لائیں جس میں ایک درجن سے کم ایسے گھونسلے نہ ہوں جس میں کہ کوؤں کے بچے پائے جائیں۔

یاد رہے کہ کوؤں کے گھونسلوں میں بعض اوقات کوئلوں کے بچے بھی پائے جاتے ہیں جن کو کہ کوے اپنے بچے سمجھ کر اپنے گھونسلوں میں جا کر رکھتے ہیں۔ ہماری مراد صرف ان گھونسلوں سے ہے جن میں خالص کوؤں کے بچے پائے جائیں۔ قریب پانچ بجے شام آپ ان گھونسلوں میں جائیں چونکہ ایسے وقت کوے اپنے گھونسلوں میں موجود نہیں ہوتے اپنے ساتھ سیاہ رنگ کے گھوڑوں کی دم کے بال لے جائیں۔ اب ہر بچہ دار گھونسلے میں جا کر ہر بچہ کے دونوں پاؤں کو گھوڑے کے بال سے باندھ دیں اور وہاں سے چلے آئیں۔

رات گذرنے پر جب آپ صبح چھ بجے کے قریب ان گھونسلوں میں جائیں گے تو دیکھیں گے اُن بچوں کے پاؤں جن کو آپ باندھ کر آئے تھے بالکل آزاد ہوں گے۔ ان بچوں کو گھونسلوں سے باہر نکال دیں اور ان گھونسلوں کو اکھیڑ کر اکٹھا کرلیں اور پھر رات کے بارہ بجے ایسی رات جس رات کو چاند نہ ہو اور رات اندھیری ہو کسی دریا پر جائیں اور ہر گھونسلہ کے ایک ایک تنکا کو علیحدہ کر کے دریا میں ڈالتے جائیں اور ساتھ ہی ہر تنکے پر یہ منتر بھی پڑھتے جائیں۔

کوڑے شاہ مست پڑا

کوڑے شاہ اسک پڑا

ان تنکوں میں سے کسی ایک گھونسلے کے تنکوں میں ایک معجزہ نما طاقت ہے مگر آپ اگر دریا میں نہ ڈالیں تو اس کا علم نہیں ہوتا۔ جس قدرت والے گھونسلہ کا تنکا دریا میں گرے گا تو اسی

وقت اس دریا میں ایک تلاطم بپا ہوگا اور پانی مد و جزر میں آجائے گا۔ اور اس میں بڑی بڑی لہریں اٹھیں گی اور بڑا زور شور شروع ہو جائے گا۔ اور ایک بھیانک صورت پیدا ہو جائے گی۔ آپ کا دل اس وقت ڈر جائے گا۔ اور آپ خوف سے بھاگنے کی کوشش کریں گے۔ اور اگر آپ بھاگے تو پھر آپ کو بھیانک آوازیں آئیں گی اور آپ خوف سے گر کر بے ہوش ہو جائیں گے اور آپ کا سب عمل بے کار ہو جائے گا اور وہ طاقت والا گھونسلہ آپ سے چھین کر لے جائے گی اس لئے خیال رہے کہ آپ اس موقع پر ذرا بھی خوف نہ کھائیں اور اپنے دل کو خاص طور پر مضبوط رکھیں۔ اور باہمت شیر دل انسان کی طرح کام کریں۔

اس کے بعد آپ دریا میں اور تنکے اس گھونسلے کے ڈالنے بند کر دیں۔ قریب نصف گھنٹہ کے یہ بھیانک حالت جاری رہے گی اور اس کے بعد بالکل خاموشی چھا جائے گی جب عالم خاموشی کو پندرہ منٹ گذر جائیں تو آپ اس گھونسلہ کو مضبوطی سے اپنے دائیں ہاتھ میں قابو رکھیں اور اسے تین بار بوسہ دیں اور پھر پہلے اسے اپنے منہ سے چھوئیں اور پھر اپنے سینہ سے چھوئیں اور دریا سے اپنے مسکن کو روانہ ہوں اب آپ کو معلوم ہے کہ آپ کے پاس ایک لامحدود طاقت ہے اس گھونسلہ کا ہر ایک تنکا پوری شکتی کا مالک ہے اس تنکوں میں سے ہر ایک تنکا سے آپ کئی کام لے سکتے ہیں ان تنکوں میں سے جب بھی آپ کو ضرورت ہو ایک تنکا لے لیا کریں۔ اور اسے اپنی دائیں جیب میں اور اگر جیب نہ ہو تو اپنی دستار کے اگلی طرف رکھ کر اس ضرورت کو جائیں۔ تو جو حکام بھی ہوگا فوراً آپ کے حق میں ہوگا۔ اور آپ کی مراد بر لائے گی۔

ترکیب استعمال

اس گھونسلہ کو ایک جنیوڑ بیہ میں رکھیں جس میں کہ خالص سیندور کافور اور صندل سفید کا بورا ڈالا ہوا ہو۔ جب کبھی بھی کوئی تنکا اس سے اپنی مراد بر آنے کے لئے لیں تو اس تنکا کے لئے پہلے دودھ شیر یا دودھ کی لسی میں 21 دن نہلائیں۔ اور پھر اسے جیب یا دستار میں رکھ کر کام لیا کریں نیز اس کے چاندی یا سونے کی پتری ہو چڑھا کر گلے میں بھی ڈالا جا سکتا ہے مگر اس پتری

میں تاگا سیاہ یا سبز ریشمی ہونا چاہیے۔ اور پتری کے تاگا کی لمبائی اتنی ہو کہ وہ سینہ سے نیچے پیٹ تک نہ لٹک جائے۔

واضح رہے کہ اسے کسی گندے اور اخلاق سے گرے ہوئے مقصد کے لئے استعمال نہ کریں جس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ اس وقت تو آپ کا وہ عقدہ حل ہو جائے گا مگر بعد میں اس کا نتیجہ خراب نکلے گا چونکہ بزرگوں کا عقیدہ ہے کہ چاہ کندہ را چاہ در پیش۔ نیک اور اخلاق اور جائز عملیات میں اس کا استعمال حقیقی طور پر بہت ہی مفید ہوتا ہے۔

واضح رہے کہ ان سندور میں پڑے ہوئے کھونسلوں کے تنکوں کو اسی عمل کے ساتھ بطور رفاع عام دوسرے لوگوں کو بھی دے سکتے ہیں۔ بیماروں اور ہر مرض کے مریضوں کے گلے میں اس کو بطور تعویذ کے ڈالنا نہایت ہی اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ اور مریض فوراً ہی اس مرض سے شفا پاتا ہے۔

مقدمہ میں جیت حب اور ملازمت حاصل کرنے کاروبار کی ترقی۔ افسران کی خوشنودی حاصل کرنے میں یہ عمل جادو نما اثر رکھتا ہے غرضیکہ یہ عمل ہر کام میں اکسیر اعظم ہے۔

کوا تنتر کے خفیہ راز اور ان رازوں سے عمل
کیسے ہوتا ہے 100 سال تک زندہ رہنے والے
اس جانور کی کہانی راز علاج طلسم اور اندر کی باتیں
جو میں نہیں بتا سکتا ۔

